UNIVERSAL LIBRARY
OU-234661
UNIVERSAL LIBRARY

ما شاء الله لا قوة الا بالله

الحمد لله على الحميد القادر والصمد المجيد على طبع الكتاب الرشيد والخطاب السديد المسمّى

عقد الجيد في احكام الاجتهاد والتقليد

لفخر المتأخرين سند المحدثين ذي المجد والجاه نائب رسول الله مولانا شاه ولي الله رحمه الله

قد طبع فی مطبع فاروقی دهلی

فهرست ابواب عقد الجید فی احکام الاجتهاد والتقلید

مضمون	صفحہ
باب فی بیان حقیقة الاجتهاد و مشروطه	٣
باب اختلاف تصویب المجتهدین	١٠
باب تاکید الاخذ بهذه المذاهب الاربعة	٣٦
باب اختلاف الناس فی الاخذ بهذه المذاهب الاربعة وما یجب علیهم من ذلک	٣٩
فصل فی المجتهد المطلق المنتسب	٥٠
فصل مجتهد فی المذهب	٥٥
فصل متبحر فی المذهب	٦٢
اقسام تقلید	٨٣
فصل فی العامی	٩٢
باب وصایای ائمہ مذاهب	٩٧
امور اجتهاد	١٠٣
اقسام منتسب الی المذاهب	١٠٦

لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة

عقد الجيد مترجم

در مطبع فاروقی دهلی باهتمام محمد معظم طبع شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا اِلَی الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

جمیع ستایش اوس اللہ کو ہی جسنی ہماری سردار محمد صلعم کو عرب ور عجم کیطرف بہیجا تا کہ عربی اور عجمی

لِیَسْتَضِیْئُوْا بِهٖ فِی الظُّلُمَاتِ وَیَنَالُ بِسَبَبِهٖ مَعَالِی الْمَقَامَاتِ

اونکے سبب سی تاریکیون مین روشنی لین اور اونکے سبب سے جو کہ بلند ہمتون سے ہے

مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ عَوَالِی الْهِمَمِ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا

عالی مدارج حاصل کرے اور مین گواہی دیتا ہون کہ سوا اللہ کے

اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ لَا

کوئی معبود نہین ہی وہ یگانہ ہی اور بیشک محمد اوسکا بندہ اور ایسا رسول ہے کہ اوسکے بعد

نَبِیَّ بَعْدَهٗ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

کوئی نبی نہین ہے درود اللہ کا اوپر اور اونکے آل اور اصحاب پر

بَارَكَ وَسَلَّمَ وَبَعْدُ فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الْمُفْتَقِرُ اِلٰی

اور برکت اور اسلام اسکے بعد بندہ ضعیف اپنی

رحمة ربه الكريم ولي الله بن عبد الرحيم صانه الله تعالى

رب کریم کی رحمت کا محتاج بندہ ولی اللہ بن عبد الرحیم اللہ تعالی اوسکو عیب لگانیوالی صفت سے

عما شانه واصلح باله وحاله وشانه هذه رسالة سميتها

بچاوے اور اوسکا دل اور حال اور کام درست کرے کہتا ہے کہ یہ رسالہ ہے مین نے اسکا نام

عقد الجيد في احكام الاجتهاد والتقليد حملني على تحريرها

عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید رکھا مجھکو اسکے لکھنے پر

سؤال بعض الاصحاب عن مسائل مهمة في ذلك

بعضے اصحاب کی سوال کی ضروری مسائل سی جو اس باب مین تھی راغب کیا

الباب في بيان حقيقة الاجتهاد وشرطه و

باب اجتہاد کی ماہیت اور شرط اور

اقسامه حقيقة الاجتهاد على ما يفهم من كلام العلماء

اقسام کے بیان مین اجتہاد کی ماہیت جو علماء کے کلام سے معلوم ہوتی ہے

استفراغ الجهد في ادراك الاحكام الشرعية الفرعية

کوشش کو احکام شرعی فرعی کے حاصل کرنے مین بذریعہ

عن ادلتها التفصيلية الراجعة كلياتها الى اربعة

دلایل تفصیلی کے جنکے کلیات کا انجام

اقسام الكتاب والسنة والاجماع والقياس

چار قسم کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس کیطرف ہے خوب صرف کرنا

ويفهم من هذا انه اعم من ان يكون استفراغا في

اور اس تعریف سی معلوم ہوتا ہی کہ اجتہاد اس سے عام ہے کہ صرف کوشش

ادراك حكم ما سبق التكلم فيه من العلماء السابقين

ایسے مسئلہ کے حکم حاصل کرنے مین ہو کہ جسمین علماء سابقین سے گفتگو ہو چکی ہے

أو لا وافقهم في ذلك أو خالف ومن أن يكون ذلك بإعانة

یا تہین اسمین اول علماء کی سی موافق ہو یا مخالف اوراس سی عام ہی کہ وہ اجتہاد کسی کی اعانت سی ہو

البعض في التنبيه على صور المسائل والتنبيه على مأخذ

صور مسائل کی تنبیہ مین اور بذریعہ تفصیلی دلائل کے

الأحكام من الأدلة التفصيلية أو بغير إعانة منه فمما يظن

ماخذ احکام کی تنبیہ مین یا اوسکی بلا اعانت ہو اب اوس شخص کے

فيمن كان موافقا لشيخه في أكثر المسائل لكنه يعرف

حق مین کہ اپنی شیخ سی اکثر مسائل مین موافق ہو پر وہ

لكل حكم دليلا ويطمئن قلبه بذلك الدليل وهو على

ہر ایک حکم کی دلیل جانتا ہی ورا وسکا دل اوس دلیل پر مطمئن ہے اور وہ شخص اوس حکم یا دلیل سے

بصيرة من أمره أنه ليس بمجتهد ظن فاسد وكذلك

خوب ماہر ہی یہہ گمان جو کیا جاتا ہی کہ وہ مجتہد نہین ہی یہہ گمان خراب ہی ورایسی ہی یہی گمان پر اعتماد کرکے

ما يظن من أن المجتهد لا يوجد في هذه الأزمنة اعتمادا

یہہ گمان کرنا کہ اس زمانہ مین مجتہد نہین ہے بنیاد ہے

على الظن الأول بناء فاسد على فاسد وشرطه أنه لا بد

فاسد کی فاسد پر اور اجتہاد کی شرط یہہ ہے کہ مجتہد کو ضرور ہے

له أن يعرف من الكتاب والسنة ما يتعلق بالأحكام

کہ کتاب اور سنت مین سے وہ جانتا ہو کہ جو احکام سی متعلق ہین

ومواقع الإجماع وشرائط القياس وكيفية النظر

اور اجماع کی مواقع کو اور قیاس کی شروط کو اور نظر کی کیفیت کو

وعلم العربية والناسخ والمنسوخ وحال الرواة ولا

اور علم عربی کو اور ناسخ اور منسوخ کو اور راویون کی حال کو اور

حاجة الى الكلام والفقه قال الغزالى انما يحصل الاجتهاد

کلام اور فقہ کی کچھہ حاجت نہین ہی غزالی کہتا ہی کہ ہماری زمانہ مین اجتہاد

فى زماننا بممارسة الفقه وهى طريق تحصيل الدراية

بجز فقہ کی چھان پھوڑ کی حاصل نہین ہوتا اور اس زمانہ مین علم کی تحصیل کا

فى هذا الزمان ولم يكن الطريق فى زمن الصحابة رض

یہہ ہی طریقہ ہی اور یہہ طریقہ صحابہ رض کی زمانہ مین نہین تہا

ذلك قلت هذا اشارة الى ان الاجتهاد المطلق والمنتسب

مین یہہ کہتا ہون یہہ ادہر اشارہ ہی کہ اجتہاد مطلق و منتسب

لا يتم الا بمعرفة نصوص المجتهد المستقل وكذلك لا بد

بدون معرفت مجتہد مستقل کے نصوص کے پورا نہین ہوتا اور ایسی ہی مجتہد

للمستقل من معرفة كلام من مضى من الصحابة والتابعين

مستقل کو معرفت کلام گذشتگان یعنی صحابہ اور تابعین

وتبعهم فى ابواب الفقه وهذا الذى ذكرناه من شرط

اور تبع تابعین کے ابواب فقہ مین ضرور چاہیی اور اجتہاد کی یہہ شرط جو ہمنی بیان کی ہی

الاجتهاد مبسوط فى كتب الاصول و

کتب اصول مین خوب مذکور ہی اور

لا باس ان نورد كلام البغوى فى هذا

اس مقام پہ بغوی کی تقریر کو بیان کرنا

الموضع قال البغوى والمجتهد من جمع خمسة انواع من العلم

یہہ مضائقہ نہین ہی بغوی کہتا ہی اور مجتہد وہی جو پانچ قسم کے علم جمع کرلی

علم كتاب الله عز وجل وعلم سنة رسول الله صلى الله

علم کتاب اللہ عز وجل کا اور علم رسول اللہ صلعم کے

عليه وآله وسلم وفتاوى علماء السلف من اجماعهم

حدیث اور علماء سلف کے اجماع

واختلافهم وعلم اللغة وعلم القياس وهو طريق استنباط

اور اختلافی اقوال کا اور علم لغت کا اور علم قیاس کا اور وہ طریق ہے حکم کے استنباط کا

الحكم عن الكتاب والسنة اذا لم يجده صريحاً في نص

کتاب اور سنت سے جبکہ اوس حکم کو نص

كتاب او سنة او اجماع فيجب ان يعلم من علم الكتاب

کتاب یا سنت یا اجماع میں صریح نپاوے تو واجب ہے کہ علم کتاب میں سے

الناسخ والمنسوخ والمجمل والمفسر والخاص والعام والمحكم

ناسخ اور منسوخ کو اور مجمل اور مفسر کو اور خاص اور عام کو اور محکم

والمتشابه والكراهة والتحريم والاباحة والندب و

اور متشابہ کو اور کراہت اور حرمت اور اباحت اور مستحب اور

الوجوب ويعرف من السنة هذه الاشياء ويعرف منها الصحيح

اور واجب کو جان لے اور سنت میں سے ان سب چیزوں کو جان لے اور سنت کی صحیح

والضعيف والمسند والمرسل ويعرف ترتيب السنة على الكتاب

اور ضعیف کو اور مسند اور مرسل کو جان لے اور سنت کو کتاب پر

وترتيب الكتاب على السنة حتى لو وجد حديثا لا يوافق ظاهره

مرتب کرنا اور کتاب کو سنت پر مرتب کرنا جان لے یہانتک کہ اگر کسی حدیث کو ایسا پاوے کہ اوسکی ظاہر

الكتاب يهتدي الى وجه محمله فان السنة بيان

کتاب سے موافقت نہیں ہے تو اوسکی مطابقت کی وجہ پاجاوے کیونکہ سنت

الكتاب ولا تخالفه وانما يجب معرفة ما ورد منها في

کتاب کا بیان ہوتی ہے اور مخالف نہیں ہوتی اور معرفت واجب اتنی ہی ہے کہ جو حدیثیں

الاحكام الشرع دون ما عداها من القصص والاخبار و

احکام شرعی مین وارد ہوئی ہین اس سے علاوہ حکایات اور اخبار اور

المواعظ وكذلك يجب ان يعرف من علم اللغة ما اتى

مواعظ کی واجب نہین ہی اور ایسے ہی علم لغت مین اتنا ہی واجب ہی

في كتاب او سنة في امور الاحكام دون الاحاطة

جو کتاب و سنت کی اندر احکامی امور مین وارد ہوئی ہین تمام لغات عرب کا احاطہ

بجميع لغات العرب وينبغي ان يتحرج فيها بحيث يقف

واجب نہین ہی اور مناسب یہ ہی کہ اسمین ایسی مشقت کری

على مرام كلام العرب فيما يدل على المراد من اختلاف

کہ کلام عرب کے مقصود سی واقف ہو جاوی کہ مختلف محل اور مختلف احوال مین

المحال والاحوال لان الخطاب ورد بلسان العرب فمن

اس سی کیا مراد ہوتی ہی کیونکہ خطاب الہی تو عربی زبان مین وارد ہوا ہی

لم يعرفه لا يقف على مراد الشارع ويعرف اقاويل الصحابة

جو شخص لغت کو نہین جانیگا تو شارع کی مراد سے واقف نہین ہو گا اور صحابہ

والتابعين في الاحكام ومعظم فتاوى فقهاء الامة

اور تابعین کے اقوال کو جو احکام مین ہین اور امت کے فقہاء کے بڑی بڑی فتاوی کو جان لے

حتى لا يقع حكمه مخالفا لاقوالهم فيكون فيه خرق

تا کہ اسکا حکم اونکے اقوال کے برخلاف واقع نہو کیونکہ اسمین

الاجماع واذا عرف من كل من هذه الانواع معظمه

اجماع کا توڑنا ہی اور جب ان اقسام میں سے ہر ایک کی معظم کو جان لیا

فهو حينئذ مجتهد ولا يشترط معرفته جميعها بحيث لا

تو اب یہ شخص مجتہد ہی اور تمام احکام کا جان لینا ایسا کہ اونمین سے کوئی امر

يسئل عن شيء منها وإذا لم يعرف نوعا من هذه الأنواع فسبيله

باقی رہجاوی شرط نہیں ہے اوران علوم مین سی اگر کسی ایک نوع کو بھی نہین جانتا تو پھر اسکی راہ

التقليد وإن كان متبحرا في مذهب واحد من آحاد أئمة السلف

تقلید ہی اگرچہ افراد ائمہ سلف مین سے کسی ایک کی مذہب کا متبحر جامع ہے ہو

فلا يجوز له تقلد القضاء ولا الترصد للفتيا وإذا اجتمع

پس اوسکو قاضی ہونا جائز نہین ہی اورنہ فتوی دینیکو امیدوار ہونا اور اگر اسمین یہہ علوم

هذه العلوم وكان مجانبا للأهواء والبدع

جمع کریے اور ہوا ہوس اور بدعات کا تارک ہو

مدرعا بالورع محترزا عن الكبائر غير مصر على

اور تقوی کا لباس پہنی ہوئی کبائر سی بچنی والا ہو

الصغائر جاز له أن يتقلد القضاء ويتصرف

صغائر پر اڑا ہوا نہو تو اوسکو جائز ہے کہ قاضی ہو جاوی اور شرعی احکام مین

في الشرع بالاجتهاد والفتوى ويجب

اجتہاد اور فتوی کی راہ سی تصرف کری اور ایسی شخص کو

على من لم يجمع هذه الشرائط تقليده

کہ جسمین یہہ شرطین جمع نہین ہین اسکی تقلید

فيما يعن له من الحوادث انتهى كلام

اوس حکم مین جو حوادث مین پیش آوی واجب ہی بغوی کا کلام

البغوي وقد صرح الرافعي والنووي

تمام ہوا اور رافعی اور نووی

وغيرهما ممن لا يحصى كثرة أن

وغیرہ نی جو بسبب کثرت کی شمار نہین ہوسکتی تصریح کی ہے اور

وغيرهما ممن لا يحصى كثرة ان المجتهد المطلق الذي مر

وغیرہ ولی جو اب گذرے ان لوگون میں سے جنکی ... المجتہد مطلق جسکے

تفسيره على قسمين مستقل ومنتسب ويظهر من كلامهم

تفسیر گذر چکی ہے دو قسم پر ہے مستقل اور منتسب اور علماء کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے

ان المستقل يمتاز عن غيره بثلاث خصال احدها التصرف

کہ مجتہد مستقل غیر مستقل سے تین وصف مین ممتاز ہوتا ہے ایک تو اون اصول مین تصرف کرنا

في الاصول التي عليها بناء مجتهداته وثانيتها تتبع الايات

کہ جن پر اوسکے اجتہادی مسائل کی بنا ہے اور دوسرے آیات

والاحاديث والاثار لمعرفة الاحكام التي سبق بالجواب

اور احادیث واثار کی تلاش واسطے معرفت اون احکام کے جن مین جواب

فيها واختيار بعض الادلة المتعارضة على بعض وبيان

پہلے ہو لیا ہی اور متعارض دلیلون مین کسیکو کسی پر اختیار کرلینا اور اوسکے احتمالی معنون سے

الراجح من محتملاته والتنبيه لماخذ الاحكام من تلك

راجح کا بیان کرنا اور اون دلائل مین سی احکام کے ماخذ پر

الادلة والذي نرى والله اعلم ان ذلك ثلثا علم

تنبیہ کرنی اور ہم یون سمجھتے ہین واللہ اعلم کہ یہی شافعی کے علم کا

الشافعي رح والثالثة الكلام في المسائل التي لم يسبق

بڑا ادہا ہی اور تیسرے اون مسائل مین کہ جنکا پہلی کچھ

بالجواب فيها اخذا من تلك الادلة والمنتسب من سلم

جواب نہین ہوا اونہی دلائل سے نکالکر بحث کرنی اور مجتہد منتسب وہ ہی

اصول شيخه واستعان بكلامه كثيرا في تتبع الادلة

جو اپنی شیخ کے اصول مان لے اور شیخ کے کلام سے دلائل کے تلاش مین

وَالتَّنْبِيهِ لِلْمَاخَذِ وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ مُسْتَيْقِنٌ بِالْاَحْكَامِ
اور ماخذ کی تنبیہ مین اکثر امداد لیا کرے اور مع اسکے وہ احکام کو بذریعہ دلایل کے
مِنْ قِبَلِ اَدِلَّتِهَا قَادِرٌ عَلَى اسْتِنْبَاطِ الْمَسَائِلِ مِنْهَا قَلَّ
یقینے جانتا ہو اون دلائل سے مسائل کے استنباط پر قادر ہو اوس سی ایسا حال قلیل ہو
ذٰلِكَ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ وَاِنَّمَا يُشْتَرَطُ الْاُمُوْرُ الْمَذْكُوْرَةُ فِي
یا کثیر اور یہہ امور مذکورہ مجتہد مطلق ہی مین شرط ہین
الْمُجْتَهِدِ الْمُطْلَقِ وَاَمَّا الَّذِي هُوَ دُوْنَهُ فِي الْمَرْتَبَةِ فَهُوَ
اور جو مجتہد کہ مرتبہ مین اوس سے کمتر ہو سو وہ
مُجْتَهِدٌ فِي الْمَذْهَبِ وَهُوَ مُقَلِّدٌ لِاِمَامِهِ فِيْمَا ظَهَرَ فِيْهِ
مجتہد فی المذہب ہے اور وہ اپنی امام کا اون حکام مین جو نص ظاہر کرچکا ہے مقلد ہوتا ہے
نَصُّهُ لٰكِنَّهُ يَعْرِفُ قَوَاعِدَ اِمَامِهِ وَمَا بَنٰى عَلَيْهِ مَذْهَبَهُ
پر وہ اپنی امام کے قواعد اور جسپر اوسنی اپنی مذہب کے بنا رکھی ہی جانا کرتا ہے
فَاِذَا وَقَعَتْ حَادِثَةٌ لَمْ يَعْرِفْ لِاِمَامِهِ نَصًّا اجْتَهَدَ فِيْهَا
پس جسوقت ایسا حادثہ پیدا ہو جاوے جسمین اوسکی امام کی کچھہ نص معلوم نہین ہوئی تو اوسمین امام کی مذہب پر اجتہاد کرتا ہے
عَلٰى مَذْهَبِهِ وَخَرَّجَهَا مِنْ اَقْوَالِهِ وَعَلٰى مِنْوَالِهِ وَدُوْنَهُ
اور اوسکو امام کی اقوال سے اور اوسکے وضع پر نکالتا ہے اور اوس سے
فِي الْمَرْتَبَةِ مُجْتَهِدُ الْفُتْيَا وَهُوَ الْمُتَبَحِّرُ فِي مَذْهَبِ اِمَامِهِ
مرتبہ مین کمتر مجتہد الفتیا ہوتاہی اور وہ اپنی امام کے مذہب کا متبحر
الْمُتَمَكِّنُ مِنْ تَرْجِيْحِ قَوْلٍ عَلٰى اٰخَرَ وَوَجْهٍ مِنْ وُجُوْهِ الْاَصْحَابِ عَلٰى
ایک قول کو دوسری پر اور صاحبان علم کے وجوہ مین سے ایک جہ کو دوسرے وجہ پر ترجیح دینی پر
اٰخَرَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بَابٌ فِيْ بَيَانِ اخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْ
قادر ہوتا ہے واللہ اعلم باب مجتہدون کی اختلاف کی بیان مین مجتہدین کے

باب اختلاف مجتہدین

تَصْوِيبُ الْمُجْتَهِدِينَ فِي الْمَسَائِلِ الْفَرْعِيَّةِ الَّتِي لَا قَاطِعَ فِيهَا

صواب پر ہونیمین اون مسائل فرعی مین کہ اونمین حکم قطعی نہین ہے اختلاف کیا ہے

هَلْ كُلُّ مُجْتَهِدٍ فِيهَا مُصِيبٌ اَوِ الْمُصِيبُ فِيهَا وَاحِدٌ وَقَالَ

آیا اون مسائل مین ہر ایک مجتہد صواب پر ہی یا اونمین ایک صواب پر ہے

بِالْاَوَّلِ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ الْاَشْعَرِيُّ وَالْقَاضِي اَبُو بَكْرٍ وَاَبُو يُوسُفَ

لحاظ اول کے تو شیخ ابو الحسن اشعری اور قاضی ابو بکر اور ابو یوسف

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَابْنُ سُرَيْجٍ وَنُقِلَ عَنْ جُمْهُورِ الْمُتَكَلِّمِينَ

اور محمد بن الحسن اور ابن سریج قائل ہوئی ہین اور اشاعرہ کی جمہور متکلمین سے

مِنَ الْاَشَاعِرَةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ وَفِي كِتَابِ الْخَرَاجِ لِاَبِي يُوسُفَ

اور معتزلہ سے منقول ہے اور ابو یوسف کی کتاب الخراج مین اسطرف

اِشَارَاتٌ اِلَى ذٰلِكَ تُقَارِبُ التَّصْرِيحَ وَبِالثَّانِي قَالَ جُمْهُورُ

ایسے اشارے ہین کہ تصریح کے قریب قریب ہین اور رای ثانی کے جمہور

الْفُقَهَاءِ وَنُقِلَ عَنِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ وَقَالَ ابْنُ السَّمْعَانِيِّ

فقہاء قائل ہین اور چارون امام سے منقول ہے اور ابن السمعانی نے

فِي الْقَوَاطِعِ اَنَّهُ ظَاهِرُ مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ قَالَ الْبَيْضَاوِيُّ فِي الْمِنْهَاجِ

قواطع مین کہاہی کہ شافعی کا ظاہر مذہب یہہ ہی بیضاوی منہاج مین کہتا ہے

اُخْتُلِفَ فِي صَوَابِ الْمُجْتَهِدِينَ بِنَاءً عَلَى الْخِلَافِ فِي اَنَّ لِكُلِّ صُورَةٍ

کہ مجتہدین کے صواب پر ہونی کا اختلاف اس خلاف پر مبنی ہی جو ہر ایک صورت کیواسطے

حُكْمًا مُعَيَّنًا عَلَيْهِ دَلِيلٌ قَطْعِيٌّ اَوْ ظَنِّيٌّ وَالْمُخْتَارُ مَا صَحَّ عَنِ الشَّافِعِيِّ

ایک حکم معین ہوتا ہی جسپر قطعی یا ظنی دلیل ہوا کرتی ہو اور مختار وہ ہی جو امام شافعی سے صحت کو پہنچا ہی

اَنَّ فِي الْحَادِثَةِ حُكْمًا مُعَيَّنًا عَلَيْهِ اَمَارَةٌ مَنْ وَجَدَهَا اَصَابَ وَمَنْ

کہ حادثہ مین حکم معین ہوتاہی اوسپر نشانیان ہوتی ہین جسنے اونکو پالیا مصیب ہوا اور جسنی اونکو

فقد ها اخطاء ولم يأثم لان الاجتهاد مسبوق بالادلة لانه
کر لیا چوک گیا اور گنہگار نہیں ہوا اسلیے کہ اجتہاد دلائل سے بعد ہے کیونکہ
طلبها والدلالة متاخرة عن الحكم فلو تحقق الاجتهاد ان لاجتمع
اجتہاد دلائل کے تلاش ہوتی ہی اور دلالت حکم سی متاخر ہوتی ہی پہر اگر دو اجتہاد حق پر ہوں تو اجتماع
النقيضان ولانه قال عليه الصلوة والسلام من اصاب فله
نقیضین ہوجائے اور اسلیے کہ رسول صلعم نے فرمایا ہے جو مجتہد مصیب ہوتا ہی اوسکے لیے
اجران ومن اخطاء فله اجر ولحديث قيل لو تعين الحكم فالمخالف
دوہرا اجر ہی اور جو چوک گیا اوسکو واسطے ایک اجر ہی کسیکا اعتراض ہے اگر حادثہ کا حکم متعین ہووے تو اوسکی مخالف یعنی جو
له لم يحكم بما انزل الله فيفسق لقوله تعالى ومن لم يحكم
کرنیوالی کی حکم موافق انزال الہی کی نہیں دیا پہر وہ فاسق ہو دیگا اسواسطے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اور جو کوئی حکم نکری
بما انزل الله فاولئك هم الفاسقون قلنا امر بالحكم بما
الہی کی اتاری پر سو وہ ہی لوگ ہیں بی حکم ہم جواب دیتے ہیں یہہ امر اوسکے
ظنه وان اخطاء الحكم بما انزل الله قيل لو لم يصوب الجميع
مظنون حکم کا ہی اگرچہ حکم منزل الہی سی چوک جاوے کوئی کہتا ہے اگر سب مجتہد مصیب نہ جاویں
لما جاز نصب المخالف وقد نصب ابو بكر زيدا قلنا لم يجز
تو مخالف کا منصوب کرنا جائز نہیں ہوتا اور حال یہہ ہی کہ ابو بکر نے زید کو منصوب کیا ہی جواب دیتے ہیں
تولية المبطل والمخطئ ليس بمبطل انتهى كلام البيضاوي قوله
مبطل کا والی کرنا جائز نہیں ہی اور مخطے مبطل نہیں ہوتا بیضاوی کا کلام تمام ہوا قولہ
لكل صورة حكم الخ قلنا حكم على الغيب بلا دليل قوله
لکل صورۃ حکم آخر تک ہم کہتے ہیں غیب پر بلا دلیل حکم ہے قولہ
ما صح عن الشافعي ان في الحادثة الخ قلنا معناه في كل حادثة
ما صح عن الشافعی ان فی الحادثۃ آخر تک ہم کہتے ہیں اوسکے یہہ معنی ہیں ہر ایک حادثہ معین

قوله هو اوفق بالاصول واقعد في طرق الاجتهاد وعليها دلائل

قول اصول کے موافق اور اجتہاد کے طریقوں پے چسپاں ہوتا ہے اور اسپر اجتہاد کی دلائل بہی

ظاهرة من دلائل الاجتهاد من وجدها اصاب ومن فقدها

ظاہر نشانی ہوتی ہی جسنے اوس نشانی کو پالیا صواب پر پہنچا اور جسنے اوسکو گم کیا

فقد اخطاء ولم ياثم وذلك لانه نص في اوائل الام بان

بیشک چوک گیا اور گنہگار نہین ہوتا اور یہہ اسلیے کہ ام کے اوائل مین یہہ نص موجود ہے کہ

العالم اذا قال للعالم اخطات فمعناه اخطات المسلك السديد

ایک عالم اگر دوسرے عالم کو کہی کہ تونے خطا کی تو اوسکی یہہ معنی ہین کہ تو نے اوس راہ صحیح سے

الذي ينبغي للعلماء ان يسلكوه وبسط ذلك ومثله بامثال

کہ علماء کو اوسپر چلنا سزاوار ہے خطا کی اور اوسکو بڑی تفصیل سے لکہا ہی اور اوسکی بہت مثالین لایا ہی

كثيرة ومعناه اذا كان في المسئلة خبر الواحد فقد اصاب

یا اوسکی یہہ معنی ہین اگر مسئلہ مین خبر واحد ہوتی ہی تو جسنے اوسکو پایا بیشک مصیب ہوا

من وجده واخطاء من فقده وهذا ايضا مبسوط في الام

اور جسنے گم کیا اوسنی خطا کی ام مین یہہ بہی مفصل ہے

قوله لان الاجتهاد مسبوق الى اخره قلنا تعبدنا الله تعالى

قوله لان الاجتهاد مسبوق الی آخره ہم کہتے ہین ہمارے لیے اللہ تعالی نے یہہ ہی عبادت ٹہرائی ہے

بان نعمل ما يؤدي اليه اجتهادنا فنطلب الذي نعلمه اجمالا

کہ ہم وہ عمل کیا کرین جسطرف ہمارا اجتہاد پہنچادے پس ہم اپنی اجمالی علم کو تلاش کرین

لنحيط به تفصيلا قوله لا يجتمع النقيضان قلنا هو كخصال

تاکہ اوسکی ذریعہ سے تفصیلی علم حاصل کرین قوله لا یجتمع النقیضان ہم کہتے ہین یہہ

الكفارة كل واحد منها واجب وليس بواجب قوله من اصاب

جیسے کفارہ کی چیزین کہ وہ سب واجب ہین اور واجب نہین ہین قوله من اصاب

فَلَهُ أَجْرَانِ قُلْنَا هٰذَا عَلَيْكُمْ لَا لَكُمْ لِأَنَّ الْخَطَاءَ الَّذِي يُوجِبُ

تو اجران ہم کہتے ہیں یہہ تمکو مضر ہے مفید نہیں اسلیے کہ جس خطا سے ثواب ملے

الْأَجْرَ لَا يَكُونُ مَعْصِيَةً فَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَا حُكْمَيْنِ لِلّٰهِ تَعَالَىٰ أَحَدُهُمَا

وہ معصیت نہیں ہوگی سو ضرور ہی کہ دونو حکم الٰہی ہی ہوں کہ اونمیں سے ایک دوسرے سے

أَفْضَلُ مِنَ الْآخَرِ كَالْعَزِيمَةِ وَالرُّخْصَةِ أَوْ هٰذَا فِي الْقَضَاءِ وَلَا بُدَّ

افضل ہے جیسے عزیمت اور رخصت یا یہہ قضا میں ہے اور بالضرور

أَنَّ الْمُتَحَقِّقَ فِي الْخَارِجِ إِمَّا قَوْلُ الْمُدَّعِي أَوِ الْمُنْكِرِ قَوْلُهُ أُمِرَ بِالْحُكْمِ

خارج میں یا تو مدعی کا قول ثابت ہوگا یا منکر کا قول قوله امر بالحکم

بِمَا ظَنَّ الخ قُلْنَا اعْتِرَافٌ بِمَقْصُودِنَا قَوْلُهُ وَالْمُخْطِئُ لَيْسَ بِمُبْطِلٍ

بما ظن الخ ہم کہتے ہیں یہہ مقصود کا اقرار ہے قوله والمخطی لیس بمبطل

قُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ مُبْطِلًا لَمْ يَكُنْ مُخَالِفًا لِلْحَقِّ لِأَنَّ كُلَّ مُخَالِفٍ

ہم کہتے ہیں جب مخطی مبطل نہیں ہے تو حق کا مخالف بھی نہیں ہی اسلیے کہ حق کا مخالف

لِلْحَقِّ مُبْطِلٌ وَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ وَالْحَقُّ أَنَّ مَا

تو مبطل ہی ہوتا ہی اور حق کے بعد بجز گمراہی کے کیا ہے اور حق یہہ ہی کہ جو بات

نُسِبَ إِلَى الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ قَوْلٌ مُخَرَّجٌ مِنْ بَعْضِ تَصْرِيحَاتِهِمْ

چاروں اماموں کیطرف منسوب ہے وہ قول ونکے بعضے تصریحات سے نکالا ہوا ہے

وَلَيْسَ نَصًّا مِنْهُمْ وَأَنَّهُ لَا خِلَافَ لِلْأُمَّةِ فِي تَصْوِيبِ الْمُجْتَهِدِينَ

اور اونکے بیان سے منصوص نہیں ہے اور حق یہہ ہی کہ امت کو مجتہدین کے مصیب ہونے میں

فِيمَا خُيِّرَ فِيهِ نَصًّا وَإِجْمَاعًا كَالْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ وَصِيَغِ الْأَدْعِيَةِ

جہاں کہ اختیار از روی نص یا اجماع کی ثابت ہی خلاف نہیں ہے جیسے ساتوں قراتیں اور دعاؤنکی کلمات

وَالْوِتْرِ بِسَبْعٍ وَتِسْعٍ وَإِحْدَىٰ عَشَرَةَ

اور وتر سے سات اور نو اور گیارہ رکعتین

فَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّخَالِفُوْا فِيْمَا لِخَبَرٍ فِيْهِ دَلَالَةٌ وَالْحَقُّ اَنَّ

تو ایسے ہی سزاوار نہین ہے کہ جہان اخبار از روی دلالت کی ثابت ہی خلاف کرین اور حق تو یہہ ہی کہ

الْاِخْتِلَافَ اَرْبَعَةُ اَقْسَامٍ اَحَدُهَا مَا تَعَيَّنَ فِيْهِ الْحَقُّ قَطْعًا

اختلاف چار قسم کا ہوتا ہی ایک تو وہ کہ جسمین حق یقینی متعین ہے

وَيَجِبُ اَنْ يُّنْقَضَ خِلَافُهٗ لِاَنَّهٗ بَاطِلٌ يَقِيْنًا وَثَانِيْهَا مَا تَعَيَّنَ

اور واجب ہے کہ اسکا خلاف توڑا جاوے کیونکہ یقینا باطل ہے اور دوسری قسم یہہ کہ اوسمین حق

فِيْهِ الْحَقُّ بِغَالِبِ الرَّاْيِ فَخِلَافُهٗ بَاطِلٌ ظَنًّا وَثَالِثُهَا مَا كَانَ

باعتبار غالب راے کے متعین ہو اور اسکا خلاف ظنی باطل ہوتا ہی اور تیسری قسم وہ کہ

كِلَا طَرَفَيِ الْخِلَافِ مُخْتَارًا فِيْهِ بِالْقَطْعِ وَرَابِعُهَا مَا كَانَ كِلَا طَرَفَيِ

خلاف کی دونو طرفین یقینے اختیار کی ہوئی ہون اور چوتھی قسم وہ کہ

الْخِلَافِ مُخْتَارًا فِيْهِ بِغَالِبِ الرَّاْيِ وَتَفْصِيْلُ ذٰلِكَ اَنَّهٗ اِنْ كَانَتِ

خلاف کی دونو طرفین باعتبار غالب راے کے اختیار کی ہوئی ہون اور اسکے تفصیل یہہ ہی کہ اگر

الْمَسْئَلَةُ مِمَّا يُنْقَضُ فِيْهَا قَضَاءُ الْقَاضِيْ بِاَنْ يَّكُوْنَ فِيْهَا نَصٌّ

مسئلہ اس قسم کا ہی جسمین قضاء قاضی کا نقض لازم آتا ہی اسطور کہ اس مسئلہ مین

صَحِيْحٌ مَّعْرُوْفٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَكُلُّ

نبے صلعم سے نص صحیح معروف موجود ہو پس جو

اِجْتِهَادٍ خِلَافَهٗ فَهُوَ بَاطِلٌ نَعَمْ رُبَّمَا يُعْذَرُ بِجَهْلِ نَصٍّ صَلَّى

اجتہاد اوسکی خلاف ہوگا سو وہ باطل ہوگا ہان اتنا ہی کہ بسبب نادانستگی نص

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْ يَّبْلُغَ وَيَقُوْمَ الْحُجَّةُ وَاِنْ

رسول صلعم کے معذور رکہا جاتا ہی جبتک کہ وہ نص پہنچے اور حجت قایم ہو اور اگر

كَانَ الْاِجْتِهَادُ فِيْ مَعْرِفَةِ وَاقِعَةٍ قَدْ وَقَعَتْ ثُمَّ اشْتَبَهَ

اجتہاد کسی ایسی واقعہ کی دریافت کرنے مین ہو کہ وہ ہو چکا ہی پہر اوسکا حال مشتبہ ہو گیا ہی

الحال مثل موت زيد وحياته فلا جرم ان الحق واحد نعم

معلوم نہین رہا جیسے زید کی موت اور حیات سو بالضرور حق ایک ہی جانب ہوگا

ربما يعذر المخطئ باجتهاده وان كان الاجتهاد في امر

ہان بعضے وقت اجتہاد کا مخطے معذور ہوتا ہی اور اگر اجتہاد ایسے باب مین ہو

فوض الى تحري المجتهد وكان المأخذان متقاربين و

کہ مجتہد کی اٹکل پر حوالہ ہوا ہی اور اوسکی دونو ماخذ باہم قریب قریب ہون اور

ليس واحد منهما بعيدا من الاذهان جدا بحيث يرى

اونمین سی کوئی سا اذہان سی ایسا نہایت بعید نہو کہ اوس ماخذ والا

ان صاحبه مقصر قد خرج من عرف الناس وعاداتهم

تقصیر وار سمجھا جای کہ بیشک لوگون کی محاورہ اور عادت سی باہر ہوگیا ہے

فالمجتهدان مصيبان مثل رجلين قيل لكل واحد

ایسی دونو مجتہد مصیب ہوتی ہین مثلا کسی کی دو شخصون مین سے ہرایک کو یہہ کہا

منهما اعط كل فقير وجدته درهما من مالي قال كيف

کہ جہان جو فقیر ملے اوسکو میرے مال مین سی ایک درہم دیدیا کر اوسنی کہا کہ مین کیونکر

اعرف انه فقير قيل اذا اجتهدت في تتبع قرائن الفقر

معلوم کرون کہ وہ فقیر ہی کہا جب تو قرائن کی تلاش مین کوشش کرچکا

ثم اتاك الثلج انه فقير فاعطه فاختلفا في رجل قال

پھر تجھکو اطمینان ہوا کہ یہہ فقیر ہے بس اوسکو دیدیا کر پس اون دو شخصون نے ایک آدمی کی حال مین اختلاف کیا

احدهما هو فقير وقال الاخر لا والمأخذان متقاربان

ایک نے کہا یہہ فقیر ہے اور دوسری نے کہا فقیر نہین ہے اور ماخذ دونو باہم ایسے قریب ہین

يسوغ الاخذ بهما فهما مصيبان لانه ما ادار الحكم الا

کہ اون دونو ماخذ سے سند جائز ہی پس وہ دونو مصیب ہین اسلیے کہ اوسنی ہی حکم کو اسی پر دائر کیا ہے

من يقع في تحريه انه فقير وقد وقع في تحريه ذلك

کہ جسکی اٹکل مین وہ فقیر معلوم ہو اور بیشک اوسکی اٹکل مین بلا ظاہری قصور کے یہہ

من غير تقصير ظاهر بخلاف ما اذا اعطى تاجرا كبيرا

آیا کہ فقیر ہے برخلاف ایسی صورت کے کہ کسی بڑے سوداگر

له خدم وحشم فان القائل بفقره بعد مقصرا ولا

خدم حشم والے کو دیدی کیونکہ جو شخص ایسے سوداگر کو فقیر سمجھے وہ قصور والا گنا جاتا ہے ایسی

يسوغ الاخذ بالشبهة التي ذهب اليها فههنا مقامان

شبہہ کی سند لینا جدہر وہ گیا ہی جائز نہین ہے پس یہان دو مقام ہین

احدهما انه فقير في الحقيقة ام لا ولا شبهة ان الحق

ایک تو یہہ کہ آیا وہ حقیقت مین فقیر ہے یا نہین اور بلا شبہہ اسمین تو حق ایک ہی بات ہے

فيه واحد وان النقيضين لا يجتمعان والثاني ان

اور بیشک دو نقیضین جمع نہین ہوتین اور دوسرا مقام یہہ ہے کہ جسنے

من اعطى غير الفقير على ظن فقره هل هو مطيع ام لا

نا فقیر کو اوسی گمان مین فقیر سمجھکر دیدیا آیا وہ حکم کا مطیع ہے یا نہین

ولا شبهة انه مطيع نعم من وافق ظنه الحقيقة قد

اور بلا شبہہ وہ مطیع ہے ہان جسکا گمان حقیقت کے مطابق ہو گیا اوسنے

نال حظا وافرا وان كان الاجتهاد في اختيار ما خير

بڑا ہی کام کیا اور اگر اجتہاد اختیاری ہوی بات کے اختیار کرنے مین ہو

فيه كاحرف القران وصيغ الادعية وكذا ما فعله

جیسے قرآن کے حروف اور دعاؤن کے کلمات اور ایسی ہی نبی صلعم کے

النبي صلى الله عليه واله وسلم على وجوه تسهيلا على

کئے گئے وضع کے افعال امت پر سہولت کیواسطے

للناس مع كونها كلها حاوية لاصل المصلحة فالمجتهدان

ہوں گے وہ ہر ایک وضع اصل مصلحت کو حاوی ہی سو ایسی دونو مجتہد

مصيبان فهذا كله بين لا ينبغي لاحد ان يتوقف فيه

مصیب ہونگے پس یہہ سب تنازع ہی کسیکو سزاوار نہین ہے کہ اسمین توقف کری

ومواضع الاختلاف بين الفقهاء ومعظمها امور احدها

اور فقہا مین اختلاف کی مواضع اور معظم مواضع کے امر ہین

ان يكون واحد قد بلغه الحديث والآخر لم يبلغه

ایک تو یہہ ہی کہ حدیث ایک کو تو ملے اور دوسری کو نہ پہنچے

والمصيب ههنا متعين والثاني ان يكون عند كل

اس صورت مین مصیب متعین ہی ہوتی ہی اور دوسرا امر یہہ ہی کہ ہر ایک کی پاس

واحد احاديث وآثار متخالفة وقد اجتهد في تطبيق

حدیثین اور آثار اسمین مخالف ہون اور اوسنی ایک کو ایک سی مطابق کردیئے ہین

بعضها ببعض وترجيح بعضها على بعض فادى اجتهاده الى

اور ایک کو ایک پر ترجیح دی ہی مین اجتہاد کیا سو اوسکے اجتہاد نے

حكم فجاء الاختلاف من هذا القبيل والثالث ان يختلفوا

ایک حکم پیدا کیا پس اسیطرح سی اختلاف واقع ہو گیا اور تیسرا امر یہہ ہے

في تفسير الالفاظ المستعملة وحدودها الجامعة المانعة

کہ الفاظ مستعمل کی تفسیر مین اور الفاظ کی جامع اور مانع حدود مین

او معرفة اركان الشيء وشروطه من قبيل السبر والحذف

یا ایک شیٔ کی ارکان اور شروط کی معرفت مین بطور سبر اور حذف

وتخريج المناط وصدق ما وصف وصفا عاما على هذه

اور مبدا پہچاننے بایں طور کہ اس خاص صورت پر وہ مفہوم صادق آجاوی جو وصف عام ہی

الصورة الخاصة او انطباق الكلية على جزئياتها ونحو ذلك

موصوف ہوتا ہی یا بطور کلیہ اپنی جزئیات پر منطبق ہو جاوی اور کسی اور طور سی

فادی اجتهاد کل واحد الی مذهب وآل الامر ان یختلفوا

پھر ہر ایک کی اجتہاد سی ایک ایک مذہب ہو جاوی اور نوبت یہہ امر سے

فی المسائل الاصولیة ویتفرع علیه الاختلاف فی الفروع

کہ فقہا اصول کے مسائل مین اختلاف کرین اور اوس کی شاخ فروع مین اختلاف پیدا ہو جاوی

وللمجتهدان فی هذه الاقسام مصیبان اذا کان ماخذهما

ان اقسام مین دونو مجتہد مصیب ہوتی ہین جس صورت مین کہ اون دونو کا ماخذ

متقاربین بالمعنی الذی ذکرنا والحق ان المسائل المذکورة

ہماری معنی ذکر کئے ہوئے کی اعتبار سی ملتا جلتا ہو اور حق یہہ ہے کہ کتب اصول کے

فی کتب اصول الفقه علی قسمین قسم هو من باب تتبع

مسائل مذکورہ دو قسم پر ہین ایک قسم تو باعتبار تلاش

لغة العرب کالخاص والعام والنص والظاهر ومثله

عربی لغت کی ہی جیسے خاص اور عام اور نص اور ظاہر اوسکی مثال

کمثل قول البغوی هذا الاسم نکرة وذلك معرفة

جیسے بغوی کا قول ہے یہہ اسم نکرہ ہے اور وہ معرفہ ہے

وهذا علم وذلك اسم جنس والفاعل مرفوع والمفعول

اور یہہ علم ہی اور وہ اسم جنس ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہی اور مفعول

منصوب ولیس فی هذا القسم کثیر اختلاف وقسم هو

منصوب ہوتا ہی اور اس قسم مین کچھہ بہت اختلاف نہین ہے اور ایک قسم

من باب تقریب الذهن الی ما یفعله العاقل بسلیقته

باعتبار ذہن پہنچانی کی اوس بات پر جو عاقل لوگ اپنی سلیقہ سے کیا کرتی ہین

تفصيله أنك إذا ألقيت إلى عاقل كتابا عتيقا قد تغير

اسکی تفصیل یہہ ہے کہ تونی اگر کسے عاقل کو ایک ایسی پرانی کتاب دی جسکے

بعض حروفه وأمرته بقراءته فإنه لا بد إذا اشتبه عليه

بعض حروف بگڑ گئی ہون اور اوسکو پڑہنے کو کہا تو وہ عاقل بیشک جب اوسپر کوئی حرف اٹکیگا

يتتبع القرائن ويتحرى الصواب وربما يختلف عاقلان

تو قرائن تلاش اور صواب تکل کریگا اور بعضے وقت ایسی جگہہ دو عاقل مختلف ہوجاتی ہیں

في مثل ذلك وإذا عن للعاقل طريقان كيف يتتبع الدلائل

اور جب عاقل کو دو راہ پیش آتی ہین تو دلائل کو کیا تلاش

ويتفحص عن المصالح ويختار الأرجح والأقل شرا فكذلك

اور مصالح کو کیا تفحص کرتا ہے اور عمدہ کو اور جسمین نقصان کمتر ہو پسند کر لیتا ہے ایسی ہی

الأوائل لما ورد عليهم أحاديث مختلفة أجالوا قداح

اوائل تھا ہی جب اونکو مختلف حدیثین ملین تو اونہون نی اپنی اپنی

نظرهم في ذلك فأفضى اجتهادهم إلى الحكم على بعضها

نظر کی تیر اوسمین لگانی شروع کیے پہر اونکی اجتہاد کا یہہ انجام ہوا کہ کسی حدیث پر تو منسوخ ہونیکا

بالنسخ وتطبيق بعضها ببعض وترجيح بعضها على بعض و

حکم لگایا اور کسی حدیث کو کسی سے مطابق کیا اور کسی حدیث کو کسی پر ترجیح دی اور

كذلك لما ورد عليهم مسائل لم يكن السلف تكلموا

اور ایسی ہی جب اونپر ایسی مسایل پیش آئی کہ سلف نی اونمین کلام نہین کیا تہا

فيها أخذوا النظير بالنظير واستنبطوا العلل وبالجملة

تو اونہون نی ایک نظیر کو نظیر سی ملایا اور اونکی علتین نکالین اور خلاصہ یہہ ہے

فكانت لهم صنائع اندفعوا إليها بسليقتهم المخلوقة فيهم

کہ اونکی یہہ ہی تدبیر تہی کہ اپنی اپنی پیدایشی سلیقہ سی اوسطرف سہارا لیا جیسے

كما يندفع العاقل في امر يعنّ له فاراد قوم ان يسردوا
جیسے عاقل اپنے امر پیش آمدہ میں سہارا لیتا ہے پھر ایک قوم نے تو یہ ارادہ کیا کہ اپنے عمل درآمد کو

صنايعهم التي ذكروها مفصلة في كتبهم او اشاروا
حدیث کے روایت میں جید کریں وہ عمل درآمد جسکو اپنی کتابوں میں مفصل ذکر کیا ہے

اليها في ضمن كلامهم وخرجت من مسائلهم وان
یا اپنے کلام کی ضمن میں اوسطرف اشارہ کیا ہے یا وہ صنائع اونکے مسائل میں سے نکالیں اور اگرچہ

لم يذكروها وتلقت عقول الخلف اكثر صنايعهم
انہوں نے اون صنائع کو ذکر نہیں کیا اور پیچھا اون کی عقلوں نے اونکی اکثر صنائع کو اوس سلیقہ کے

بالقبول لما جبلوا عليه من السليقة في مثل ذلك
ذریعہ سے جسپر اسباب میں مخلوق ہوئے تھیں مان لیا

ثم صارت امورا مسلمة فيما بينهم وعلى قياس ذلك
پھر وہ صنائع اونکی اندر امور مسلمہ ٹھہر گئے اور اسی قیاس پر

لما فرغوا جهدهم في رواية الحديث ومعرفة الصحيح
جب وہ اپنی کوشش کو حدیث کی روایت میں اور صحیح حدیث کو سقیم سے

من السقيم والمستفيض من الغريب ومعرفة احوال
اور مستفیض کو غریب سے پہچانتے ہیں اور باعتبار جرح اور تعدیل

الرواة جرحا وتعديلا وكتابة كتب الحديث وتصحيحها
کے راویوں کی حالات کی معرفت میں اور کتب حدیث کی لکھنے اور تصحیح کر چکے بصرف

جسروا في تلك المبادين بسليقتهم المخلوقة في عقولهم
کر سکتے تو وہ اپنی سلیقہ کی زور سے جو اونکے عقلوں میں پیدا کیا گیا اول ہی میدانون

ثم جاء قوم آخرون وجعلوا صنايعهم تلك كليات
میں چلے پھر اور لوگ آئے اور انہوں نے اپنی اون صنائع معنی اسوسطے کہ قاعدے ہیں کلیہ

مدونة وههنا فائدة جليلة هي ان من شرط العمل

مدونہ ہاہی اور یہاں پر عمدہ فائدہ ہی کہ ایسی ایسی مقدمات

بمثل هذه المقدمات الكلية ان لا يكون الصورة

کلیہ پر عمل کرنیکی شرط یہہ ہے کہ وہ خاص جزئی صورۃ

الجزئية التي يقع فيها الكلام مما سبق الى العقلاء فيها

جسمیں بحث ہو رہی ہے اون قسم کے ہو کہ عقلاء کو اوسمیں

ضد حكم الكليات لانه كثيرا ما يكون هناك قرائن

کلیات کی ضد حاصل ہو چکی ہو کیونکہ ایسا بہت اتفاق ہوتا ہی کہ وہان خاص خاص

خاصة تفيد غير حكم الكليات واصل الجدل هو

قرینے ایسی ہوتی ہیں کہ اونسی برخلاف حکم کلیہ کے حکم پیدا ہو جاتا ہی اور جدل کی حقیقت یہہ ہولے

اتباع الكليات واثبات حكم قد قضى العقل الصرف

ہی کہ کلیات کی پیروی اور ایسے حکم کو ثابت کرنا کہ عقل صرف

بخلافه لخصوص المقام كما اذا رايت حجرا وايقنت

خصوصیت مقام کی وجہ سے اوس حکم کے خلاف حکم دی چکی ہو جیسے تو نے ایک پتھر دیکھا اور یقین

انه حجر فجاء جدلي فقال الشيء انما يعرف باللون

کر لیا کہ یہہ پتھر ہی پھر ایک جدلی آیا اور کہنے لگا کہ شی رنگ اور شکل وغیرہ ہی سے

والشكل ونحوها وهذه الصورة قد تتشابه الاشياء

معلوم ہوا کرتی ہی اور یہہ صورت اور شکل میں اشیا ہمیشہ مل ہوئی سکے

فيها فينقض ذلك اليقين بامر كلي ولا يعلم المسكين

پھر وہ یقین امر کلی سی توڑ دیا اور بیچارہ کو معلوم نہ ہوا

ان اليقين الحاصل في هذه الصورة الخاصة اكبر

کہ اس خاص صورۃ میں جو یقین حاصل ہو چکا ہی کلیات کی پیروی سے بہت بڑا ہے

مِنِ اتِّبَاعِ الْكُلِّيَّاتِ فَإِيَّاكَ اَنْ يَغُرَّكَ اَقْوَالُهُمْ عَنْ صَرِيحِ

سو بچتی رہنا اسباد الکے بہکاوے انکی اقوال صریح سنت سی

السُّنَّةِ وَالْاِخْتِلَافُ فِي هٰذَا الْقِسْمِ رَاجِعٌ اِلَى التَّحَرِّي

اور اس قسم مین اختلاف کا تحری م الکل اور دل کے

وَسُكُونِ الْقَلْبِ بِالْجُمْلَةِ الْاِخْتِلَافُ فِي اَكْثَرِ اُصُولِ

اطمینان کیطرف ہی اور خلاصہ یہہ ہی کہ اکثر اصول فقہ مین اختلاف

الْفِقْهِ رَاجِعٌ اِلَى التَّحَرِّي وَاطْمِئْنَانِ الْقَلْبِ بِمُشَاهَدَةِ

قراین کے دیکھنی سی الکل اور دل کی اطمینان کیطرف ر جوع

الْقَرَائِنِ وَقَدْ اَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

کرتا ہی اور بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کلام کے

اِلٰى اَنَّ التَّكْلِيفَ رَاجِعٌ اِلٰى مَا يُؤَدِّي اِلَيْهِ التَّحَرِّي فِي

کئی مواضع مین یہہ اشارہ فرمایا ہے کہ تکلیف ادہر رجوع کرتی ہی جدہر

مَوَاضِعَ مِنْ كَلَامِهِ مِنْهَا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الکل لیجاوی اون مواضع مین سی یہہ حدیث ہی تمہارا

فِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَاَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ قَالَ الْخَطَّابِيُّ

افطار اوسی دن ہی جسدن افطار کرو اور تمہاری قربانی اوسی دن ہی جسدن قربانی کرو

مَعْنَى الْحَدِيثِ اَنَّ الْخَطَاءَ مَوْضُوعٌ عَنِ النَّاسِ فِيمَا كَانَ

خطابی کہتا ہی حدیث کی یہہ معنی ہیں کہ اجتہاد کے راہ مین لوگوں کی خطا معاف ہی

سَبِيلُهُ الْاِجْتِهَادُ فَلَوْ اَنَّ قَوْمًا اجْتَهَدُوا فَلَمْ يَرَوُا

پس اگر ایک قوم نے محنت سے ڈہونڈا اور

الْهِلَالَ اِلَّا بَعْدَ ثَلٰثِينَ فَلَمْ يُفْطِرُوا حَتّٰى اسْتَوْفَوُا الْعَدَدَ

ہلال نہ دیکہا مگر بعد تیس کی انہوں نی فطار کیا یہانتک کہ مہینی کی گنتی پوری کر لے

ثُمَّ ثَبَتَ عِنْدَهُمْ أَنَّ الشَّهْرَ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ

پھر اونکو ثابت ہوا مہینا انتیس دن کا تھا

فَإِنَّ صَوْمَهُمْ وَفِطْرَهُمْ مَاضٍ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِمْ مِنْ وِزْرٍ

تو بلاشک ونکا روزہ اور افطار صحیح ہی اور اونپر کچھ گناہ اور سزا

أَوْ عَتْبٍ وَكَذٰلِكَ فِي الْحَجِّ إِذَا أَخْطَؤُوا يَوْمَ عَرَفَةَ فَإِنَّهُ

نہین ہی اور ایسی ہی حج مین اگر انہون نے یوم عرفہ مین خطا کی تو اونپر کچھ

لَيْسَ عَلَيْهِمْ إِعَادَتُهُ وَيُجْزِئُهُمْ أَضْحَاهُمْ ذٰلِكَ وَإِنَّمَا هٰذَا

دوبارہ نہین ہی اور اونکو وہی قربانی کافی ہے یہہ اللہ سبحانہ تعالی

تَخْفِيْفٌ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَرِفْقٌ بِعِبَادِهِ وَمِنْهَا قَوْلُهُ

کے طرف سے تخفیف اور اپنی بندون پر آسانی ہی اور ایک

الْحَاكِمُ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا اجْتَهَدَ

موضع یہہ حدیث ہی کہ حکم دینے والا اگر اجتہاد کرے او صواب پر پہنچ جاوے تو اوسکی واسطے دو اجر ہی

فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَكُلُّ مَنِ اسْتَقْرَأَ نُصُوْصَ الشَّارِعِ

اور اگر اجتہاد کرے او چوک جاوے تو ایک اجر ہی اور جو شخص شارع کی نصوص اور فتاوے دیکھے خوب

وَفَتَاوَاهُ يَحْصُلُ عِنْدَهُ قَاعِدَةٌ كُلِّيَّةٌ وَهِيَ أَنَّ الشَّارِعَ

تلاش کریگا تو اوسکو کلیہ قاعدہ ملیگا بلا شک کے شارع نے

قَدْ ضَبَطَ أَنْوَاعَ الْبِرِّ مِنَ الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ وَالصَّلٰوةِ

عبادت کی قسم وضو اور غسل اور نماز اور

وَالزَّكٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَغَيْرِهَا مِمَّا أَجْمَعَتِ الْمِلَلُ

زکوۃ اور روزہ اور حج وغیرہ جسپر مذاہب متفق ہین ہر

عَلَيْهِ بِأَنْحَاءِ الضَّبْطِ فَشَرَعَ لَهَا أَرْكَانًا وَشُرُوْطًا وَآدَابًا

طرح ضبط کر دیتا پس اون کی لیے رکن اور شرطین اور آداب مقرر کر دیے ہین

وَوَضَعَ لَهَا مَكْرُوهَاتٍ وَّمُفْسِدَاتٍ وَجَوَائِزَ وَأَشْبَعَ

اور اونکے واسطے مکروہات اور مفسدات اور جائز امور مقرر کر دیے ہین اور

الْقَوْلَ فِي هٰذَا حَقَّ الْإِشْبَاعِ ثُمَّ لَمْ يَبْحَثْ عَنْ تِلْكَ

اسمین کہنے کا حق خوب ادا کر دیا ہے پھر اون ارکان وغیرہ سے

الْأَرْكَانِ وَغَيْرِهَا بِحُدُوْدٍ جَامِعَةٍ مَّانِعَةٍ كَثِيْرَ

بطور تعریف جامع اور مانع کے خوب بحث نہین کی

بَحْثٍ وَّكُلَّمَا سُئِلَ عَنْ أَحْكَامٍ جُزْئِيَّةٍ يَتَعَلَّقُ بِتِلْكَ

ہے اور جب کوئی جزئی احکام سے جو کہ اون

الْأَرْكَانِ وَالشُّرُوْطِ وَغَيْرِهَا أَجَابَهَا عَلٰى مَا

ارکان اور شروط وغیرہ سے متعلق ہین پوچھا تو اوسکو اونکے

يَفْهَمُوْنَ فِي نُفُوْسِهِمْ مِّنَ الْأَلْفَاظِ الْمُسْتَعْمَلَةِ

ذاتی سمجھ پر جو الفاظ مستعملہ سے سمجھتے ہین حوالہ کر دیتے ہی

وَأَرْشَدَهُمْ إِلٰى رَدِّ الْجُزْئِيَّاتِ نَحْوَ الْكُلِّيَّاتِ

اور بہہ راہ بتا دیتے کہ جزئیات کو کلیات سے منطبق کر لین

وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ اللّٰهُمَّ إِلَّا فِي مَسَائِلَ قَلِيْلَةٍ

اور اسنے پر کبھی نہ بڑھائے یا الہی مگر کمتر مسائل مین

لِأَسْبَابٍ طَارِيَةٍ مِّنْ لَجَاجِ الْقَوْمِ وَنَحْوِهٖ فَشَرَعَ

عارضی اسباب کی وجہہ سے کہ قوم کا خلط کر دینا وغیرہ ہے بس وضو

غَسْلَ الْأَعْضَاءِ الْأَرْبَعَةِ فِي الْوُضُوْءِ ثُمَّ لَمْ يُحَدَّ الْغَسْلَ

مین چارون اعضاء کا دہونا مشروع کیا پھر دہونے کی کوئی

بِحَدٍّ جَامِعٍ مَّانِعٍ يُعْرَفُ بِهٖ أَنَّ الدَّلْكَ دَاخِلٌ فِي حَقِيْقَتِهٖ

جامع مانع حد نہین مقرر کی جس سے معلوم ہو کہ عضو کے مالش وضو کے حقیقت مین داخل ہے

امْ لَا وَ اَنَّ اِسَالَةَ الْمَاءِ دَاخِلَةٌ فِيْهَا امْ لَا وَلَمْ يُقَسِّمِ

یا نہیں اور پانی کا بہانا حقیقت میں داخل ہے یا نہیں اور پانی کے

الْمَاءَ اِلٰى مُطْلَقٍ وَّمُقَيَّدٍ وَّلَمْ يُبَيِّنْ اَحْكَامَ الْبِيْرِ وَ

اقسام مطلق اور مقید مقرر نہیں کیں اور کنوئیں اور تالاب وغیرہ

الْغَدِيْرِ وَنَحْوِهِمَا وَهٰذِهِ الْمَسَائِلُ كُلُّهَا كَثِيْرَةُ الْوُقُوْعِ

کے احکام نہیں بیان کیے اور یہ تمام مسائل بہت پیش آنے والے ہیں

لَا يُتَصَوَّرُ عَدَمُ وُقُوْعِهَا فِيْ زَمَانِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

یہ خیال نہیں کیا جا سکتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں پیش

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَمَّا سَاَلَهُ السَّائِلُ فِيْ قِصَّةِ بِيْرِ بُضَاعَةَ

نہیں آئے اور جب آپ سے کسی سائل نے بیر بضاعہ کا حال

وَحَدِيْثُ الْقُلَّتَيْنِ لَمْ يَزِدْ عَلَى الرَّدِّ اِلٰى مَا يَفْهَمُوْنَهٗ مِنَ

اور قلتین کی حدیث بھی پوچھا تو آپ نے کچھ طول کلام نہیں کیا اسی پر حوالہ کیا کہ جو مضمون لفظ سے وہ

اللَّفْظِ وَيَعْتَادُوْنَهٗ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَلِهٰذَا الْمَعْنٰى قَالَ سُفْيَانُ

سمجھتے ہیں اور آپس میں عادت کر چکے ہیں اور اسی وجہ سے سفیان ثوری نے

الثَّوْرِيُّ مَا وَجَدْنَا فِيْ اَمْرِ الْمَاءِ اِلَّا سَعَةً وَلَمَّا سَاَلَتْهُ

کہا ہے کہ پانی کے حق میں تو ہم نے گنجائش ہی پائی ہے اور جب حضرت سے

امْرَاَةٌ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيْبُهٗ دَمُ الْحَيْضَةِ لَمْ يَزِدْ عَلٰى اَنْ

ایک عورت نے خون حیض سے بھرے ہوئے کپڑے کا مسئلہ پوچھا تو اتنا ہی فرمایا کہ

قَالَ حُتِّيْهِ ثُمَّ اقْرُصِيْهِ ثُمَّ انْضَحِيْهِ ثُمَّ صَلِّيْ فِيْهِ فَلَمْ يَاْتِ

کھرچ ڈال پھر مل ڈال پھر دھو ڈال پھر اس میں نماز پڑھ لے سو جو وہ جانتی تھی

بِاَكْثَرَ مِمَّا عِنْدَهُمْ وَاَمَرَ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَلَمْ يُعَلِّمْنَا

اس سے زیادہ نہ فرمایا اور استقبال قبلہ کا امر فرمایا اور ہمکو سکھلائے

طريق معرفة القبلة وقد كانت الصحابة يسافرون و

معرفت کا طریق تعلیم نہیں کیا اور بیشک صحابہ سفر کیا کرتے تھے اور

يجتهدون في امر القبلة وكانت لهم حاجة شديدة

قبلہ کے جہت مین اجتہاد کرتے تھے اور اون کو طریق اجتہاد کے

الى معرفة طريق الاجتهاد فهذا كله لتفويضه مثل

معرفت کے نہایت حاجت تھے یہ سب اسلیے تھا کہ حضرت کیطرف سے ایسی امور

ذلك الى رائهم وهكذا اكثر فتاواه صلى الله عليه

اونکے رائی پر حوالہ تھے اور اسیطور حضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے اکثر فتاوے

وآله وسلم كما لا يخفى على منصف لبيب وقد

چنانچہ منصف دانا پر پوشیدہ نہین ہے اور بے شک

فهمنا من تتبع احكامه انه راعى في ترك التعمق وعدم

حضرت کے احکام کی سپردگے سے ہمنے سمجھ لیا ہے کہ حضرت صلعم نے جہان مین کی چھوڑنے

الاكثار من وجوه الضبط مصلحة عظيمة وهي

وجوہ ضبط کے کمتر بحث مین بڑے مصلحت کے رعایت کے ہے اور مصلحت یہ ہے

ان هذه المسائل ترجع الى حقائق تستعمل في العرف

کہ ان مسائل کا مآل ایسے حقایق کیطرف ہے کہ عرف مین مجملا

على اجمالها ولا يعرف حدها الجامع المانع الا بعسر

مستعمل ہوتے ہین اور اون حقایق کے جامع اور مانع حد دشوار سے بغیر معلوم نہین ہوتے

وربما يحتاج عند اقامة الحد الى التميز بين المشكلين

اور با اوقات حد قایم کرتے ہوے دو مشکل کے تمیز کے سبب

باحكام وضوابط يحرجون باقامتها ثم ان ضبطت و

اسلیے احکام اور ضابطوں کے حاجت پڑتے ہیے پھر جب تو نے اونکو ضبط کیا اور

فسرت لا يمكن تفسيرها الا بحقائق مثلها وهلم جرا
اور اونکے تفسیر کے تو اونکی تفسیر بدون ویسے ہے حقایق کے ممکن نہین ہی اور اسیطرح کیے جا

فتسلسل الامر او يقف في بعض ما هنالك الى التفويض
پہر اوسین تسلسل پیدا ہوتا ہے یا بعضے جگہہ مبتلے بہ سے

على راي المبتلى به والحقائق الاخرى ليست باحق
رای پر حوالہ کرنا پڑتا ہے اور دوسرے درجہ کے حقایق مین زیادہ سے مبتلے بہ

من الاولى في التفويض الى المبتلين فلاجل هذه
پر حوالہ کرنے مین پہلے حقایق سے کچہہ ادلے تر نہین ہے سواسے مصلحت کے

المصلحة فوض الحقائق اول مرة الى رايهم ولم يسدد
واسطے حضرت صلے الله علیہ واله وسلم نے پہلی ہی حقایق کو اونکے رای پر حوالہ کیا اور

فيما يختلفون حين كان الاختلاف في امر فوض اليهم
خلافے امور مین جب کہ اختلاف امر مفوض مین واقع ہو کچہہ تشدد نہین کیا

وله في ذلك مساغ فلم يعنف على عمرو بن العاص فيما
اور حضرت صلعم کو یہہ جایز تہا سو عمرو بن العاص پر اسین کہ وہ اس

فهم من قوله تعالى ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة
آیت سے مت ڈالو اپنے ہاتھہ طرف ہلاکت کے

من جواز التيمم للجنب اذا خاف على نفسه من البرد ولم
جنب کے لیے تیمم کا جواز سمجہا اگر سردی کے ماری جان کا خوف ہو کچہہ سختی کیے

يعنف على عمر بن الخطاب فيما فهم من تاويل او لامستم
نہین کے اور عمر بن الخطاب پر اسمین کہ وہ اس آیت کی معنون سے یا چہوہو تم

النساء انه في لمس المرأة لا الجنابة فبقيت مسئلة الجنب
عورتون کو یہہ سمجہی کہ یہہ حکم عورت کے چہونے مین ہی جنابت مین نہین اور جنب کا مسئلہ

غير مذكورة فينبغي ان لا يتيمم الجنب اصلا اخرج
يهان مذكور نهين كچهه سخت گيري نهين كي اب چاهيي كه جنب هرگز تيمم نكري نسائي

النسائي عن طارق ان رجلا اجنب فلم يصل فاتى
ني طارق سي نقل كيا هي كه ايك شخص كو جنابت عارض هوي سو اوسني نماز

النبي صلى الله عليه وآله وسلم فذكر ذلك له
نه پڑهي پهر نبي صلعم كي پاس حاضر هوا اور يهه ذكر كيا

فقال اصبت فاجنب رجل فتيمم وصلى فاتاه فقال
سو اپني فرمايا اچها كيا اور ايك اور شخص كو جنابت هوي اوسني تيمم كركر نماز پڑهلي وه بهي حاضر هوا

نحو ما قال للآخر اصبت انتهى ولم يعنف على احد
اپني وهي فرمايا يعني اچها كيا تمام هوا اور كسي پر اون صحابه مين سي

ممن اخر صلوة العصر او اداها في وقتها حين كانوا
جسني وقت سي نماز بديرادا كي يا عين وقت پر پڑهي جب كه وه سب

جميعا على تاويل من قوله لا تصلوا العصر الا في بني
اس حديث كي تاويل پر تهي كه تم نماز نه پڑهنا مگر بني

قريظة وبالجملة فمن احاط بجوانب الكلام علم انه
قريظه مين جاكر سخت گيري نهين كي اور خلاصه يهه هي كه جو شخص كلام كي پهلو كو خوب جانتا هي

صلى الله عليه وآله وسلم فوض الامر في تلك
وه جانيگا كه حضرت صلعم ني ان حقائق كا حال جو عرف

الحقائق المستعملة في العرف على اجمالها وكذا
مين مجملا مستعمل هين اور ايسي هي ايك كو ايك سي مطابق كرنا اوسكي

في تطبيق بعضها ببعض الى افهامهم ونظيره تفويض
سمجهه پر تفويض فرمايا هي اور اوسكي نظير فقهاء كا

الفقهاء كثيراً من الاحكام الى تحري المبتلى وعادته

اکثر احکام کو مبتلی بہ کی تحقیق اور عادت پر حوالہ کردیا سواونکے نزدیک

فلا عنف على احد من المختلفين عندهم ونظيره ايضا

دونوں خلاف کرنیوالوں مین سے کسی پر گرفت نہین ہی اور اونکی یہہ بھی نظیر ہی

ما اجمعت الامة من الاجتهاد في القبلة عند الغيم

کہ امت کا اس اجتہاد پر اجماع ہوچکاہی کہ ابر کی دن جہت قبلہ اٹکل سی متعین کرلین اور

وترك العنف على واحد فيما ادى تحريه اليه و

کسی پر اوسکی اٹکل کے جدہر تجویز کرلی گرفت نہین کے اور

نظير هذه المصلحة ما ذكره اهل المناظرة من

اس مصلحت کے نظیر یہہ ہی کہ اہل مناظرہ نے جو اصطلاح دلائل

الاصطلاح على ترك البحث عن مقدمات الدلائل

کے مقدمات سے بحث ترک کرلی پر ذکر کیا ہی تاکہ بحث

لئلا يلزم انتشار البحث فمن عرف هذه المسئلة

کے تفرق لازم نہ آجاوی پس جو شخص کہ اس مسئلہ کو کماحقہ جانتا ہی

كما هي علم ان اكثر صور الاجتهاد يكون الحق فيها

وہ یہہ جانیگا کہ اجتہاد کی صورتونمین حق الامر اختلاف کے دونو

دائرا في جانبي الاختلاف وان في الامر سعة وان

جانب مین دائر ہوتا ہی اور یہہ جانیگا کہ حکم مین گنجائش ہی اور ایک

التلبس على شئ واحد والجزم بنفي المخالف لبس بشئ

شی پر اڑجانا اور مخالف کی نفی کا یقین کرلینا ہمہ ہنر سے

وان استنباط حدودها ان كان من باب تقريب

اور اونکی حدود کا استنباط اگر وہ استنباط اس قسم کا ہی کہ ذہن اوسی قریب کرتا ہے

الذهن الى ما يفهمه كل احد من اهل اللسان

اوس محاورہ کے طرف جسکو زبان دان ہر ایک سمجھتا ہی تو وہ علم کے

فاعانة على العلم وان كان بعيدا من الاذهان

اعانت ہوتی ہی اور اگرچہ یہہ استنباط ذہنوں سی بعید ہی

وتميز للمشكل بمقدمات تخترعه فعسى ان

اور اختراعی مقدمات کی ذریعہ سی مشکل کی تمیز کرتی ہی تو بسا اوقات

يكون شرعا جديدا وان الصحيح ما قاله الامام عز

نئی شرع ہو جاتی ہی اور بیشک صحیح وہ ہی جو امام عز الدین

الدين بن عبد السلام ولقد افلح من قام بما جمعوا

بن عبد السلام نی کہا ہی اور بیشک خوب کہی کیا جسنی ہی اختیار کیا

على وجوبه واجتنب ما جمعوا على تحريمه واستباح

جسکے وجوب پر اتفاق ہوا ہی اور اوسی بچا جسکی حرمت پر اجماع ہوا ہی اور اوسی

ما جمعوا على اباحته وفعل ما جمعوا على استحبابه

عمل کو مباح جانا جسکی اباحت پر اجماع ہوا ہی اور وہی کیا جسکی استحباب پر اجماع ہی

واجتنب ما جمعوا على كراهته ومن اخذ بما

اور اوس سی بچا جسکے کراہت پر اجماع ہوا ہی اور جسنی مختلف فیہ کو لیا

اختلفوا فيه فله حالان احدهما ان يكون المختلف

تو اوسکی بہی دو حال ہین ایک تو یہہ کہ مختلف فیہ اس قسم کا ہو

فيه مما ينقض الحكم به فهذا لا سبيل الى التقليد

کہ حکم کی نقیض ہی ایسی مختلف فیہ مین تقلید کی کوئی راہ نہین ہی

فيه لانه خطا محض وما حكم فيه بالنقض الا

کیونکہ صرف خطا ہی اور جسمین نقض کا حکم ایسی ہی ہوا ہی

لِكَوْنِهِ خَطَأً بَعِيدًا مِنْ نَفْسِ الشَّرْعِ وَمَأْخَذِهِ وَرِعَايَةِ
کہ وہ خطا ہی نفس شرع اور مأخذ شرع سے اور شرعی حکم کے رعایت

حُكْمِهِ الثَّانِيَةُ أَنْ يَكُونَ مِمَّا لَا يُنْقَضُ الْحُكْمُ بِهِ فَلَا
سی دور ہی اور دوسرا حال یہہ ہی کہ اس قسم کا ہو کہ حکم اوسی نہین ٹوٹتا تو

بَأْسَ بِفِعْلِهِ وَلَا بِتَرْكِهِ إِذَا قَلَّدَ فِيهِ بَعْضَ الْعُلَمَاءِ
اوسکی کر لی اور ترک کا بھی ڈر نہین اگر کسی عالم کے تقلید کر لی ہو

لِأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَزَالُوا عَلَى ذَلِكَ يَسْأَلُونَ مَنِ اتَّفَقَ
کیونکہ لوگونکا ہمیشہ یہی حال رہا ہی کہ جو عالم ملگیا اوسی سی

مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ تَقْيِيدٍ بِمَذْهَبٍ وَلَا إِنْكَارٍ عَلَى
پوچھہ لیا مذہب کی کچھہ قید نہ ہے اور نہ کسی سائل پر کوئی

أَحَدٍ مِنَ السَّائِلِينَ إِلَى أَنْ ظَهَرَتْ هَذِهِ الْمَذَاهِبُ
اعتراض تھا یہانتک کہ یہہ مذاہب اور

وَمُتَعَصِّبُوهَا مِنَ الْمُقَلِّدِينَ فَإِنَّ أَحَدَهُمْ يَتَّبِعُ إِمَامَهُ
متعصب مقلد پیدا ہو گئے کیونکہ بعض شخص مقلد ہو کر اپنی ہی امام

مَعَ بُعْدِ مَذْهَبِهِ عَنِ الْأَدِلَّةِ مُقَلِّدًا لَهُ فِيمَا قَالَ
کی قول کی پیروی کرتا ہی باوجودیکہ اوسکا مذہب دلائل سی الگ ہوتا ہی گویا کہ وہ امام

فَكَأَنَّهُ نَبِيٌّ أُرْسِلَ إِلَيْهِ وَهَذَا نَائِي عَنِ الْحَقِّ وَبُعْدٌ
نبی ہی اوسکے طرف مرسل ہوا ہی اور یہہ حق سی جدا ہے اور

عَنِ الصَّوَابِ لَا يَرْضَى بِهِ أَحَدٌ مِنْ أُولِي الْأَلْبَابِ انْتَهَى
صواب سی دور ہی کوئی دانا پسند نہین کرتا قول تمام ہوا

وَقَالَ مَنْ قَلَّدَ إِمَامًا مِنَ الْأَئِمَّةِ ثُمَّ أَرَادَ تَقْلِيدَ غَيْرِهِ
اور کہا ہی جو شخص کسی ایک امام کا مقلد ہو پھر دوسرے کی تقلید کا ارادہ کرے

فهل له ذلك فيه خلاف والمختار التفصيل فان كان

تو ایا اوسکو یہہ جائز ہی اوسمین خلاف ہی اور مختار یہہ تفصیل ہی بس اگر وہ

المذهب الذي اراد الانتقال اليه مما ينقض فيه

مذہب جسطرف تقلید کیا چاہتا ہی اس قسم کا ہی کہ اوسمین

الحكم فليس له الانتقال الى حكم يجب نقضه

حکم ٹوٹ جاتا ہی تو اوسکو ایسی حکم کیطرف جسکا نقض واجب ہی

فانه لم يجب نقضه الا لبطلانه وان كان المأخذان

انتقال کرنا جائز نہین ہی کیونکہ اوسکا نقض نہین ہی واجب ہوا ہی کہ وہ باطل ہی

متقاربين جاز التقليد والانتقال لان الناس لم

اور اگر دونو کی حد قریب ہین تو تقلید اور انتقال دونو جائز ہین کیونکہ صحابہ کی زمانہ سی

يزالوا من زمن الصحابة رض الى ان ظهرت المذاهب

یہانتک کہ یہہ چارون مذہب پیدا ہوی

الاربعة يقلدون من اتفق من العلماء من غير

لوگونکا ہمیشہ یہی حال رہا کہ جو عالم ملگیا تقلید کرلی ایسی کا

نكير من احد يعتبر انكاره ولو كان ذلك باطلا

انکار نہین تھا جسکا اعتبار ہو اور اگر ایسی تقلید باطل ہوتی تو

لانكروه والله اعلم بالصواب انتهى واذا تحقق عندك

بلا شک وہ اعتراض کرلی واللہ اعلم بالصواب تمام ہوا اور جب تجھکو

ما بيناه علمت ان كل حكم يتكلم فيه المجتهد باجتهاده

ہمارا بیان دل مین بیٹھ گیا تو یہہ جان گیا کہ جس حکم مین مجتہد اپنی اجتہاد سی بحث کرتا ہی

منسوب الى صاحب الشرع عليه الصلوة والتسليمات

تو وہ صاحب شرع علیہ الصلوہ والتسلیمات کیطرف منسوب ہوتا ہی

إمّا إلى لفظه أو إلى علّةٍ مأخوذةٍ من لفظه وإذا كان

یا تو حضرت کی فرمودہ کیطرف یا علت کیطرف کہ اوسکی فرمودہ سے ماخوذ ہوئی ہی جب یہہ

الأمر على ذلك ففي كلّ اجتهادٍ مقامانِ أحدهما أنّ

امر ثابت ہوا تو ہر ایک اجتہاد میں دو مقام ہیں ایک تو یہہ

صاحب الشرع هل أراد بكلامه هذا المعنى أو غيره

کہ آیا صاحب شرع نے اپنی کلام سے یہی معنی مراد لیے ہیں یا اور

وهل نصب هذه العلّة مدارًا في نفسه حين ما تكلّم

اور آیا اسی علت کو اپنی دل میں بروقت فرمانے کے حکم

بالحكم المنصوص عليه أو لا فإن كان التصويب بالنظر

منصوص علیہ کے مدار ٹھہراتی ہی یا نہیں پس اگر اعتبار اسی مقام کے

إلى هذا المقام فأحد المجتهدين لا بعينه مصيب دون

نسبت کی بحث ہوئی ہی تو دونو مجتہد میں سی بلا تعیین ایک مصیب ہی

الآخر وثانيهما أنّ من جملة أحكام الشرع أنّه صلّى الله

دوسرا نہیں اور دوسرا مقام یہہ ہی کہ منجملہ احکام شرعی کے یہی کہ حضرت

عليه وآله وسلّم عهد إلى أمّته صريحًا أو دلالةً أنّه

صلعم نے اپنی امت سے بالتصریح یا بدلالت یہہ عہد لیا کہ

متى اختلف عليهم نصوصه أو اختلف عليهم معاني

کہ جب وہ نصوص مختلف ہو جاوین یا نصوص مین سی کسی نص کے معانی

نصٍّ من نصوصه فهم مأمورون بالاجتهاد واستفراغ

مختلف ہو جاوین تو اونکو اجتہاد کرنیکا اور اون معانی مین سی حق بابت

الطاقة في معرفة ما هو الحقّ من ذلك فإذا تعيّن عنده

دریافت کرنے مین جو حق ہی طاقت صرف کرنیکا حکم ہی پھر جب مجتہد کو اون مین سے

مُجْتَهِدٍ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ وَجَبَ عَلَيْهِ اِتِّبَاعُهُ كَمَا عَهِدَ

کوئی ایک معنی معین ہو جاوین تو اوسیکا اتباع واجب ہی جیساکہ اونسی

اِلَيْهِمَا اَنَّهُ مَتٰى اشْتَبَهَ عَلَيْهِمُ الْقِبْلَةُ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ

یہہ عہد کیا کہ جب اونپر اندہیرے رات مین قبلہ کی جہت مشتبہ ہوجاوے

يَجِبُ عَلَيْهِمْ اَنْ يَتَحَرَّوْا وَيُصَلُّوا اِلٰى جِهَةٍ وَقَعَ تَحَرِّيْهِمْ

تو اونپر اٹکل کرنا واجب ہی اور نماز اودہر پڑہنا کرین او سکے اٹکل قائم

عَلَيْهَا فَهٰذَا حُكْمٌ عَلَّقَهُ الشَّرْعُ بِوُجُوْدِ التَّحَرِّيْ كَمَا عَلَّقَ

ہو پس یہہ وہ حکم ہی کہ شرع نے اٹکل کرنے پر منحصر کیا ہی جیسا

وُجُوْبَ الصَّلٰوةِ بِالْوَقْتِ وَكَمَا عَلَّقَ تَكْلِيْفَ الصَّبِيِّ

نماز کے وجوب کو وقت پر منحصر کہا ہی اور جیسی بچہ کے مکلف ہونیکو اوسکے بالغ

بِبُلُوْغِهٖ فَاِنْ كَانَ الْبَحْثُ بِالنَّظَرِ اِلٰى هٰذَا الْمَقَامِ نَظَرَ

ہونے پر منحصر فرمایا ہی پس اگر بلحاظ اس مقام کے بحث ہی تو غور کرے

فَاِنْ كَانَتِ الْمَسْئَلَةُ مِمَّا يَنْقُضُ فِيْهِ اِجْتِهَادُ الْمُجْتَهِدِ

پس اگر مسئلہ اس قسم کا ہی کہ اوسمین مجتہد کا اجتہاد ٹوٹتا ہے

فَاِجْتِهَادُهُ بَاطِلٌ قَطْعًا وَاِنْ كَانَ فِيْهَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

تو یقینا اسکا اجتہاد باطل ہی اور اگر اوس باب مین حدیث صحیح ہو جو دیا ہو

وَقَدْ حَكَمَ بِخِلَافِهٖ فَاِجْتِهَادُهُ بَاطِلٌ ظَنًّا وَاِنْ كَانَ

اور وہی اوسکی خلاف حکم دیا تو اوسکا اجتہاد ظنا باطل ہی اور اگر

الْمُجْتَهِدَانِ جَمِيْعًا قَدْ سَلَكَا مَا يَنْبَغِيْ لَهُمَا اَنْ يَسْلُكَاهُ

دونون مجتہد وہی رستہ چلین جو اونکو چلنا چاہیے . یہہ

وَلَمْ يُخَالِفَا حَدِيْثًا صَحِيْحًا وَّلَا اَمْرًا يَنْقُضُ اِجْتِهَادَ

اور نہ حدیث صحیح کے مخالفت کی ہی اور نہ ایسی امر کے مخالفت کی ہی

الْقَاضِي وَالْمُفْتِي فِي خِلَافِهِ فَهُمَا جَمِيعًا عَلَى الْحَقِّ هٰذَا
کہ اوسکے خلاف مین قاضی و مفتی کا اجتہاد ٹوٹ جاوی تو وہ دونون مجتہد

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بَابُ تَاكِيدِ الْاَخْذِ بِهٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ
حق پر ہین یہہ یاد رہے واللہ اعلم باب ان چارون مذہب کی اتباع کی تاکید کا اور

وَالتَّشْدِيدِ فِي تَرْكِهَا وَالْخُرُوجِ عَنْهَا اِعْلَمْ اَنَّ فِي الْاَخْذِ
انکی چھوڑنے مین اور انسی باہر ہونے مین تشدید کا سمجھ لے کہ ان چارون

بِهٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ مَصْلَحَةً عَظِيمَةً وَفِي الْاِعْرَاضِ
مذاہب کی اتباع مین بڑی مصلحت ہی اور ان سب سی منحرف

عَنْهَا كُلِّهَا مَفْسَدَةً كَبِيرَةً نَحْنُ نُبَيِّنُ ذٰلِكَ بِوُجُوهٍ
ہونے مین بڑا ہی مفسدہ ہی ہم اسکو کئی طرح سی بیان کرتے ہین

اَحَدُهَا اَنَّ الْاُمَّةَ اجْتَمَعَتْ عَلَى اَنْ يَعْتَمِدُوا عَلَى
ایک یہہ ہی کہ امت اسپر متفق ہی کہ شریعت کی معرفت مین سلف پر

السَّلَفِ فِي مَعْرِفَةِ الشَّرِيعَةِ فَالتَّابِعُونَ اعْتَمَدُوا فِي
اعتماد کیا کرین سو تابعون نے اس معرفت مین صحابہ پر

ذٰلِكَ عَلَى الصَّحَابَةِ وَتَبَعُ التَّابِعِينَ اعْتَمَدُوا عَلَى التَّابِعِينَ
اعتماد کیا اور تبع تابعین نے تابعین پر اعتماد کیا

وَهٰكَذَا فِي كُلِّ طَبَقَةٍ اعْتَمَدَ الْعُلَمَاءُ عَلَى مَنْ قَبْلَهُمْ وَ
اور اسی طور پر ہر ہر طبقہ کی علما نے اپنی سی پہلون پر اعتماد کیا ہی

الْعَقْلُ يَدُلُّ عَلَى حُسْنِ ذٰلِكَ لِاَنَّ الشَّرِيعَةَ لَا يُعْرَفُ
اور عقل اس امر کو نیک جانتی ہی کیونکہ شریعت بدون نقل اور

اِلَّا بِالنَّقْلِ وَالْاِسْتِنْبَاطِ وَالنَّقْلُ لَا يَسْتَقِيمُ اِلَّا بِاَنْ
استنباط کی معلوم نہین ہوسکتے اور نقل جب ہی راست اسلئے ہی کہ

بأن يأخذ كل طبقة عمن قبلها بالاتصال ولا بد في الاستنباط

کہ ہر طبقہ اپنی سی پہلی متصل طبقہ سی دریافت کری اور استنباط مین یہہ

أن يعرف مذاهب المتقدمين لئلا يخرج من أقوالهم

ضروری کہ متقدمین کے مذاہب کو سمجھہ لی تاکہ اونکی اقوال سی باہر ہوجاوی

فيخرق الإجماع ويبني عليها ويستعين في ذلك

کہ اجماع توٹ جاوی اور اوسپر بنا رکھے اور ریعین اپنی سابقین سے

بمن يسبقه لأن جميع الصناعات كالصرف والنحو

استعانت ہووی کیونکہ تمام علوم جیسے صرف اور نحو

والطب والشعر والحدادة والنجارة والصياغة لم

اور طبابت اور شعر اور آہنگری اور درودگری اور زرگری سے کسیکو

يتيسر لأحد إلا بملازمة أهلها وغير ذلك نادر

بدون خدمت گذاری اہل صناعت کی میسر نہین ہوی اور اوسکے علاوہ نا ممکن

بعيد لم يقع وإن كان جائزا في العقل وإذا تعين

ہی واقع نہین ہوی اور اگرچہ عقل کے تجویز مین جائز ہی اور جب سلف سے

الاعتماد على أقاويل السلف فلا بد من أن تكون

اقوال پر اعتماد ٹھہرگیا تو یہہ ضرور ہی کہ اوسکے اقوال

أقوالهم التي يعتمد عليها مروية بالإسناد الصحيح

جنپر اعتماد ضروری صحیح صحیح سندونسے مروی ہوون

أو مدونة في كتب مشهورة وأن تكون مخدومة

یا مشہور کتابون مین مندرج ہوان اور بحث کی ہوی ہوان

بأن يبين الراجح من محتملاتها ويخصص عمومها في

اسطور کہ اوسکے تمام احتمالات مین سی راجح کا اور بعض مواضع مین عام مین سی خاص کا

بَعضِ المواضِعِ وتقييدُ مُطلقًا فی بعضِ المواضِعِ و

اور بعض مواضع مین مطلق مین سی مقید کا بیان ہو اور

يُجمعُ لمختلفِ منها ويُبيّن علل احكامِها والا لم يصح

اور جس مین کسی مختلف کو جمع کیا ہو اور اوسکی احکام کی علتوں کا بیان ہو اور نہین تو

الاعتمادُ عليها وليس مذهبٌ في هذهِ الازمنةِ

اوسپر اعتماد صحیح نہ ہوگا اور اس اخیر زمانہ مین اسطرح کا مذہب

المتأخرةِ بهذهِ الصفةِ الا هذهِ المذاهبُ الاربعةُ

بجز ان چارون مذہبون کے اور کوئی مذہب نہین ہے

اللهُمَّ الا مذهبُ الاماميةِ والزيديةِ وهُم اهلُ

مگر امامیہ اور زیدیہ کا مذہب اور وہ دونو

البدعةِ لا يجوزُ الاعتمادُ على اقاويلهم وثانيها قال

بدعتی ہین انکی اقوال پر اعتماد کرنا جائز نہین ہی اور دوسری وجہ

رسولُ اللهِ صلى اللهُ عليهِ وآلهِ وسلم اتّبعوا السوادَ

یہہ ہی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہی اتبعوا کثیر کے

الاعظمَ ولمّا اندرستِ المذاهبُ الحقةُ الا هذهِ

پیروی کرو اور چونکہ اور مذاہب حقہ بجز ان چار وسکے مٹ مٹا گئے

الاربعةُ اتّباعُها اتّباعًا للسوادِ الاعظمِ والخروجُ

تو انہین کا اتباع سواد اعظم کا اتباع ہی اور اوسسے باہر ہونا

عنها خروجًا عن السوادِ الاعظمِ وثالثُها انّ الزمانَ

سواد اعظم سی باہر ہونا ہی اور تیسری یہہ وجہ ہی کہ چونکہ

لمّا طالَ وبعُدَ العهدُ وضُيّعتِ الاماناتُ لم يجز ان

مدت دراز گذر گئی اور زمانہ دور ہوگیا اور امانتین جاتی رہین تو اب جائز نہین ہے

يعتمد على اقوال علماء السوء من القضاة الجورة و

کہ ظلمی علماء یعنی ظالم قاضیون اور ہواپرستی مین گرفتار مفتیون کے

المفتين التابعين لاهوائهم حتى ينسبوا ما يقولون

اقوال پر اعتماد کیا جاوی یہانتک کہ وہ اپنی اقوال کو سلف مین سے

الى بعض من اشتهر من السلف بالصدق والديانة

کسی شخص صدق اور دیانت اور امانت مین مشہور کیطرف

والامانة اما صريحا او دلالة وحفظ قوله ذلك ولا

بصراحت یا بدلالت منسوب کرین اور اوسکا قول محفوظ ہو اور نہ

على قول من لا ندري هل جمع شروط الاجتهاد

ایسی کی قول پر اعتماد کیا جاتا ہی جسکو ہم نہین جانتے کہ اجتہاد کی شرطین اوسمین جمع ہوئی ہین

اولا فاذا راينا العلماء المحققين في مذاهب السلف

یا نہین پھر جب ہم مذاہب سلف کی محققین علما کو دیکھین تو قریب ہی کہ وہ اپنی

عسى ان يصدقوا في تخريجاتهم على اقوالهم واستنباطهم

تخریجات مین سلف کے اقوال سی یا اپنی استنباط مین کتاب وسنت

في الكتاب والسنة واما اذا لم نر منهم ذلك فهيهات

سی تصدیق کیی جاوین اور رہا وہ حال کہ ہم اونمین یہہ بات نہ دیکھین تو تصدیق

وهذا المعنى الذي اشار اليه عمر بن الخطاب رض حيث

دور ہی اور یہہ وہی معنی ہین کہ عمر بن الخطاب کی جدہر اشارہ کیا ہی جہان

قال يهدم الاسلام جدال المنافق بالكتاب وابن مسعود

کہا ہی منافق کا جھگڑا کتاب کی ساتھہ اسلام کو برباد کردیتا ہی اور ابن مسعود نے

حيث قال من كان متبعا فليتبع من مضى فما ذهب

اشارہ کیا ہی جہان کہا ہی جو شخص اتباع کری تو چاہیی کہ گذری ہوی کا اتباع کری لیکن ابن حزم

إليه ابن حزم حيث قال التقليد حرام ولا يحل لأحد

قول یہ ہی جو کہتا ہی کہ تقلید حرام ہے اور کسیکو حلال نہیں ہی

أن يأخذ قول أحد غير رسول الله صلى الله عليه وآله

کہ سوای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسیکے قول کو

وسلم بلا برهان لقوله تعالى اتبعوا ما أنزل إليكم

بلا دلیل اخذ کرے بدلیل اس آیت کے چلو اوسی پر جو اترا

من ربكم ولا تتبعوا من دونه أولياء وقوله تعالى

تمکو تمہاری رب سی اور نہ چلو اوسکے سواے اور رفیقونکے پیچھی اور بدلیل اس آیت کے

وإذا قيل لهم اتبعوا ما أنزل الله قالوا بل نتبع ما

اور جو اونکو کہیں چلو اوسپر جو اتارا اللہ نے کہیں نہیں بلکہ چلینگے ہم

ألفينا عليه آباءنا وقال تعالى مادحا لمن لم يقلد

جسپر دیکھا ہمنی اپنی باپ دادونکو اور اللہ تعالی نے اونکی مدح کی ہی جو تقلید نکرے

فبشر عبادي الذين يستمعون القول فيتبعون أحسنه

فرماتا ہی کہ تو خوشی سنا میری بندونکو جو سنتے ہین بات اوسپر چلتے ہین اوسکے نیک پر

أولئك الذين هداهم الله وأولئك هم أولو الألباب

وہی ہین جنکو راہ دی اللہ نے اور وہی ہین عقل والے

وقال تعالى فإن تنازعتم في شيء فردوه إلى الله و

اور اللہ تعالی فرماتا ہی پھر اگر جھگڑ پڑو تم کسی چیز مین تو اوسکو رجوع کرو اللہ

الرسول إن كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر فلم يبح الله

اور رسول کیطرف اگر تم یقین رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر سو اللہ تعالی نے

تعالى الرد عند التنازع إلى أحد دون القرآن والسنة

تنازع کی وقت حادثہ پیش کرنا بجز قرآن اور حدیث کی کسیطرف مباح نہین کیا

وحرم بذلك الرد عند التنازع إلى قول قائل لأنه

اور اسی سے تنازع کے وقت قول قائل کیطرف رد کرنا حرام ہو گیا اسلیے

غير القرآن والسنة وقد صح إجماع الصحابة كلهم

کہ بجز قران اور حدیث کی ہی اور بیشک تمام صحابہ کا اجماع اول سے آخر تک

أولهم عن آخرهم وإجماع التابعين أولهم عن آخرهم

اور تابعین کا اجماع اول سے آخر تک

وإجماع تبع التابعين أولهم عن آخرهم على الامتناع

اور تبع تابعین کا اجماع اول سے آخر تک اس تقلید کی باز رہنے پر

والمنع من أن يقصد أحد إلى قول إنسان منهم

اور منع کرنے پر ثابت ہو چکا ہے کہ کوئی شخص انہی میں سے کسی انسان کے قول کیطرف

أو ممن قبلهم فيأخذه كله فليعلم من أخذ بجميع

یا انہی سے پہلے کی قول کیطرف قصد کرے پھر وہ تمام اقوال کو اخذ کرے بس جس شخص نے امام

أقوال أبي حنيفة أو جميع أقوال مالك رح أو جميع أقوال

ابو حنیفہ رح کے تمام اقوال یا امام مالک رح کے تمام اقوال یا امام شافعی رح

الشافعي رح أو جميع أقوال أحمد رح ولا يترك قول من

کے تمام اقوال یا امام احمد رح کے تمام اقوال اخذ کیے اور اون میں سے یا اوسکے

اتبع منهم أو من غيرهم إلى قول غيره ولم يعتمد على

علاوہ اپنے متبوع کا قول چھوڑ کر غیر کا قول نہیں لیتا اور جو قران

ما جاء في القرآن والسنة غير صارف ذلك إلى

اور حدیث میں آیا ہے اوس پر اعتماد نہیں کرتا اور اسکو کسی انسان معین کے

قول إنسان بعينه أنه قد خالف إجماع الأمة كلها

قول سے مطابق کرلے تو وہ خوب سمجھ لے کہ اوسنے تمام امت اول

أوّلها عن آخرها بيقين لا إشكال فيه وأنّه لا يجد

اول سے آخر تک کا یقینا خلاف کیا جس میں کوئی شبہہ نہیں ہے اور وہ

لنفسه سلفا ولا إماما في جميع الأعصار المحمودة

اپنے واسطے سارے تینوں زمانہ محمودہ میں نہ سلف پاتا ہے

الثلثة فقد اتّبع غير سبيل المؤمنين نعوذ بالله من

اور نہ امام سواد سبیل بلاشک مومنین سے الگ راہ اختیار کی اس درجہ سے

هذه المنزلة وأيضا فإنّ هؤلاء الفقهاء كلّهم قد

خدا کی پناہ اور یہ بھی ہے کہ اس تمام جماعت فقہاء نے اپنی تقلید سے اور غیر

نهوا عن تقليدهم وتقليد غيرهم فقد خالفهم

کے تقلید سے منع کیا بے شک ان لوگوں نے جنہوں نے اونکی تقلید کی

من قلّدهم وأيضا فما الذي جعل رجلا من هؤلاء

اونکا خلاف کیا اور علیٰ ہذا القیاس ایک یہ بات بھی کہ کس نے اس جماعت

أو من غيرهم أولى بأن يقلّد من عمر بن الخطّاب رض

میں سے یا انکے علاوہ ایک شخص کو تقلید کے واسطے عمر بن الخطاب

أو علي بن أبي طالب رض أو ابن مسعود أو ابن عمر أو ابن

یا علی ابن ابی طالب یا ابن مسعود یا ابن عمر یا ابن

عبّاس أو عائشة أمّ المؤمنين رض فلو ساغ التقليد لكان

عباس یا ام المومنین عائشہ سے اولیٰ کر دیا پس اگر تقلید جائز ہوتی تو اس

كلّ واحد من هؤلاء أحقّ بأن يتّبع من غيره انتهى

جماعت صحابہ میں سے ہر ایک تقلید کے لیے غیر کی نسبت زیادہ سزاوار تھا قول ابن حزم کا

إنّما يتمّ فيمن له ضرب من الاجتهاد ولو في مسئلة

تمام ہوا یہہ قول وہی شخص کی حق میں پورا ہوتا ہی جسکو کچھہ اجتہاد حاصل ہی گرچہ ایک مسئلہ میں ہو

وَاحِدَةٍ وَفِيمَنْ ظَهَرَ عَلَيْهِ ظُهُوْرًا بَيِّنًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اور اوس شخص کے حق میں جسپر خوب ظاہر ہو جاوے کہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِكَذَا اَوْ نَهٰى عَنْ كَذَا وَاَنَّهٗ

صلعم نے یہہ امر فرمایا ہی اور یہہ منع کیا ہی اور یہہ

لَيْسَ بِمَنْسُوْخٍ اِمَّا بِاَنْ يَتَتَبَّعَ الْاَحَادِيْثَ وَاَقْوَالَ

منسوخ نہیں ہے یا تو احادیث کی تتبع اور مسائل میں مخالف اور

الْمُخَالِفِ وَالْمُوَافِقِ فِي الْمَسْئَلَةِ فَلَا يَجِدُ لَهَا نَسْخًا اَوْ بِاَنْ

موافق اقوال کے تلاش سے ظاہر ہو جاوے کہ اوسکا نسخ نہیں ہے

يَرٰى جَمًّا غَفِيْرًا مِنَ الْمُتَبَحِّرِيْنَ فِي الْعِلْمِ يَذْهَبُوْنَ اِلَيْهِ

یا اسطور کہ علم کے متبحر انبوہ کثیر کو دیکھتا ہے کہ سب لیتے ہیں اختیار کر

وَيَرَى الْمُخَالِفَ لَهٗ لَا يَحْتَجُّ اِلَّا بِقِيَاسٍ اَوْ اِسْتِنْبَاطٍ اَوْ

رکھا ہی اور اوسکے مخالف دیکھتا ہی کہ وہ صرف قیاس یا استنباط وغیرہ کی سی

نَحْوِ ذٰلِكَ فَحِيْنَئِذٍ لَا سَبَبَ لِمُخَالَفَةِ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى

حجت لاتا ہے اس صورت میں نبی صلعم کے حدیث کی مخالفت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا نِفَاقٌ خَفِيٌّ اَوْ حُمْقٌ جَلِيٌّ

کا کوئی سبب نہیں ہے بجز پوشیدہ نفاق کی یا ظاہر حماقت کے

وَهٰذَا هُوَ الَّذِيْ اَشَارَ اِلَيْهِ الشَّيْخُ عِزُّ الدِّيْنِ بْنُ عَبْدِ

اور یہہ وہ ہی مضمون ہی کہ شیخ عز الدین بن عبد السلام نے اودہر اشارہ

السَّلَامِ حَيْثُ قَالَ وَمِنَ الْعَجَبِ الْعَجِيْبِ اَنَّ الْفُقَهَاءَ

کیا ہے کیونکہ کہا ہے بڑا ہی عجب ہی کہ متعصب مقلد فقہا

الْمُقَلِّدِيْنَ يَقِفُ اَحَدُهُمْ عَلٰى ضُعْفِ مَاْخَذِ اِمَامِهٖ

اپنی امام کے ایسی ضعیف ماخذ پر واقف ہو لیتے ہیں

لِضُعْفِهٖ مَدْفَعًا وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يُقَلِّدُهُ فِيْهِ وَيَتْرُكُ

کہ اوسکے ضعف کی دفع کی کوئی صورت نہیں نکلتی اور وہ پھر بھی اوس مسئلہ میں اوسکی تقلید کیے جاتے

مَنْ شَهِدَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَالْاَقْيِسَةُ الصَّحِيْحَةُ

ہیں اور جسکے مذہب کے کتاب اور سنت اور صحیح قیاس شہادت

لِمَذْهَبِهِمْ جُمُوْدًا عَلٰى تَقْلِيْدِ اِمَامِهٖ بَلْ يَتَحَيَّلُ لِدَفْعِ

دیتی ہیں اوسکو اپنی امام کی تقلید پر ٹھہر کر ترک کرتے ہیں بلکہ ظاہر کتاب اور سنت کے

ظَاهِرِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَيَتَاَوَّلُهَا بِالتَّاْوِيْلَاتِ الْبَعِيْدَةِ

دفع کی ستے حیلہ سوچتے ہیں اور اوسکے دور از کار اور باطل تاویلیں

الْبَاطِلَةِ نِضَالًا عَنْ مُقَلَّدِهٖ وَقَالَ لَمْ يَزَلِ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ

کرتے ہیں تاکہ اپنے امام کیطرفسے تیر اندازی کریں اور کہا کہ ہمیشہ لوگ علما میں سے

مَنِ اتَّفَقَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ تَقْيِيْدٍ لِمَذْهَبٍ وَلَا اِنْكَارٍ

جو ملگیا پوچھتے رہے ہیں نہ تو مذہب کی کچھہ قید تھی اور نہ پوچھنے والوں میں کسی پر

عَلٰى اَحَدٍ مِنَ السَّائِلِيْنَ اِلٰى اَنْ ظَهَرَتْ هٰذِهِ الْمَذَاهِبُ

کچھہ اعتراض تھا یہانتک کہ یہہ مذاہب اور ان مذاہب

وَمُتَعَصِّبُوْهَا مِنَ الْمُقَلِّدِيْنَ فَاِنَّ اَحَدَهُمْ يَتَّبِعُ اِمَامَهٗ

کے متعصب مقلد پیدا ہوگئے بیشک کوئی مقلد اپنے امام کا اتباع

مَعَ بُعْدِ مَذْهَبِهٖ عَنِ الْاَدِلَّةِ مُقَلِّدًا لَهٗ فِيْمَا قَالَ كَاَنَّهٗ

کرتا ہے باوجودیکہ اوسکا مذہب دلائل سے بہت الگ ہے جو اوسنے کہدیا اوسکا مقلد رہتا ہے

نَبِيٌّ اُرْسِلَ وَهٰذَا نَاْيٌ عَنِ الْحَقِّ وَبُعْدٌ عَنِ الصَّوَابِ لَا يَرْضٰى

گویا کہ امام نبی مرسل ہے اور یہہ تو حق سے علیحدگی اور صواب سے دوری ہے اسکو

بِهٖ اَحَدٌ مِنْ اُولِي الْاَلْبَابِ وَقَالَ الْاِمَامُ اَبُوْ شَامَةَ يَنْبَغِيْ

دانا آدمی کوئے پسند نہیں کرتا اور امام ابو شامہ کہتے ہیں کہ جو شخص فقہ میں

لمن اشتغل بالفقه ان لا يقتصر على مذهب امام و

کہ جو شخص فقہ میں مشغول ہی اوسکو مناسب ہی کہ ایک امام کی مذہب پر حصر نکردی اور

يعتقد في كل مسئلة صحة ما كان اقرب الى دلالة

ہر مسئلہ مین صحیح اوسیکو سمجھے جو کتاب اور سنت محکمہ

الكتاب والسنة المحكمة وذلك سهل عليه اذا

کی دلیل سی قریب تر ہو اور یہہ بات اوسپر بہت آسان ہی اگر

كان اتقن معظم العلوم المتقدمة وليجتنب التعصب

وہ شخص علوم متقدمہ سے معظم امور کو خوب ضبط کر لے اور مناسب ہی کہ

والنظر في طرائق الخلاف فانها مضيعة للزمان و

تعصب سی اور طرائق مین خلاف کرنی سی بچا رہی کیونکہ اسمین اوقات ضائع اور

لصفوه مكدرة فقد صح عن الشافعي انه نهى عن

صاف وقت مکدر ہوتا ہی کیونکہ بیشک امام شافعیؒ سی ثابت ہو چکا ہی کہ اونہون نی اپنی

تقليده غيره قال صاحبه المزني في اول مختصره

تقلید اور غیر کے تقلید سی منع کیا ہی کہ مزنی اونکا شاگرد اپنی کتاب مختصر کے اول

اختصرت هذا من علم الشافعي ومن معنى قوله

مین کہتا ہی میں اسکو شافعیؒ کے علم مین سی اور اونکے اس قول کے معنی مین

لاقربه على من اراده مع اعلاميه نهيه عن تقليده

لاقربه على من اراد باوجود یکہ مین اسکو جتا دیتا ہون کہ امام شافعیؒ نی اپنی تقلید

وتقليد غيره لينظر فيه لدينه ويحتاط لنفسه اى

سی اور غیر کی تقلید سی منع کیا ہی چاہیی کہ اس شخص اپنی دین کے واسطے غور اور اپنی نفس کے لئی احتیاط

مع اعلامي من اراد علم الشافعي نهى الشافعي عن

کری یعنی جو شخص شافعی کا علم مقصود رکہتا ہی اوسکو جتا دیتا ہون

تقليده وتقليد غيره انتهى وفيمن يكون عاميا ويقلد

کرتا منع ہے اپنی تقلید اور غیر کی تقلید سے منع کیا ہے انتہی اور اوسکے حق میں جو عامی ہے اور

رجلا من الفقهاء بعينه يرى انه يمتنع من مثله

مذہب امام میں سے کسی ایک شخص کی تقلید کرتا ہے سمجھے کہ اوس سے

الخطاء وان ما قاله هو الصواب البتة واضمر في

شخص سے خطا محال ہے اور یہہ جو کہتا ہے سو البتہ صواب ہے اور اپنے دل میں ٹہانی

قلبه ان لا يترك تقليده وان ظهر الدليل على خلافه

بات پوشیدہ رکھی کہ اوسکی تقلید نہ چھوڑونگا اگرچہ اوسکے خلاف پر دلیل قائم ہو جاوے

وذلك ما رواه الترمذي عن عدي بن حاتم انه

اور اوسکی دلیل یہہ ہے جو ترمذی نے عدی بن حاتم سے روایت کیا ہے عدی

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

بن حاتم کہتا ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلعم کو سنا کہ یہہ آیت

يقرا اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون

پڑہتے تھے بنا لیا انہوں نے اپنے عالم اور درویش خدا اللہ کو چہوڑ کر

الله قال انهم لم يكونوا يعبدونهم ولكنهم كانوا

فرمایا کہ وہ لوگ اونکی پرستش نہیں کرتے تھے لیکن اونکا یہہ

اذا احلوا لهم شيئا استحلوه واذا حرموا عليهم شيئا

حال تہا کہ جس شی کو اونکے واسطے حلال کر دیتے اوسکو حلال جانتے اور جسے وہ کوئی چیز

حرموه وفيمن لا يجوز ان يستفتي الحنفي مثلا فقيها

حرام کر دیتے تو اوسکو حرام کر لیتے اور اوسکے حق میں جو یہہ جائز نہیں رکھتا کہ حنفی شخص مثلا

شافعيا وبالعكس ولا يجوز ان يقتدي الحنفي بامام

فقیہ شافعی سے فتوی لے اور اسکے برعکس یعنی شافعی حنفی سے اور یہہ جائز نہیں رکھتا کہ حنفی شخص شافعی مذہب امام کا

شافعي مثلاً فان هذا قد خالف اجماع القرون الاولى
شلا مقلد ہی ہوجاوی لیونکہ ایسی قرون اولی کے اجماع کا خلاف کیا
وناقض الصحابة والتابعين وليس محله فيمن لا يدين
اور صحابہ اور تابعین کی مناقضہ کیا اور قول ابن حزم کا محل اوسکے
الا بقول النبي صلى الله عليه وسلم ولا يعتقد
حق میں نہیں جو نبی صلعم کے فرمودہ قول سوا دین نہیں ٹہراتا اور نہ جز اسکی
حلالاً الا ما احله الله ورسوله ولا حراماً الا ما
حلال اعتقاد جانتا جو اللہ کی اور اوسکی رسول کی حلال کیا ہوا ہی اور نہ سوا اوسکے حرام
حرمه الله ورسوله لكن لما لم يكن له علم بما قاله
جانتا ہی جو اللہ کی اور اوسکی رسول نے حرام کردیا ہی لیکن جو نکہ اوسکو نبی صلعم کے
النبي صلى الله عليه وآله وسلم ولا بطريق الجمع
فرمودہ کا علم نہیں تہا اور نہ حضرت کے
بين المختلفات من كلامه ولا بطريق الاستنباط من
کلام میں سی طریق الجمع بین المختلفات کا علم تہا اور نہ حضرت کی کلام میں سی طریق
كلامه اتبع عالماً راشداً على انه مصيب فيما يقول
استنباط کا علم تہا تو عالم راہ بتانیوالیکا مقلد ہوگیا اس خیال پر کہ یہ اپنی قول میں صواب
ويفتي ظاهراً متبع سنة رسول الله صلى الله عليه
پر ہی اور رسول صلعم کے سنت کا تابع ہوکر ظاہر فتوی دیتا ہی
وآله وسلم فان ظهر خلاف ما يظنه اقلع من
پہر اگر کہیں اوسکی مظنونکا خلاف ظاہر ہوجاوے تو
ساعته من غير جدال ولا اصرار فهل كيف ينكره
اوسیوقت بغیر جدال کی اور بغیر اصرار کے پہر جاتا ہی اب شخص اسکا کوئی انکار کیونکر کر سکتا ہے

اَحَدٌ مَعَ اَنَّ الْاِسْتِفْتَاءَ وَالْاِفْتَاءَ لَمْ يَزَلْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ

باوجودیکہ استفتا لینا اور فتوی دینا مسلمانوں میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

مِنْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا فَرْقَ

وقت سے ہمیشہ چلا آیا ہے اور اسمیں کچھ

بَيْنَ اَنْ يَّسْتَفْتِيَ هٰذَا دَائِمًا اَوْ يَسْتَفْتِيَ هٰذَا حِيْنًا بَعْدَ

فرق نہیں ہے کہ فتوا ہمیشہ اسی سے لیا کرے یا کبھی کبھی لیا کرے. بعد اسکی

اَنْ يَّكُوْنَ مُجْمَعًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ كَيْفَ لَا وَلَمْ نُؤْمِنْ

کہ وہ ہماری ذکر کیے ہوی پر متفق ہو گیا ہو اور کیونکر نہو حالانکہ ہم

بِفَقِيْهٍ اَيًّا كَانَ اَنَّهُ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ الْفِقْهَ وَفَرَضَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُ

کسی فقیہ پر کوئی ہو یہہ ایمان نہیں لاے ہیں کہ اللہ نے فقہ اوسکو بذریعہ وحی کے بھیجی ہے اور

وَاَنَّهُ مَعْصُوْمٌ فَاِنْ اقْتَدَيْنَا بِوَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَذٰلِكَ

ہم پر اسکی طاعت فرض کردی ہے اور یہہ فقیہ معصوم ہے پس اگر ہم اونمیں سے کسی فقیہ کی مقلد

لِعِلْمِنَا اَنَّهُ عَالِمٌ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فَلَا يَخْلُوْ

ہوئی ہیں تو یہہ تقلید اسلیے ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ یہہ فقیہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے آگاہ ہے

قَوْلُهٗ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ صَرِيْحِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ اَوْ مُسْتَنْبَطًا

سو اسکا قول اس سے خالی نہیں کہ یا تو صریح کتاب و سنت سے ماخوذ ہو گا یا ان دونو

عَنْهُمَا بِنَحْوٍ مِّنَ الْاِسْتِنْبَاطِ اَوْ عَرَفَ بِالْقَرَائِنِ اَنَّ الْحُكْمَ

سے کسیطرح کی استنباط کی ذریعہ سے مستنبط ہو گا یا اسنے بواسطہ قرائن کے جان لیا ہو گا کہ

فِيْ صُوْرَةٍ مَّا مَنُوْطٌ بِعِلَّةٍ كَذَا وَاطْمَاَنَّ قَلْبُهٗ بِتِلْكَ

فلانی صورت میں حکم فلانی علت سے متعلق ہے اور اس معرفت پر اسکی خاطر جمع

الْمَعْرِفَةِ فَقَاسَ غَيْرَ الْمَنْصُوْصِ عَلَى الْمَنْصُوْصِ فَكَاَنَّهٗ يَقُوْلُ ظَنَنْتُ

ہو گئی ہو سکے سوا اوسنے غیر منصوص حکم کو منصوص پر قیاس کر لیا ہے پس گویا کہ یہہ کہتا ہے میں نے ٹھیک گمان کر لیا ہے

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلَّمَا وُجِدَتْ

کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ فرمایا ہے جب یہہ علت

هٰذِهِ الْعِلَّةُ فَالْحُكْمُ ثَمَّهٗ هٰكَذَا وَالْمُقْتَبِسُ مُنْدَرِجٌ فِي

پایا جاوے تو سمجھو یہہ ہے حکم ہی اور مقتبس اس عموم کے

هٰذَا الْعُمُوْمِ فَهٰذَا أَيْضًا مَعْزُوٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بیچ داخل ہے سو یہہ بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف

وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ فِي طَرِيْقِهٖ ظُنُوْنٌ وَلَوْلَا ذٰلِكَ

منسوب ہے لیکن وسکے اس راہ میں ظن ہے ظن ہے اور اگر ایسا نہو تا

لَمَا قَلَّدَ مُؤْمِنٌ لِمُجْتَهِدٍ فَإِنْ بَلَغَنَا حَدِيْثٌ مِنَ الرَّسُوْلِ

تو کوئی مومن کسے مجتہد کا مقلد نہوتا پس اگر ہمکو رسول معصوم صلعم سے کوئی حدیث

الْمَعْصُوْمِ الَّذِيْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْنَا طَاعَتَهٗ بِسَنَدٍ

جسکے طاعت اللہ نے ہمپر فرض کی ہی صحیح سند سے

صَالِحٍ يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ مَذْهَبِهٖ وَتَرَكْنَا حَدِيْثَهٗ

استے پہنچاوی کہ اوس فقیہ کے مذہب کی خلاف پر دلالت کرتے ہو اور ہم اوس حدیث کو ترک

وَاتَّبَعْنَا ذٰلِكَ التَّخْمِيْنَ فَمَنْ أَظْلَمُ مِنَّا وَمَا عُذْرُنَا يَوْمَ

کریں اور اوس ظن اور تخمین کے ہی تابع رہیں تو ہم سی بڑا ظالم کون ہی اور ہمارا عذر قیامت

يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بَابُ اخْتِلَافِ النَّاسِ

کے دن کیا ہوگا باب لوگوں کے اختلاف کا

فِي الْأَخْذِ بِهٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ

ان چاروں مذہب کے تقلید میں اور اس سے اوپر کیا واجب ہوجاتا،

مِنْ ذٰلِكَ اِعْلَمْ أَنَّ النَّاسَ فِي الْأَخْذِ بِهٰذِهِ الْمَذَاهِبِ

سمجھہ لے کہ لوگ ان مذاہب کے تقلید کرنے میں

عَلَى اَرْبَعَةِ مَنَازِلَ وَلِكُلٍّ قَوْمٍ حَدٌّ لَا يَجُوزُ اَنْ يَتَعَدُّوْهُ

چار قسم پر ہیں اور ہر قوم یعنے قسم کیلئے ایک حد معین ہے کہ اوسکو آدمی بڑہ جا نہیں سکتا

اَحَدُهَا مَرْتَبَةُ الْمُجْتَهِدِ الْمُطْلَقِ الْمُنْتَسِبِ اِلَى صَاحِبِ مَذْهَبٍ

ایک مرتبہ مجتہد مطلق کا ہے کہ ان مذاہب میں سے

مِنْ تِلْكَ الْمَذَاهِبِ وَثَانِيْهَا مَرْتَبَةُ الْمُخَرِّجِ وَهُوَ الْمُجْتَهِدُ

کسی اہل مذاہب کیطرف منتسب ہوتا ہی اور دوسرا مخرج کا مرتبہ ہے اور وہ مجتہد

فِي الْمَذْهَبِ وَثَالِثُهَا مَرْتَبَةُ الْمُتَبَحِّرِ فِي الْمَذْهَبِ الَّذِي حَفِظَ

فی المذہب ہوتا ہے اور تیسرا متبحر فی المذہب کا مرتبہ ہے جو کہ

الْمَذْهَبَ وَاَتْقَنَهُ وَهُوَ يُفْتِي بِمَا اَتْقَنَ وَحَفِظَ مِنْ مَذْهَبِ

مذہب کو خوب محفوظ رکہتا ہی اور منضبط کرلیتا ہی اور وہ اپنی انضباط اور اپنی اصحاب کے حفظ

اَصْحَابِهِ وَرَابِعُهَا الْمُقَلِّدُ الصِّرْفُ الَّذِي يَسْتَفْتِي عُلَمَاءَ

مذہب کی موافق فتوی دیتا ہی اور چوتھا صرف مقلد ہی جو کہ مذاہب کے علماء سے فتوے

الْمَذَاهِبِ وَيَعْمَلُ عَلَى فَتْوَاهُمْ وَلِتِلْكَ الْقَوْمِ مَشْحُوْنَةٌ بِشُرُوْطِ

پوچہتا ہے اور انکے فتوے پر عمل کرتا ہے اور فقہا کی کتابیں

كُلِّ مَنْزِلٍ وَاَحْكَامِهِ اِلَّا اَنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يُمَيِّزُ

ہر مرتبہ کے شروطوں اور احکام سی پرہین بلکن بعضے ایسے آدمی ہین کہ ان مراتب

بَيْنَ الْمَنَازِلِ فَيَتَخَبَّطُ فِي تِلْكَ الْاَحْكَامِ وَيَظُنُّهَا مُتَنَاقِضَةً

میں تمیز نہیں کرسکتے پہر وہ ان احکام میں خبطی بن جاتے ہین اور ان مراتب کو متناقض

فَاَرَدْنَا اَنْ نَجْعَلَ لِكُلِّ مَنْزِلٍ فَصْلًا وَنُشِيْرَ اِلَى اَحْكَامِ

گمان کرلتے ہین سو ہمنی یہہ ارادہ کیا ہے کہ ہر مرتبہ کے جداگانہ فصل بنادین اور ہر مرتبہ

كُلِّ مَنْزِلٍ عَلَى حِدَةٍ فَصْلٌ فِي الْمُجْتَهِدِ الْمُطْلَقِ الْمُنْتَسِبِ

کے احکام کیطرف الگ الگ اشارہ کردین فصل مجتہد مطلق منتسب کے حال میں

وَقَدْ قَدَّمْنَا شَرْطَهُ فَلَا نُعِيْدُهُ وَحَاصِلُ كُلِّ ذٰلِكَ

اور اسکے شرط ہم پہلی بیان کرچکی ہیں سو اب نہیں دہراتی اور اون سب شرطونکا

اَنَّهُ الْجَامِعُ بَيْنَ عِلْمِ الْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ الْمَرْوِيِّ عَنْ اَصْحَابِهِ

حاصل یہہ ہی کہ مجتہد مطلق منتسب ہوتا ہی کہ جامع ہو علم حدیث اور فقہ مین جو اوسکی اساتذہ سی مروی ہی

وَاُصُوْلِ الْفِقْهِ كَحَالِ كِبَارِ الْعُلَمَاءِ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ وَهُمْ

اور اصول فقہ مین جیسی شافعی مذہب مین بڑی بڑے علماء کا حال تہا اور

وَاِنْ كَانُوْا كَثِيْرِيْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ لٰكِنَّهُمْ اَقَلُّوْنَ بِالنَّظَرِ

اگرچہ یہہ علما اپنی گنتی مین بہت ہین پر اور مراتب کے نسبت بہت تھوڑے

اِلَى الْمَنَازِلِ الْاُخْرٰى وَحَاصِلُ صَنِيْعِهِمْ عَلٰى مَا اسْتَقْرَأْنَا

ہین اور اونکے عمل درآمد کا حاصل ہمارے تلاش کے موافق

مِنْ كَلَامِهِمْ اَنْ تُعْرَضَ الْمَسَائِلُ الْمَنْقُوْلَةُ عَنْ مَالِكٍ

جو اونکی کلام سی ہوئی ہی یہہ ہی کہ مسائل کا پیش کرنا جو کہ امام مالک

وَالشَّافِعِيِّ وَاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْمُجْتَهِدِيْنَ

اور امام شافعی اور ابو حنیفہ اور ثوری وغیرہ مقبول مجتہدونسی منقول ہوئے

الْمَقْبُوْلَةِ وَمَذَاهِبِهِمْ وَفَتَاوَاهُمْ عَلٰى مُؤَطَّا مَالِكٍ

اور اونکے مذاہب اور فتوونکا پیش کرنا امام مالک کے موطا پر

وَالصَّحِيْحَيْنِ ثُمَّ عَلٰى اَحَادِيْثِ التِّرْمِذِيِّ وَاَبِيْ دَاوُدَ

اور صحیحین یعنی مسلم اور بخاری پر تہا پہر اونکے بعد ترمذی اور ابو داؤد کے

فَاَيُّ مَسْئَلَةٍ وَافَقَهَا السُّنَّةُ نَصًّا اَوْ اِشَارَةً اَخَذُوْا

حدیثون پر پہر جو مسئلہ سنت سی باعتبار نص کے یا اشارہ کے موافق نکلتا

بِهَا وَعَوَّلُوْا عَلَيْهَا وَاَيُّ مَسْئَلَةٍ خَالَفَهَا السُّنَّةُ مُخَالَفَةً

تو اوسکو لے لیتے اور اسپر اعتماد کرتے اور جو مسئلہ سنت کے صریح خلاف ہوتا

صَرِيحَةً رَدُّوهَا وَتَرَكُوا الْعَمَلَ بِهَا وَأَيُّ مَسْئَلَةٍ اخْتَلَفَتْ

صریحہ خلاف ہوتا اوسکو رد کر دیتے اور اوسپر عمل ترک کرتے اور جس مسئلہ میں حدیثیں

فِيهَا الْحَدِيثُ وَالْآثَارُ اجْتَهَدُوا فِي تَطْبِيقِ بَعْضِهَا

اور آثار مختلف ہوتے تو اونکے تطبیق میں ایک کو اسکے لیے اجتہاد کرتے

بِبَعْضٍ إِمَّا بِحَمْلِ الْمُفَسَّرِ قَاضِيًا عَلَى الْمُبْهَمِ وَتَنْزِيلِ كُلِّ

یا تو مفسر کو مبہم کا حکم ٹھہراتے ہیں اور ہر حدیث

حَدِيثٍ عَلَى صُورَةٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ فَإِنْ كَانَتْ مِنْ بَابِ

کو ایک صورت پر قائم کرتے یا اور کچھ کرتے پس اگر مسئلہ مسنون ہوتے

السُّنَنِ وَالْآدَابِ فَالْكُلُّ سُنَّةٌ وَإِنْ كَانَتْ مِنْ

یا آداب ہونیکا ہوتا تو وہ سب مسنون ہوتے اور اگر مسئلہ

بَابِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ أَوْ مِنْ بَابِ الْقَضَاءِ وَاخْتَلَفَتْ

حلت اور حرمت کا یا درباب قضا ہوتا اور اوسمیں

فِيهَا الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ وَالْمُجْتَهِدُونَ جَعَلُوهَا عَلَى

صحابہ اور تابعی اور مجتہد مختلف ہوتے تو اوسکو

قَوْلَيْنِ أَوْ عَلَى أَقْوَالٍ وَلَمْ يُنْكِرُوا عَلَى أَحَدٍ فِيمَا اخْتَارَ

دو قول پر یا کئی قولوں پر ٹھہراتے اور کسی پر اعتراض نہ کرتے تھے اسمیں کہ

مِنْهَا وَرَأَوْا فِي الْأَمْرِ سَعَةً إِذَا كَانَ يَشْهَدُ الْحَدِيثُ

اوسنے جو قول اختیار کرلیا اور اوس امر میں فراخی تجویز کرتی جبکہ حدیث اور

وَالْآثَارُ لِكُلِّ جَانِبٍ ثُمَّ اسْتَفْرَغُوا جُهْدَهُمْ فِي مَعْرِفَةِ

آثار ہر جانب کے شاہد ہوتے پھر وہ اپنے محنت کو اوسے

الْأَوْلَى وَالْأَرْجَحِ إِمَّا بِقُوَّةِ الرِّوَايَةِ أَوْ بِعَمَلِ أَكْثَرِ

اور اغلب کی دریافت میں جو بہ صرف کرتے وہ اولویت یا روایت کی قوت سے ہوتی یا اوسپر اکثر

الصحابة به او لكونه مذهب جمهور المجتهدين او موافقا

صحابہ کے عمل کرنے سے یا اس سبب سے کہ جمہور مجتہدون کا مذہب ہوگیا یا قیاس سے

للقياس كفيئا لنظائره ثم عملوا بذلك الاقوى من غير نكير

اپنے نظیرون کے برابر موافق ہوگیا پھر اوسی اقوے پر عمل کرتے تھے کسی پر اعتراض نہین کرتا

على احد ممن اخذ بالقول الاخر فان لم يجدوا في المسئلة

جسنے دوسرا قول لیکے مرجوح اختیار کرلیا بس اگر مسئلہ مین ان طبقون مین سے

حديثا من هاتين الطبقتين اجالوا اقداح نظرهم في شواهد

حدیث نہ پاتے تو اپنی فکر کے تیرون کو تیسری طبقہ کے ظاہر

اقوالهم من الطبقة الثالثة من كتب الحديث والى ما

اقوال مین حدیث کے کتابون سے اور جو دلیل اور علت اونکے

يفهم من كلامهم من الدليل والتعليل فاذا اطمأن

کلام سے مفہوم ہوتے اوس مین جولانے دیتے پھر کسی بات پر اگر اونکی خاطر

الخاطر بشيء اخذوا به فان لم يطمئن بشيء مما ذكروه

جمع ہوجاتی تو وہے اختیار کرلیتے اور اگر کسی بات پر اونکے مذکوراتین سے اطمینان نہوتا

واطمأن بغيره وكانت المسئلة مما ينفذ فيه اجتهاد

اور اونکے غیر پر اطمینان ہوجاتا اور وہ مسئلہ بھی اس قسم کا ہوتا جسمین مجتہد کے اجتہاد کا

المجتهد ولم يسبق فيه اجماع وقام عندهم الدليل الصريح

دخل ہووے اور اوسمین اجماع نہوا ہو اور کوئی صریح دلیل اونکے نزدیک یہین قایم ہوجاتی

قالوا به مستعينين بالله متوكلين عليه وهذا باب نادر

تو اوسکے قائل ہوجاتی اس حال مین کہ اللہ سے استعانت مانگتی اور اوسی پر توکل کرتے اور اس قسم کا مادہ نادر

الوقوع صعب المرتقى يجتنبون مزالقه اشد اجتناب و

الوقوع سخت چڑھائی کا ہے اسکے پھسلن سے غایت درجہ کا اجتناب کرتی ہی اور

إِنْ لَمْ يَقُمْ عِنْدَهُمْ دَلِيلٌ صَرِيحٌ اتَّبَعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ وَ

اگر اونکے عندیہ مین کوئی دلیل صریح قایم ہوتی تو انبوہ کثیر کا اتباع کرتے اور

أَيُّ مَسْئَلَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَصْرِيحٌ أَوْ تَعْلِيلٌ صَحِيحٌ مِنَ السَّلَفِ

جس مسئلہ مین سلف سے تصریح یا صحیح تعلیل ہو سکے تو

اِسْتَفْرَغُوا الْجُهْدَ فِي طَلَبِ نَصٍّ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِيمَاءٍ مِنَ الْكِتَابِ

کتاب و سنت کے نص یا اشارہ یا ایما کے طلب مین

وَالسُّنَّةِ أَوْ أَثَرٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ فَإِنْ وَجَدُوا قَالُوا

یا صحابہ اور تابعین کے اثر کے تلاش مین محنت خوب صرف کرلتے پہر اگر اسمین سی کچہہ ملگیا تو اوسکو

بِهِ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ أَنْ يُقَلِّدُوا عَالِمًا وَاحِدًا فِي كُلِّ مَا قَالَ

قائل ہوجاتی اور اونکے یہہ رای نہین تہے کہ کسی ایک عالم کے جو وہ بیان کرے

اِطْمَأَنَّتْ بِهِ نُفُوسُهُمْ أَوْ لَا وَإِنْ كُنْتَ فِي رَيْبٍ مِمَّا ذَكَرْنَا

اوسی اطمینان خاطر ہو یا نہو مقلدبن جاے اور اگر تجہکو ہمارے بیان مین شک ہو

فَعَلَيْكَ بِكُتُبِ الْبَيْهَقِيِّ وَكِتَابِ مَعَالِمِ السُّنَنِ وَشَرْحِ السُّنَّةِ

تو تجہکو لازم ہے کہ بیہقی کے کتابین اور کتاب معالم السنن اور بغوی کی شرح السنۃ کا مطالعہ

لِلْبَغَوِيِّ فَهٰذِهِ طَرِيقَةُ الْمُحَقِّقِينَ مِنْ فُقَهَاءِ الْمُحَدِّثِينَ

کرے پس فقہا محدثین مین سی محققین کا یہہ طریقہ تہا

وَقَلِيلٌ مَا هُمْ وَهُمْ غَيْرُ الظَّاهِرِيَّةِ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ الَّذِينَ

اور ایسے لوگ بہت تہوڑے ہین اور یہہ لوگ اہل حدیث مین سی اونسی جو کہ ظاہری ہین اور

لَا يَقُولُونَ بِالْقِيَاسِ وَلَا الْإِجْمَاعِ وَغَيْرُ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنْ

قیاس کے قائل نہین ہین اور نہ اجماع کے اور متقدمین محدثین

أَصْحَابِ الْحَدِيثِ مِمَّنْ لَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَى أَقْوَالِ الْمُجْتَهِدِينَ

سے اونسی جو کہ مجتہدین کے اقوال کے طرف اصلا توجہہ نہین کرتے الگ ہین

اصلا ولكنهم اشبه الناس باصحاب الحديث لانهم صنعوا في

ولیکن یہہ لوگ اصحاب حدیث سے بہت مشابہ ہین کیونکہ اونہون نے مجتہدین کے

اقوال المجتهدين ما صنع اولئك في مسائل الصحابة و

اقوال مین وہ ہے کیا ہے جو اون لوگون نے صحابہ اور تابعین کے مسائل مین کیا

التابعين فصل في المجتهد في المذهب وفيه مسائل مسئلة

یہان فصل مجتہد فے المذہب کے حال مین اور اسمین کئی مسئلے ہین مسئلہ

اعلم ان الواجب على المجتهد في المذهب ان يحصل من

یاد رکہہ کہ مجتہد فے المذہب پر یہہ واجب ہے کہ سنن اور آثار مین سے

السنن والآثار ما يحترز به من مخالفة الحديث الصحيح

اسقدر استعداد حاصل کرلے کہ اوسکے ذریعہ سے صحیح حدیث اور سلف کے

واتفاق السلف ومن دلائل الفقه ما يقتدر به على

اتفاق کے مخالفت سے بچ جاوے اور فقہی دلائل مین سے اسقدر کہ اوسکی ذریعہ سے اپنی اساتذہ

معرفة ماخذ اصحابه في اقوالهم وهو معنى ما في الفتاوى

کے اقوال کی ماخذ کے معرفت پر قادر ہوجاوی اور یہہ ہے مراد ہے اوس قول سے جو فتاوے

السراجية لا ينبغي لاحد ان يفتي الا ان يعرف اقاويل

سراجیہ مین ہے نہین کسیکو مناسب نہین کہ فتوے دیا کرے مگر اوسوقت کہ علما کے اقاویل سے

العلماء ويعلم من اين قالوا ويعرف معاملات الناس فان

واقف ہوجاوی اور یہہ جان جاوے کہ وہ کہان سے کہتے ہین اور لوگون کے معاملات سے واقف ہوجاوی پس اگر

عرف اقاويل العلماء ولم يعرف مذاهبهم فان سئل

علما کے اقاویل تو جان لیے اور اونکے مذاہب سے واقف نہوا پہر اگر اوس سے ایسا

عن مسئلة يعلم ان العلماء الذين ينتحل مذهبهم

مسئلہ پوچہین کہ یہہ جانتا ہو کہ اون علما نے جنکا اوسنے مذہب اختیار کرلیا ہے

٢٠١٣٤٥

قد اتفقوا عليه فلا باس بان يقول هذا جائز وهذا لا يجوز

اسپر مشائخ نے اتفاق کیا ہے تو کچھ ڈر نہیں ہے کہ یہہ کہدے یہہ جائز ہے اور یہہ نہین جائز ہے

ويكون قوله على سبيل الحكاية وان كانت مسئلة قد

اور اوسکا یہہ قول بر سبیل حکایت ہوویگا اور اگر مسئلہ ایسا ہو کہ

اختلفوا فيها فلا باس بان يقول هذا جائز في قول فلان

علماء نے اوسمین اختلاف کیا ہو تو کچھ ڈر نہین ہے کہ کہدے یہہ فلانے کے قول مین جائز ہے

وفي قول فلان لا يجوز وليس له ان يختار فيجيب بقول

اور فلانے کے قول مین جائز نہین ہے اور اسکو یہہ اختیار نہین ہے کہ ایک جانب کو اختیار کرلے اور کسی ایکے

بعضهم ما لم يعرف حجته وفي فصول العمادية في الفصل

قول کا جواب دیدے جبتک اوسکی حجت سے واقف نہو اور فصول عمادیہ کے پہلے فصل مین ہے

الاول وان لم يكن من اهل الاجتهاد لا يحل له ان يفتي

اور اگر اجتہاد والا نہو تو اوسکو یہہ حلال نہین ہے کہ فتوی دیا کرے

الا بطريق الحكاية فيحكي ما يحفظ من اقوال الفقهاء و

بان الطریق حکایت فتوے دیدیا تو دیں پس فقہا کی اقوال مین جو یاد رکھتا ہو بیان کردے اور

عن ابي يوسف وزفر وعافية بن يزيد انهم قالوا لا يحل

ابویوسف اور زفر اور عافیہ بن یزید سے منقول ہے کہ وہ کہتے تھے کسیکو حلال نہین

لاحد ان يفتي بقولنا ما لم يعلم من اين قلنا وفيها ايضا

ہے کہ ہمارے قول کا فتوی دیوے جبتک یہہ نہ جانے کہ ہمنے کہان سے کہا ہے اور فصول عمادیہ مین یہ

عن بعضهم قالوا لو ان الرجل حفظ جميع كتب اصحابنا لا بد

بعضون سے منقول ہے کہ کہتے مین اگر کوئی شخص ہمارے اصحاب کی تمام کتابین یاد کرلے تو بھی ضرور ہے

ان يتلمذ للفتوى حتى يهتدي اليه لان كثيرا من المسائل

کہ فتوی کیواسطے شاگردی کرے تاکہ فتوے دینا آجاوے اسلیے اکثر مسائل مین

اجاب عنها اصحابنا على عادة اهل بلدهم ومعاملاتهم
بارے اصحاب نے اپنے شہروں کی عادت اور معاملات کے موافق جواب دیا ہے

فينبغى لكل مفتٍ ان ينظر الى عادة اهل بلده وزمانه
سو ہر ایک مفتی کو مناسب ہے کہ اپنے شہر اور زمانہ کے لوگوں کے عادت کو لحاظ کرے

فيما لا يخالف الشريعة وفى عمدة الاحكام من المحيط فاما
جہاں تک شریعت کے مخالف نہیں ہے اور وہاں سے عمدۃ الاحکام میں ہے پس رہے

اهل الاجتهاد من يكون عالما بالكتاب والسنة و
اہل اجتہاد سو وہ ہیں جو کتاب اور سنت اور

الآثار ووجوه الفقه ومن الخانية نقل عن بعضهم
آثار اور فقہی توجیہات کے عالم ہوں اور خانیہ میں بعضوں سے منقول ہے

لا بد للاجتهاد من حفظ المبسوط ومعرفة الناسخ والمنسوخ
اجتہاد کیواسطے مبسوط کو یاد رکھنا اور ناسخ اور منسوخ

والمحكم والماول والعلم بعادات الناس وعرفهم وفى
اور محکم اور ماول کی معرفت اور لوگوں کے عادات اور عرف کی آگاہی ضرور ہے

السراجية قيل ادنى الشروط للاجتهاد حفظ المبسوط ذكر
سراجیہ میں ہے کہتے ہیں کہ اجتہاد کے شرطوں میں سے کم سے کم مبسوط کا یاد رکھنا ہے یہ

هذه الروايات فى خزانة المفتين اقول هذه العبارات
روایات خزانۃ الروایات میں مذکور ہیں میں کہتا ہوں کہ ان عبارتوں کے

معناها الفرق بين المفتى الذى هو صاحب تخريج وبين
معنے فرق کرنا اوس مفتی میں جو تخریج کرتا ہو اور اوس

المفتى الذى هو متبحر فى مذهب اصحابه يفتى على سبيل
مفتی میں جو اپنے استادوں کے مذہب میں متبحر ہو مگر بسبیل حکایت فتوے

الحكاية لا على سبيل الاجتهاد مسئلة اعلم ان القاعدة

نقل کیا ہو بسبیل اجتہاد نہین مسئلہ سمجھ لے کہ فقہا ا

عند محققي الفقهاء ان المسائل على اربعة اقسام قسم تقرر

محققین کے نزدیک قاعدہ یہہ ہی کہ مسائل چار قسم پر ہین ایک قسم یہہ کہ

في ظاهر المذهب وحكمه ان يقبلوه على كل حال وافقت

جو ظاہر مذہب مین ٹھیر گیا ہی اسکا حکم یہہ ہے کہ بہر حال اسکو قبول کرین اصول کے

الاصول او خالفت ولذلك ترى صاحب الهداية و

موافق ہو یا مخالف اور اسیواسطے مصنف ہدایہ وغیرہ کو تو دیکھتا

غيره يتكلفون بيان الفرق في مسائل التجنيس وقسم

ہے کہ تجنیس کے مسائل مین فرق تکلف سے بیان کرتے ہین اور ایک قسم

هو رواية شاذة عن ابي حنيفة رح وصاحبيه وحكمه

وہ جنکی امام ابوحنیفہ رح اور صاحبین سے شاذ روایت ہے اسکا حکم یہہ ہے

ان لا يقبلوه الا اذا وافق الاصول ولم في الهداية و

کہ مسلم نرکہین مگر اوس صورت مین کہ اصول سے موافق ہو اور ہدایہ

نحوها من تصحيح لبعض الروايات الشاذة لحال الدليل و

وغیرہ مین بعضے روایات شاذہ کے تصحیح دلیل کے امداد سے بہت ہی اور

قسم هو تخريج من المتاخرين اتفق عليه جمهور الاصحاب

ایک قسم متاخرین کے ایسے تخریج ہے کہ اکثر جمہور اصحاب متفق ہین اسکا

وحكمه انهم يفتون به على كل حال وقسم هو تخريج

حکم یہہ ہے کہ اسپر بہر حال فتوے دیوین اور ایک قسم وہ جو متاخرین کی ایسی

منهم لم يتفق عليه جمهور الاصحاب وحكمه ان يعرضه

تخریج ہی کہ اکثر جمہور اصحاب متفق نہین ہین اس کا حکم یہہ ہے کہ

الْمُفْتِيْ عَلَى الْأُصُوْلِ وَالنَّظَائِرِ مِنْ كَلَامِ السَّلَفِ فَإِنْ وَجَدَهُ

مفتی اوسکو اصول اور نظائر پر سلف کے کلام مین سے مطابق کرے پہر اگر اوسکے

مُوَافِقًا لَهَا أَخَذَ بِهِ وَإِلَّا تَرَكَهُ فِيْ خِزَانَةِ الرِّوَايَاتِ نَقْلًا

موافق نکلے تو اختیار کرے نہین تو چہوڑ دے خزانۃ الروایات مین فقیہ

عَنْ بُسْتَانِ الْفَقِيْهِ أَبِي اللَّيْثِ فِيْ بَابِ الْأَخْذِ عَنِ الثِّقَاتِ

ابو اللیث کے بستان باب الاخذ عن الثقات مین سے منقول ہے

وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ حَدِيْثًا أَوْ سَمِعَ مَقَالَةً فَإِنْ لَّمْ تَكُنِ الْقَائِلُ

اور اگر کسے شخص نے حدیث سنی یا کسیکا مقولہ سنا پس اگر قائل ثقہ نہین

ثِقَةً فَلَا يَسَعُهُ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ قَوْلًا يُوَافِقُ

ہے تو اوسکو روا نہین ہے کہ اوسکی تسلیم کرلے ہان اگر وہ قول اصول کے

الْأُصُوْلَ فَيَجُوْزُ الْعَمَلُ بِهِ وَإِلَّا فَلَا وَكَذَا لَوْ وَجَدَ حَدِيْثًا

موافق ہو تو اوسپر عمل جایز ہے اور نہین تو جایز نہین اور ایسے ہی اگر اوسنے حدیث یا

مَكْتُوْبًا أَوْ مَسْئَلَةً فَإِنْ كَانَ مُوَافِقًا لِلْأُصُوْلِ جَازَ أَنْ

کوئی مسئلہ لکہا ہوا دیکہا تو وہ اگر اصول کے موافق ہے تو اوسپر عمل جایز

يُعْمَلَ بِهِ وَإِلَّا فَلَا وَفِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ عَنْ أَبِي اللَّيْثِ قَالَ سُئِلَ

ہے اور نہین تو جایز نہین اور بحر الرائق مین ابو اللیث سے ہے کہتا ہے

أَبُوْ نَصْرٍ عَنْ مَسْئَلَةٍ وَّرَدَتْ عَلَيْهِ مَا تَقُوْلُ رَحِمَكَ اللّٰهُ

ابونصر سے ایک مسئلہ پوچہا کہ اوسپر پیش ہوا تہا کیا کہتے ہو خدا تمپر رحمت کرے

تَعَالٰى وَقَعَتْ عِنْدَكَ كُتُبٌ أَرْبَعَةٌ كِتَابُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ

تمہارے پاس چار کتابین ہین ابراہیم بن رستم کے

رُسْتُمَ وَأَدَبُ الْقَاضِيْ عَنِ الْخَصَّافِ وَكِتَابُ الْمُجَرَّدِ وَكِتَابُ

کتاب اور خصاف کے ادب القاضے اور کتاب المجرد اور کتاب

النَّوَادِرِ مِنْ جِهَةِ هِشَامٍ هَلْ يَجُوزُ لَنَا اَنْ نُفْتِيَ مِنْهَا اَوْ لَا وَهٰذِهِ

النوادر ہشام کے جہت سے ایا ہمکو جائز ہے کہ انکے موافق فتوے دیوین یا نہین اور یے

الْكُتُبُ مَحْمُوْدَةٌ عِنْدَكَ فَقَالَ مَا صَحَّ عَنْ اَصْحَابِنَا فَذٰلِكَ عِلْمٌ

کتابین ہماری رای مین محمود ہین پس ابو نصر نے جواب دیا جو ہمارے اساتذہ سے ثابت ہو چکا ہی سو وہی

مَحْبُوْبٌ مَرْغُوْبٌ فِيْهِ مَرْضِيٌّ بِهٖ وَاَمَّا الْفُتْيَا فَاِنِّيْ لَا اَرٰى

محبوب اور مرغوب اور پسندیدہ ہے اور رہا فتوی دینا سو مین سمجھتا ہون مین جائز

لِاَحَدٍ اَنْ يُفْتِيَ بِشَيْءٍ لَا يَفْهَمُهٗ وَلَا يَحْتَمِلُ اَثْقَالَ النَّاسِ فَاِنْ

نہین دیکھتا کہ ایسی بات کا فتوے دیوے جسکو نہین سمجھتا اور لوگون کا بوجھ نہ اٹھاوے پس اگر

كَانَتْ مَسَائِلُ قَدِ اشْتَهَرَتْ وَظَهَرَتْ وَانْجَلَتْ عَنْ اَصْحَابِنَا

وہ ایسے مسایل ہون کہ ہمارے اساتذہ سے مشہور اور ظاہر اور واضح ہوئیں تو

رَجَوْتُ اَنْ يَسَعَ لِي الْاِعْتِمَادُ عَلَيْهَا فِي النَّوَازِلِ مَسْئَلَةٌ اِعْلَمْ

امید ہے کہ حوادث مین اونپر اعتماد کے گنجایش ہو مسئلہ معلوم رہے

اَنَّ الْمَسْئَلَةَ اِذَا كَانَتْ ذَاتَ اخْتِلَافٍ بَيْنَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَصَاحِبَيْهِ

کہ مسئلہ اگر ایسا ہو کہ امام ابو حنیفہ رح اور صاحبین کے مختلف فیہ ہو

فَحُكْمُهَا اَنَّ الْمُجْتَهِدَ فِي الْمَذْهَبِ يَخْتَارُ مِنْ اَقْوَالِهِمْ مَا هُوَ اَقْوٰى

تو اوسکا یہ حکم ہے کہ مجتہد فی المذہب ان کے اقوال میں سے وہ اختیار کرے جسکی دلیل

دَلِيْلًا وَاَقْيَسُ تَعْلِيْلًا وَاَرْفَقُ بِالنَّاسِ وَلِذٰلِكَ اَفْتٰى جَمَاعَاتٌ

قوی ہے اور علت قیاس کے موافق اور لوگون کے حق مین سہل ہو اور اسی لیے حنفیہ علما

مِّنْ عُلَمَاءِ الْحَنَفِيَّةِ عَلٰى قَوْلِ مُحَمَّدٍ فِيْ طَهَارَةِ الْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ

کی جماعات نے مستعمل پانی کے طہارت مین امام محمد کے قول پر فتوے

عَلٰى قَوْلِهِمَا فِيْ اَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ وَفِيْ جَوَازِ الْمُزَارَعَةِ

دیا ہے اور عصر اور عشا کے اول وقت مین اور مزارعت کے جواز مین

وكتبهم مشحونة بذلك لا يحتاج الى ايراد النقول وكذلك

اور ان کی کتابیں ایسی ہی باتوں سے بھری ہیں نقل بیان کرنے کی حاجت نہیں اور یہی

الحال في مذهب الشافعي في المنهاج وغيره في الفرائض ان

حال امام شافعی کے مذہب میں ہے منہاج وغیرہ میں فرائض کے باب میں ہے کہ

اصل المذهب عدم توريث ذوي الارحام وقد افتى المتاخرون

اصل مذہب تو ذوی الارحام کے عدم توریث کا ہی اور بیشک متاخرین نے

عند عدم انتظام بيت المال بتوريثهم وقد نقل فقيه اليمن

بروقت غیر منتظم ہونے بیت المال کے انکی وراثت کا فتوی دیا ہی اور فقیہ یمن ابن زیاد

ابن زياد في فتاواه مسائل افتى المتاخرون فيها بخلاف المذهب

نے اپنی فتاوی میں ایسے بہت مسئلے ذکر کیے ہیں کہ متاخرین نے مسائل میں بخلاف مذہب

منها اخراج الفلوس من الزكوة المفروضة من النقدين وعروض

فتوی دیا ہی ایک یہہ کہ سونے چاندی اور اسباب تجارت کی زکوۃ مفروضہ میں سے فلوس کا ادا کرنا بلقینی نے

التجارة افتى البلقيني بجوازه وقال اعتقد جوازه ولكنه

اوسکے جواز کا فتوے دیا ہی اور کہا ہی کہ میں اسکو جائز جانتا ہوں پر یہہ

مخالف لمذهب الشافعي وتبع البلقيني في ذلك البخاري

شافعی مذہب کے خلاف ہے اور بلقینی کے اس مسئلہ میں بخاری تابع ہوا ہے

ومنها دفع الزكوة الى الاشراف العلويين افتى الامام فخر

اور اونہیں میں سے یہہ ہے کہ اشراف علویین کو زکوۃ کا دینا امام فخر الدین الرازی نے

الدين الرازي بجوازه في هذه الازمنة حين منعوا سهمهم

اسکے جواز کا اس زمانہ میں فتوے دیا ہے جب اونکا حصہ

من بيت المال وضرهم الفقر ومنها بيع النحل في الكوارات مع

بیت المال سے بند ہوگیا اور اونکو محتاجی نے تنگ کیا اور ایک یہہ بھی شہد کی مکھیوں کا محال میں موم وغیرہ

ما فيها من شمع وغيره اجاب البلقيني بالجواز ونقل ابن زياد

جو اوسمیں ہوتا ہی بیچنا بلقینی نے اسکی جواز کا جواب دیا ہی ابن زیاد نے

عن الامام ابن عجيل انه قال ثلث مسائل في الزكوة يفتى

امام بن عجیل سے نقل کیا ہی کہ وہ کہتا ہی زکوۃ کے تین مسئلے ہیں کہ اوسمیں بخلاف

فيها بخلاف المذهب نقل الزكوة ودفع الزكوة الى واحد و

مذہب فتوے ہوا ہے زکوۃ کا نقل کرنا اور زکوۃ ایک کو دیدینا اور

دفعها الى احد الاصناف قول وعندي في ذلك راي وهو

سات قسم میں سے ایک قسم کو دینا میں کہتا ہوں میری عندیہ میں اسمیں یہ رائی ہے کہ

ان المفتي في المذهب الشافعي سواء كان مجتهدا في المذهب

شافعے مذہب کا مفتی برابر ہے کہ مجتہد فی المذاہب ہو

او متبحرا فيه اذا احتاج في مسئلة الى غير مذهبه فعليه

یا متبحر فی المذہب اگر کسے مسئلہ میں اپنی خلاف مذہب کا حاجتمند ہو جاوے تو

بمذهب احمد رح فانه اجل اصحاب الشافعي رح علما وديانة

اوسکو امام احمد رح کا مذہب لازم ہے کیونکہ وہ باعتبار علم اور دیانت اصحاب شافعے میں بہت جلیل القدر

ومذهبه عند التحقيق فرع لمذهب الشافعي رح ووجه

ہے اور اوسکا مذہب حقیقت میں شافعے مذہب کے فرع ہے اور اوسکے

من وجوهه والله اعلم فصل في المتبحر في المذهب وهو

اقسام میں سے ایک قسم ہی واللہ اعلم فصل متبحر فی المذہب کے حال میں اور وہ

الحافظ لكتب مذهبه وفيه مسائل مسئلة من شرطه

اپنے مذہب کے کتابوں کا حافظ ہوتا ہے اور اسمیں کئے مسئلہ ہیں مسئلہ ا اسکے شرط

ان يكون صحيح الفهم عارفا بالعربية واساليب الكلام و

یہہ ہی کہ صحیح الفہم عربیت دان اور کلام کے اسلوب

مراتب الترجيح متفطنا لمعاني كلامهم لا يخفى عليه غالبا

اور ترجیح کے مراتب سے آگاہ ہو اور ان کے کلام کے معانی کا فہم ہو غالبا اوسپر

تقييد ما يكون مطلقا في الظاهر والمراد منه المقيد وإطلاق

ظاہر میں مطلق کے قید لگانا اور اوس سے مقید مراد لینا پوشیدہ نہ رہے اور

ما يكون مقيدا في الظاهر والمراد منه المطلق نبه على

مقید کا ظاہر میں مطلق ہونا اور اس سے مراد مطلق لینا اوسپر پوشیدہ نہ رہے اوسپر

ذلك ابن نجيم في البحر الرائق ويجب عليه أن لا يفتي إلا

ابن نجیم نے بحر الرائق میں تنبیہ کی ہے اور اوسپر واجب ہے دو میں سے

بأحد وجهين إما أن يكون عنده طريق صحيح يعتمد عليه

بدون ایک کے فتوی نہ دیوے یا تو اوسکے نزدیک میں امام تک طریق صحیح معتمد علیہ قائم

إلى إمامه أو يكون المسئلة في كتاب مشهور تداولته

ہو یا وہ مسئلہ ایسی مشہور کتاب میں ہو جو دست بدست

الأيدي في النهر الفائق في كتاب القضاء طريق نقل

چلی آئی ہے نہر الفائق کے کتاب القضا میں ہے مفتی مقلد کے

المفتي المقلد عن المجتهد أحد أمرين إما أن يكون له سند

نقل کا طریقہ مجتہد سے دو میں سے ایک امر ہے یا اوسکے پاس مجتہد تک

إليه أو أخذه من كتاب معروف تداولته الأيدي

سند ہو یا اوس مسئلہ کو ایسی مشہور کتاب میں سے لی جو دست بدست چلی آئی ہے

نحو كتب محمد بن الحسن ونحوها من التصانيف المشهورة

جیسے محمد بن الحسن کے کتابیں اور اوسکے مثل اور مجتہدوں کے مشہور

للمجتهدين لأنه بمنزلة الخبر المتواتر أو المشهور وهكذا

تصانیف کیونکہ وہ کتابیں بمنزلہ متواتر یا مشہور خبر کے ہیں اور ایسا ہی

ذكر الرازي فعلى هذا لو وجد بعض نسخ النوادر في زماننا

رازی نے ذکر کیا ہے پس بنا بر اس تقریر کے اگر نوادر کا کوئی نسخہ ہمارے زمانہ میں پایا

لا يحل عزو ما فيها إلى محمد ولا إلى أبي يوسف لأنها لم تشتهر

نوادر کے مسائل کو امام محمد کی طرف منسوب کرنا حلال نہیں ہے اور نہ ابی یوسف کی طرف کیونکہ وہ نسخے

في عصرنا في ديارنا ولم تتداول نعم إذا وجد النقل عن النوادر

ہمارے زمانہ میں ہماری دیار میں مشہور نہیں ہیں اور نہ دست بدست آئے ہاں اگر نوادر سے نقل مثلا

مثلاً في كتاب مشهور معروف كالهداية والمبسوط

کسی کتاب مشہور میں ملی ہو جیسے ہدایہ اور مبسوط

كان ذلك تعويلاً على ذلك الكتاب انتهى وفي فتاوى

اب یہ بھروسہ اوس کتاب پر ہوگا انتہی اور فتاوے

القنية في باب ما يتعلق بالمفتي أن ما يوجد من كلام رجل

قنیہ کی باب ما یتعلق بالمفتی میں یہ ہے کہ جو کلام کسی شخص کا

ومذهبه في كتاب معروف وقد تداولته النسخ فإنه

اور اوسکا مذہب ایسی کتاب مشہور میں ملتا ہے کہ سب نسخوں میں موجود ہے تو اب

جاز لمن نظر فيه أن يقول قال فلان أو فلان كذا وإن

اوس کتاب کے ناظر کو یہ کہنا جائز ہے فلاں نے یا فلاں نے ایسا کہا ہے اگرچہ

لم يسمعه من أحد نحو كتب محمد بن الحسن وموطأ مالك

کسی سے بھی نہ سنا ہو جیسے محمد بن الحسن کے کتب ہیں اور امام مالک کے موطا

ونحوهما من كتب المصنفة في أصناف العلوم لأن

اور ایسے ہی اور کتب ہیں جو علوم کے اقسام میں تصنیف ہوئے ہیں اسلیے کہ

وجود ذلك على هذا الوصف بمنزلة الخبر المتواتر

اوس کلام کا اوس حال پر ہونا بجائے خبر متواتر

الاستفاضة لا يحتاج مثله الى اسناد مسئلة اذا وجد
اور استفاضہ کے ہی ایسی کلام بن سند کی حاجت نہین سنئے مسئلہ اگر

المتبحر في المذهب حديثا صحيحا يخالف مذهبه فهل له
متبحر فے المذہب کو صحیح حدیث اوسکی مذہب کی مخالف ملجاوی تو ایا اوسکو جائز

ان ياخذ بالحديث ويترك مذهبه في تلك المسئلة
ہی کہ اوس حدیث کو اختیار کرے اور اوس مسئلہ مین اپنا مذہب ترک کرے

في هذه المسئلة بحث طويل واطال فيها صاحب خزانة
اس مسئلہ مین بڑے بحث ہے اور ہین خزانہ الروایات کی مولف نے

الروايات نقلا عن دستور المساكين فلنورد كلامه من
دستور لمساکین سے نقل کرکر طوالت دے ہے ہم اوسکا کلام اوس نقل

ذلك بعينه فان قيل لو كان المقلد غير المجتهد عالما
مین سی بعینہ لاتی ہین اگر کوئے کہی کہ اگر مقلد غیر مجتہد عالم

مستدلا لا يعرف قواعد الاصول ومعاني النصوص و
استدلال کرنوالا اصول کے قواعد اور النصوص اور اخبار کے معانی سی آگاہ ہو

الاخبار هل يجوز ان يعمل عليها وكيف يجوز وقد قيل
تو ایا اوسکو جائز ہے کہ اوسپر عمل کرے اور کسطرح جائز ہی اور حال یہہ ہے

لا يجوز لغير المجتهد ان يعمل الا على روايات مذهبه و
کہ کہتی ہین کہ غیر مجتہد کو جائز نہین ہی کہ سوا روایات اپنی مذہب کے اور

فتاوى امامه ولا يشتغل بمعاني النصوص والاخبار و
فتوون اپنی امام کے عمل کری اور النصوص اور اخبار کے معانے مین اور اوسپر

العمل عليها كالعامي قيل هذا في العامي الصرف
عمل کرنے مین عامی کیطرح مشغول ہو جاوے کوئی جواب دیتا ہے کہ یہہ ایسی عامی کے

الجاهل الذی لا یعرف معانی النصوص والاحادیث و
خالص عامی جاہل کے حق میں ہی کہ نصوص اور احادیث کے معنا سنے اور

تاویلاتہا اما العالم الذی یعرف النصوص والاخبار وہو
اونکے تاویلات نہیں جانتا یا وہ عالم جو نصوص اور اخبار کو سمجھتا ہے اور وہ

من اہل الدرایۃ وثبت عندہ صحتہا من المحدثین او من
صاحب دانش سے اور اوسکے عندیہ میں اونکی صحت محدثین سے یا اونکے

کتبہم الموثوقۃ المشہورۃ المتداولۃ یجوز لہ ان یعمل علیہا
معتبر مشہور مروج کتابوں سے ثابت ہے تو اوسکو اوسپر عمل کرنا جائز ہے

وان کان مخالفا لمذہبہ یؤیدہ قول ابی حنیفۃ ومحمد
اگرچہ وہ اونکے مذہب کی مخالف ہو امام ابو حنیفہ اور امام

والشافعی واصحابہ وقول صاحب الہدایۃ فی روضۃ العلماء
محمد اور امام شافعی اور اونکے اصحابکا قول اور صاحب ہدایہ کا قول جو روضۃ العلماء

الزند ویسبۃ فی فضل الصحابۃ رض سئل عن ابی حنیفۃ رح
الزند ویسبۃ فی فضل الصحابہ میں ہی اسکا موید ہی امام ابو حنیفہ سی کسی نی پوچھا

اذا قلت قولا وکتاب اللہ یخالف قال اترکوا قولی بکتاب
اگر آپ کوئی کہیں اور کتاب اللہ اوسکی مخالف ہو جواب دیا میرا قول کتاب اللہ کی مقابلہ

اللہ فقیل اذا کان خبر الرسول صلی اللہ علیہ والہ و
میں ترک کرو اوسنے پھر پوچھا اگر رسول اللہ صلعم کے خبر اوسکے

سلم یخالفہ قال اترکوا قولی بخبر رسول اللہ صلی
مخالف ہو جواب دیا میرا قول رسول اللہ صلعم کے مقابلہ میں

اللہ علیہ والہ وسلم فقیل اذا کان قول الصحابۃ یخالفہ
ترک کرو اوسنے پھر پوچھا اگر صحابہ کا قول اوسکی مخالف ہو

قَالَ اُتْرُكُوا قَوْلِي بِقَوْلِ الصَّحَابَةِ وَفِي الْإِمْتَاعِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ

جواب دیا میرا قول صحابہ کے قول کی مقابلہ میں ترک کرو اور امتاع میں ہے کہ بیہقی نے سنن

فِي السُّنَنِ عِنْدَ الْكَلَامِ عَلَى الْقِرَاءَةِ بِسَنَدِهِ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ رح

میں جہاں قرات اسنادی پر کلام کیا ہی روایت کرتا ہے کہتا ہی امام شافعی کہتے ہیں

إِذَا قُلْتُ قَوْلًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ

جب میں کوئی مسئلہ کہوں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میری قول

خِلَافَ قَوْلِي فَمَا يَصِحُّ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

کی خلاف فرمایا ہو تو جو مسئلہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سی ثابت

وَسَلَّمَ أَوْلَى فَلَا تُقَلِّدُونِي وَنَقَلَ إِمَامُ الْحَرَمَيْنِ فِي نِهَايَةِ

ہوتا ہی وہی اولی ہی پس میری تقلید مت کرو اور امام الحرمین نے نہایہ میں

عَنِ الشَّافِعِيِّ رح أَنَّهُ قَالَ إِذَا بَلَغَكُمْ خَبَرٌ صَحِيحٌ يُخَالِفُ مَذْهَبِي

شافعی رح سی نقل کیا ہی کہ وہ کہتی ہیں اگر تمکو صحیح خبر میری مذہب کی مخالف ملجاوے

فَاتَّبِعُوهُ وَاعْلَمُوا أَنَّهُ مَذْهَبِي وَقَدْ صَحَّ مَنْصُوصًا أَنَّهُ قَالَ إِذَا

تو اوسکی تابعداری کرو اور سمجھ لو کہ میرا مذہب بھی وہی ہی اور صاف ثابت ہوچکا ہی کہ امام

بَلَغَكُمْ عَنِّي مَذْهَبٌ وَصَحَّ عِنْدَكُمْ خَبَرٌ عَلَى مُخَالَفَتِهِ فَاعْلَمُوا

شافعی رح نے کہا اگر تمکو میری مذہب کا مسئلہ پہنچی اور تمہاری عندیہ میں کوئی خبر اوسکی مقابل ثابت ہوجاوے تو

أَنَّ مَذْهَبِي مُوجَبُ الْخَبَرِ وَرَوَى الْخَطِيبُ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ

سمجھ لو کہ میرا مذہب خبر کا ہی مضمون ہے اور خطیب نے اپنی اسنادسی روایت کیا ہے کہ

الدَّارَكِيَّ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ كَانَ يُسْتَفْتَى وَرُبَّمَا يُفْتِي بِغَيْرِ

دارکی جو شافعیہ علما میں سی ہی فتوی پوچھا جایا کرتا تھا اور بعضے دفعہ بخلاف

مَذَاهِبِ الشَّافِعِيِّ وَأَبِي حَنِيفَةَ رح فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا يُخَالِفُ

مذہب شافعی و ابو حنیفہ کی فتوی دیدیتا ہے تو اوسے کبھی کہتے تو اون دو نو

قولهما فيقول ويلكم حدث فلان عن فلان عن النبي
کے قول کی خلاف ہی وہ کہتا تمہارا برا ہو فلانا فلانے سی وہ

صلى الله عليه وآله وسلم هكذا والاخذ بالحديث اولى
نے صلعم سی ایسا ہی بیان کرتا ہے اور حدیث کو اختیار کرنا

من الاخذ بقولهما اذا خالفاه وكذا يؤيده ما ذكر في
برنسبت اختیار کرلی اونکی قول کی جب وہ حدیث کی خلاف ہوں اولی ہی اور ایسی سے ہدایہ مین

الهداية في مسئلة صوم المحتجم لو احتجم وظن ان ذلك
جو محتجم کی صوم کی بابت مذکور ہی اوسکی تایید کرتا ہے اگر کسی نے پچھنی لگوائے اور گمان

يفطره ثم اكل متعمدا عليه القضاء والكفارة لان
کیا کہ روزہ ٹوٹ گیا ہے پھر قصدا کھا لیا تو اوسپر قضا اور کفارہ دونون ہین کیونکہ

الظن ما استند الى دليل شرعي الا اذا افتاه فقيه بالفساد
ظن وہی ٹھیک ہوتا ہی جسکی سند دلیل شرعی ہو مگر اسصورت مین کہ کوئی فقیہ اوسی کہدی کہ

لان الفتوى دليل شرعي في حقه ولو بلغه الحديث و
روزہ ٹوٹ گیا اسلیے کہ اوسکی حق مین فتوی دلیل شرعی ہی اور اگر اوسکو حدیث ملے اور اوسپر

اعتمده فكذلك عن محمد رح لان قول الرسول صلى الله عليه
اعتماد کیا تو بھی ایسا ہی ہی امام محمد سی اسواسطے کہ رسول صلعم کا

وآله وسلم لا ينزل عن قول المفتي في الكافي والحميدي
فرمودہ مفتی کی قول سی تنزیل نہین ہوتا کافی اور حمیدی مین ہے

اي لا يكون ادنى درجة من قول المفتي وقول المفتي يصلح
مفتی کے قول سی کم درجہ کا نہین ہوتا مفتی کا قول تو

دليلا شرعيا فقول الرسول صلى الله عليه وآله وسلم
شرعی دلیل ہوتا ہی تو رسول صلعم کا فرمودہ

أولى وعن أبي يوسف رح خلاف ذلك لأن على العامي الاقتداء

اولے ہے اور ابو یوسف رح سے اسکا خلاف مروی ہے اسواسطیکہ عامی پر فقہا ہے کا اقتدا

بالفقهاء لعدم الاهتداء في حقه إلى معرفة الأحاديث و

لازم ہے کیونکہ اوسکے حق مین حدیث کے معرفت کی راہ پانے نہین ہے اور

إن عرف تأويله تجب الكفارة وفي المناوي بالاتفاق و

اگر اوسکے معنے سمجھتا ہی تو اوسپہ کفارہ واجب ہی اور مناوی مین ہے کہ یہہ بالاتفاق ہی اور

أما الجواب عن قول أبي يوسف رح أن للعامي الاقتداء بالفقهاء

رہا امام ابو یوسف کے قول کا جواب کہ عامے کو فقہا کے پیروی ہے

فمحمول على العامي الصرف الجاهل الذي لا يعرف معنى

سو یہہ اوس عامی پر محمول ہے جو نرا ایسا جاہل ہو کہ حدیث کے معنے

الأحاديث وتأويلاتها لأنه أشار إليه بقوله لعدم الاهتداء

اور اون کے تاویلات نہین جانتا اسواسطے کہ یہہ اشارہ کر دیا کہ اوسکے حق مین

أي في حقه إلى معرفة الأحاديث وكذا قوله وإن عرف

معرفت احادیث کے راہ پانی نہین ہے اور ایسا ہی ابو یوسف کا قول اور اگر عامے

العامي تأويله تجب الكفارة يشير إلى أن المراد من العامي

حدیث کے معنی جانتا ہے تو اوسپہ کفارہ ہے اس قول کا یہہ ہے اشارہ ہے کہ عامی سی مراد

غير العالم وفي الحميدي العامي منسوب إلى العامة وهم

جاہل ہے اور حمیدی مین ہے کہ عامی عوام کیطرف منسوب ہوتا ہے اور وہ

الجهال فعلم من هذه الإشارات أن مراد أبي يوسف أيضا

جہال ہوتے ہین پس ان اشارات سے معلوم ہوا کہ ابو یوسف کے مراد بہی

من العامي الجاهل الذي لا يعرف معنى النص وتأويله

عامے سے وہ جاہل ہے جو نص کے معنی اور تاویل نہین جانتا پس

ذُكِرَ مِنْ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَالشَّافِعِيِّ وَمُحَمَّدٍ بِدَفْعِ قَوْلِ
ابو حنیفہ اور شافعی اور محمد کا قول جو مذکور ہوا اوس سے اوس قائل کا قول

الْقَائِلِ يَجِبُ الْعَمَلُ بِالرِّوَايَةِ بِخِلَافِ النَّصِّ انْتَهَى مَا نَقَلْنَاهُ
کہ نص کے خلاف روایت پر عمل واجب ہے دفع ہوا خزانۃ الروایات

مِنْ خِزَانَةِ الرِّوَايَاتِ وَفِي الْمَسْئَلَةِ قَوْلٌ آخَرُ وَهُوَ أَنَّهُ إِذَا
میں سے جو ہمنے نقل کیا تمام ہوا اور مسئلہ میں ایک اور قول ہے اور وہ یہہ ہی کہ صورت

لَمْ يَجْمَعْ آلَاتِ الْاِجْتِهَادِ لَا يَجُوزُ لَهُ الْعَمَلُ عَلَى الْحَدِيثِ بِخِلَافِ
میں اوسنے اجتہاد کے آلات جمع نہو وین تو اوسکو حدیث پر اپنے مذہب کے خلاف عمل جائز نہیں

مَذْهَبِهِ لِأَنَّهُ لَا يَدْرِي أَنَّهُ مَنْسُوخٌ أَوْ مُأَوَّلٌ أَوْ مُحْكَمٌ
ہے کیونکہ اوسکو یہ معلوم کہ یہ حدیث منسوخ یا ماول یا محکم

مَحْمُولٌ عَلَى ظَاهِرِهِ وَمَالَ إِلَى هَذَا الْقَوْلِ ابْنُ الْحَاجِبِ فِي
اپنے ظاہر پر محمول ہے اور اسی قول کیطرف ابن الحاجب اپنے

مُخْتَصَرِهِ وَتَابِعُوهُ وَرُدَّ بِأَنَّهُ إِنْ أَرَادَ عَدَمَ التَّيَقُّنِ بِنَفْيِ هَذِهِ
مختصر میں اور اون کے شاگرد مائل ہوئے ہین اور یہہ قول اسطور رد کیا گیا ہے کہ اگر ان احتمالات کی نفی

الْاِحْتِمَالَاتِ فَالْمُجْتَهِدُ أَيْضًا لَا يَحْصُلُ لَهُ الْيَقِينُ بِذَلِكَ
عدم تیقن مراد ہے تو اسکا یقین تو مجتہد کو بھی حاصل نہین ہوتا وہ تو

وَإِنَّمَا يَبْنِي أَكْثَرَ أَمْرِهِ عَلَى غَالِبِ الظَّنِّ وَإِنْ أَرَادَ أَنَّهُ لَا
اپنے اکثر کام غالب ظن پر مبنے کیا کرتا ہے اور اگر یہہ مراد ہی کہ وہ شخص عمل

يَدْرِي ذَلِكَ بِغَالِبِ الرَّأْيِ مَنَعْنَاهُ فِي صُورَةِ النِّزَاعِ لِأَنَّ
اسکو بغالب رائے نہین جانتا تو اوسکو نزاع کے صورت مین نہین مانتے کیونکہ

الْمُتَبَحِّرَ فِي الْمَذْهَبِ الْمُتَتَبِّعَ لِكُتُبِ الْقَوْمِ الْحَافِظَ مِنَ الْحَدِيثِ
متبحر فی المذہب کو کہ قوم کے کتب کو دیکھتا بھالتا رہے حدیث اور

والفقه بجملة صالحة كثيرا ما يحصل له غالب الظن بأن

فقہ میں سے مقدار شایستہ کا حافظ ہو اکثر اوقات بعد بحث ... غالب گمان

الحديث غير منسوخ ولا مأول بتأويل يخص العمل به و

حدیث منسوخ نہیں ہے اور نہ ماول جسکے تاویل کا قائل ...

إنما البحث فيما يحصل له ذلك والمختار هو ما هو قول ثالث

بحث تو اس صورت میں ہے کہ اوس کو یہ ملکہ حاصل ہو وے اور یہاں پسندیدہ ... قول ہے

وهو ما اختاره ابن الصلاح وتبعه النووي وصححه

وہ جو ابن الصلاح نے اختیار کیا ہے اور نووی نے اوسکا تابع ہوا ... کیا ہے

قال ابن الصلاح من وجد من الشافعية حديثا يخالف

ابن الصلاح کہتا ہے شافعیوں میں سے جسکو حدیث ملے ... کے

مذهبه نظر إن كملت له آلة الاجتهاد مطلقا أو في

برخلاف ملے تو یہ دیکھے اگر اوسکو اجتہاد کا مطلق آلہ حاصل ہو گیا ہے یا

ذلك الباب أو المسئلة كان له الاستقلال بالعمل به وإن

اوسی خاص باب اور مسئلہ میں تو اوسکو عمل بالاستقلال اوسپر روا ہو گا اور اگر

لم يكمل وشق مخالفة الحديث بعد أن يبحث فلم يجد

آلہ کامل نہیں ہوا اور حدیث کے مخالفت دشوار گزرتے ہو بحث کے بعد بھی اوسکے

لمخالفته جوابا شافيا عنه فله العمل به إن كان عمل به

مخالفت کا جواب شافی نہیں ملتا تو اوسکو عمل اوسپر روا ہی بشرطیکہ بجز

إمام مستقل غير الشافعي ويكون هذا عذرا في ترك

شافعی کے کسی مستقل امام نے اوسپر عمل کیا ہو اور اوسکے واسطے اپنے امام کا

مذهب إمامه ههنا وحسنه النووي وقرره مسئلة

مذہب ترک کرنے میں یہاں یہہ عذر ہو جائیگا اور اوسکو نووی نے حسن کہا ہی اور قایم کیا ہی مسئلہ

إِذَا أَرَادَ هٰذَا الْمُتَبَحِّرُ فِي الْمَذْهَبِ أَنْ يَعْمَلَ فِي مَسْئَلَةٍ بِخِلَافِ

اگر ایسا متبحر فی المذہب یہہ ارادہ کرے کہ کسی مسئلہ مین اپنے امام کے

مَذْهَبِ إِمَامِهِ مُقَلِّدًا فِيهَا لِإِمَامٍ اٰخَرَ هَلْ يَجُوزُ لَهُ ذٰلِكَ

مذہب کے خلاف کسی اور امام کا مقلد ہوکر عمل کرے ایا یہہ اوسکو جایز ہے اسمین

اِخْتَلَفُوا فِيهِ فَمَنَعَهُ الْغَزَالِي وَشِرْذِمَةٌ وَهُوَ قَوْلٌ ضَعِيفٌ

علما نے اختلاف کیا ہے سو امام غزالی اور ایک گروہ نے منع کیا ہے اور یہہ قول جمہور کے

عِنْدَ الْجُمْهُورِ لِأَنَّ مَبْنَاهُ عَلَى أَنَّ الْإِنْسَانَ يَجِبُ عَلَيْهِ

نزدیک ضعیف ہے کیونکہ اوسکی اصل یہہ ہے کہ انسان پر واجب ہے

أَنْ يَأْخُذَ بِالدَّلِيلِ فَإِذَا فَاتَ ذٰلِكَ لِجَهْلِهِ بِالدَّلَائِلِ

کہ دلیل کے ذریعہ سے اختیار کرے پہر جب وہ دلیل ہے دلائل کے جہالت کی سبب سی فوت ہو گئے

أَقَمْنَا اعْتِقَادَ أَفْضَلِيَّةِ إِمَامِهِ مُقَامَ الدَّلِيلِ فَلَا يَجُوزُ

تو ہمنے اوسکی امام کے افضلیت کا اعتقاد دلیل کے قایم مقام کر دیا سو اوسکو

لَهُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ مَذْهَبِهِ كَمَا لَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يُخَالِفَ

اپنے امام کے مذہب سے نکلنا جایز نہین ہے جیساکہ اوسکو یہہ جایز نہین کہ شرعی

الدَّلِيلَ الشَّرْعِيَّ وَرُدَّ بِأَنَّ اعْتِقَادَ أَفْضَلِيَّةِ الْإِمَامِ

دلیل کے مخالفت کرے اور یہہ قول اسطور رد کیا گیا ہی کہ امام کی مطلق افضلیت کا اعتقاد

عَلَى سَائِرِ الْأَئِمَّةِ مُطْلَقًا غَيْرُ لَازِمٍ فِي صِحَّةِ التَّقْلِيدِ

تمام ائمہ پر صحت تقلید کے باب مین بالاجماع لازم نہین

إِجْمَاعًا لِأَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِينَ كَانُوا يَعْتَقِدُونَ أَنَّ

ہے اسواسطے کہ صحابہ اور تابعین یہہ اعتقاد رکہتے تہے کہ

خَيْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ رض وَكَانُوا يُقَلِّدُونَ فِي كَثِيرٍ

اس امت مین افضل اول ابوبکر رض ہی پہر عمر رض اور اونکا یہہ حال تہا کہ بہت

من المسائل غيرهما بخلاف قولهما ولم ينكر على ذلك احد

مسائل میں اونکے قول کے برخلاف اونکی تقلید کرتے تھی اور اوسپر کسی نے اعتراض نہیں کیا

فكان اجماعا على ما قلناه واما افضلية قوله في هذه المسئلة

سو ہمارے قول پر اجماع ہوگیا اور یہ افضلیت اوسکے امام کی قول کی اس مسئلہ میں

فلا سبيل الى معرفتها للمقلد الصرف فلا يجوز ان تكون

تو اسکے پہچان کے راہ مقلد صرف کو کوئے نہیں ہے پس تقلید کے جب

شرطا للتقليد اذ يلزم ان لا يصح تقليد جمهور المقلدين

شرط ٹھیرائے جایز نہیں ہی اسواسطے کہ لازم آتا ہے کہ جمہور مقلدین کی تقلید جایز نہو وے

ولو سلم ففي مسئلتنا هذه هذا عليكم لا لكم لان كثيرا

اور اگر فرض کیا جاوے تو ہمارے اس مسئلہ میں یہ تمکو مضر ہے مفید نہیں ہی اسلیئے کہ اکثر

ما يطلع على حديث يخالف مذهب امامه او يجد قياسا

اوقات ایسی حدیث معلوم ہو جاتی ہے کہ اوسکی امام کے مذہب کی مخالف ہوتی ہے یا قیاس قوی

قويا يخالف مذهبه فيعتقد الافضلية في تلك المسئلة

ملجاوے کہ اوسکے مذہب کی خلاف ہوتا ہے پھر وہ اوس مسئلہ میں اورسکے افضلیت کا معتقد ہوجاتا

لغيره وذهب الاكثرون الى جوازه منهم الامدي وابن

ہے اور اکثر علما اسکو جایز کہتے ہیں اونمیں سے آمدی ہے اور ابن

الحاجب وابن الهمام والنووي واتباعه كابن حجر والرملي

الحاجب اور ابن الہمام اور نووے اور اوسکی اتباع جیسی ابن حجر اور رملے

وجماعات من الحنابلة والمالكية ممن يقضي ذكر اسمائهم

اور حنبلیوں میں سے کا اور مالکیوں میں کا ایک گروہ ہے کہ اونکے ناموں کی ذکر سے

الى التطويل وهو الذي انعقد عليه الاتفاق من مفتي

تطویل ہوتے ہے اور یہ وہ مسئلہ ہی جمہور چاروں مذاہب کے متاخر مفتیوں کا

المذاهب الاربعة من المتأخرين واستخرجوه من كلام اوائلهم
اتفاق منعقد ہو چکا ہے اور اسکو اوائل کے کلام میں سے استخراج کیا ہے

ولهم رسائل مستقلة في هذه المسئلة الا انهم اختلفوا
اور اس مسئلہ میں اونکے مستقل رسائل ہیں اتنا ہے جواز کے

في شرط جوازه فمنهم من قال لا يرجع فيما قلد اتفاقا فسره ابن
شرطوں میں اختلاف کیا ہے سواونمین سے بعضی یہہ کہتے ہیں کہ بالاجماع اپنے تقلید سے رجوع نکرے اسکو

الهمام فقال اي عمل به واختلف الشراح في معنى هذه
ابن ہمام نے تفسیر کیا ہے یعنی کہا ہی یعنی اوسپر عمل کرا اور شارحون نے عمل بہ کے معنون مین اختلاف

الكلمة فقيل فيما عمل به بخصوصه بان يقضي تلك الصلوة
کیا ہے سو کوئی کہتا ہے بالخصوص اوسی مسئلہ مین عمل کرے اسطور کہ اوس نماز

الواقعة على المذهب الاول مثلا وهو الصحيح الذي لا يتجه
معین کو مثلا پہلے ہی مذہب پر قضا کرے اور یہہ ہے امر ایسا صحیح ہے کہ تحقیق کے

غيره عند التحقيق وقيل بجنسه ورد بانه ليس اتفاقيا
وقت یہہ اور ظاہر نہین ہوتا اور کوئی کہتا ہی اوس قسم کی مسائل مین عمل کرے اور یہہ رد کیا گیا ہی کہ یہہ اجماعی امر نہین

بل اكثر ما روي عن السلف هو العمل بخلاف المذهب فيما
بلکہ سلف سے اکثر روایات یہہ ہین کہ وہ مذہب کے خلاف ہی پر عمل کرتا ہے جہان کہ

كانوا يعملون به ومنهم من قال لا يلتقط الرخص فقيل يعني
عمل کر رہے ہین اور اونمین سے بعضی کہتے ہین رخصتون کو نہ چن لیوے کوئی کہتا ہی رخصت کی

ما سهل عليه ورد بان النبي صلى الله عليه واله وسلم
معنے یہہ ہین جو اوسپر آسان ہو اور یہہ اسطور رد کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

كان اذا خير اختار اهون الامرين ما لم يكن اثما وقيل
جب اختیار ملتا تہا تو دونون شق مین سے آسان کو اختیار کر لیتے بشرطیکہ وہ آسان گناہ نہو اور کوئی کہتا ہی

مَا لَا يَقْوَى بِهِ الدَّلِيلُ بَلِ الدَّلِيلُ الصَّحِيحُ الصَّرِيحُ قَائِمٌ بِخِلَافِهِ مِثْل
کہ دلیل اوسکے اقوویت کرنے ہو بلکہ صحیح صریح دلیل اوسکے اخلاف پر قائم ہو جیسے
الْمُتْعَةِ وَالصَّرْفِ وَهٰذَا وَجْهٌ وَجِيهٌ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ التَّلْخِيصِ فِي
متعۃ النساء اور بیع صرف اور یہ قوی وجہ ہے میں نے کتاب التلخیص کی کتاب النکاح
تَخْرِيجِ أَحَادِيثِ الرَّافِعِيِّ لِلْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيِّ فِي كِتَابِ
میں پایا ہے جہاں رافعی نے حافظ ابن حجر عسقلانی کی احادیث کی تخریج کی ہے
النِّكَاحِ مِنْهُ نَقْلًا عَنِ الْحَاكِمِ فِي كِتَابِ عُلُومِ الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ
حاکم سے کتاب علوم حدیث میں نقل کر کر کہ اون کے اسناد
إِلَى الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ يُجْتَنَبُ أَوْ يُتْرَكُ مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْحِجَازِ
اوزاعی کے طرف ہی کہا ہے اہل حجاز کے پانچ قول سے اجتناب کیا جاوے یا ترک کیے
خَمْسٌ وَمِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْعِرَاقِ خَمْسٌ مِنْ أَقْوَالِ أَهْلِ الْحِجَازِ اسْتِمَاعُ
جاوین اور اہل عراق کے پانچ قول اہل حجاز کے سے قول میں ملاہی
الْمَلَاهِي وَالْمُتْعَةُ وَإِتْيَانُ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ وَالصَّرْفُ
کا سننا اور متعہ اور عورتوں کی پس پشت جماع کرنا اور بیع صرف
وَالْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغَيْرِ عُذْرٍ وَمِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْعِرَاقِ شُرْبُ
اور بلا عذر دو نمازوں کو جمع کر دینا اور اہل عراق کے یہ قول ہیں نبیذ
النَّبِيذِ وَتَأْخِيرُ الْعَصْرِ حَتّٰى يَكُونَ ظِلُّ الشَّيْءِ أَرْبَعَةَ أَمْثَالِهِ
کا پینا اور عصر کے اتنے تاخیر کرنے کا سایہ چوگنا ہو جاوے
وَلَا جُمُعَةَ إِلَّا فِي سَبْعَةِ أَمْصَارٍ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَالْأَكْلُ بَعْدَ
اور سوا سات شہروں کے جمعہ نہیں ہے اور لڑائی میں سے بھاگ جانا اور رمضان میں
الْفَجْرِ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ وَرَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ
فجر کے بعد کھانا پھر ابن حجر کہتا ہے اور عبد الرزاق معمر سے

مَعْمَرٍ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَخَذَ بِقَوْلِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ اِسْتِمَاعِ الْغِنَاءِ

روایت کرتا ہے اگر کوئی شخص غناء کے سننے میں اور عورتوں کے ادبار میں

وَاِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ وَبِقَوْلِ اَهْلِ مَكَّةَ فِي الْمُتْعَةِ وَ

جماع کرنے میں اہل مدینہ کا قول اور متعہ میں اور بیع صرف میں

الصَّرْفِ وَبِقَوْلِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ فِي الْمُسْكِرِ كَانَ شَرَّ عِبَادِ اللّٰهِ وَمِنْهُمْ

اہل مکہ کا قول اور نشے میں اہل کوفہ کا قول اخذ کرے تو وہ اللہ کے بندوں میں بڑا بدہی اور ان میں سے بعضے

مَنْ قَالَ لَا يُلَفِّقُ بِحَيْثُ يَتَرَكَّبُ حَقِيْقَةً مُمْتَنِعَةً عِنْدَ الْاِمَامَيْنِ

رخصت کے معنی کہتے ہیں کہ تلفیق نکرے اسطور کہ دونوں اماموں کے نزدیک محال حقیقت مرکب بن جاوے

قِيْلَ الْمَمْنُوْعُ اَنْ يَتَرَكَّبَ حَقِيْقَةٌ مُمْتَنِعَةٌ فِيْ مَسْئَلَةٍ وَاحِدَةٍ

کوئی کہتا ہے ممنوع یہ ہے کہ ایک مسئلہ میں حقیقت محال مرکب ہو جاوے

مِثْلُ الْوُضُوْءِ بِلَا تَرْتِيْبٍ ثُمَّ خَرَجَ مِنْهُ الدَّمُ السَّائِلُ لَا فِيْ

جیسے بلا ترتیب وضو کیا پھر اس میں خون جاری ہوکر نکل آیا نہ

مَسْئَلَتَيْنِ كَمَا اِذَا طَهُرَ الثَّوْبُ بِمَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ وَصَلّٰى

مسئلوں میں نہیں جیسے امام شافعی کے مذہب کے موافق کپڑا پاک ہو اور امام

بِمَذْهَبِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يُّقَالَ فِيْهِ بَحْثٌ لِاَنَّهٗ اِنْ كَانَ

ابوحنیفہ کے مذہب کے موافق نماز پڑھے اور یہ بات رہتی ہے کہ یوں کہیں اس میں بحث ہے اسلیے کہ اگر

الْمَقْصُوْدُ مِنْ هٰذَا الْقَيْدِ اَنْ لَا يَخْرُجَ مَجْمُوْعُ مَا انْتَحَلَهٗ مِنَ

اس قید سے مقصود یہ ہے کہ وہ مجموعہ جو اس نے لیا ہے متفق علیہ میں سے نہ

الْاِتِّفَاقِ فَهُوَ حَاصِلٌ فِيْ مَسْئَلَتَيْنِ اَيْضًا وَاِنْ كَانَ الْمَقْصُوْدُ

نکل جاوے تو یہ بات دو مسئلوں میں بھی موجود ہے اور اگر یہ مقصود ہے کہ

اَنْ لَا يَخْرُجَ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةُ وَحْدَهَا مِنَ الْاِجْمَاعِ فَيَكْفِيْ عَنْهُ

یہ اکیلا مسئلہ اجماع میں سے نہ نکل جاوے تو اس میں یہ بھی شرط

اشتراط كونه مذهبا للاجتهاد فيه مساغ كما يأتي ومنهم من

یہہ ہے شرط کہ وہ مذہب ایسا ہو کہ اوسمین اجتہاد جائز ہو لیاقت کرتی ہی چنانچہ آتی ہی اور ان میں سے بعضے حضرت کے لیئے

قال لا يكون المذهب الذي ينتقل إليه مما ينقض فيه قضاء القاضي

یہہ کہتی ہین وہ مذہب جسکی طرف رجوع کرتا ہے ایسا نہو کہ اوسمین قضاء قاضی کا نقض آتا ہو

وهذا وجيه والاحتراز منه يحصل إذا قلد مذهبا من

اور یہہ بہت قوی ہی اور اس سے احتراز سبب ہوتا ہے کہ ان چارون مذاہب

المذاهب الأربعة المقبولة المشهورة ومنهم من قال ينشرح

مقبولہ مشہورہ مین سے کسی مذہب کے تقلید کری اور انمین سی بعضی کہتی ہین کہ اوسکا دل اوس مسئلہ مین

صدره في تلك المسألة بما قلد فيه غير امامه ولا يتصور

اپنے امام سے غیر کی تقلید مین خوش ہو جاوی اور یہہ حال

إلا في المتبحر وقيل إذا تتبع الأكثر والقول المشهور فخروجه من

متبحر ہی مین ہو سکتا ہے اور کوئی کہتا ہی کہ اگر اکثر اور قول مشہور کا اتباع کرے تو اسکا خروج

مذهبه إلى غيره حسن وإذا كان بالعكس فقبيح هذا خلاصة

اپنے مذہب سے غیر کی طرف اچھا ہے اور اگر برعکس ہو تو برا ہے اور یہ رسائل کا خلاصہ

ما في رسائلهم مع تنقيح وتحرير وأنا أختار في الجواز شرط أن

تنقیح اور تحریر کے ساتھ ہے اور مین جواز مین یہہ شرط اختیار کرتا ہوں

لا ينقض قضاء قاضيه سواء كان النقض لاجتماع معنيين

کہ قضاء قاضی کا نقض نہو جاوی برابر ہے کہ نقض ایسے دو معنون کے اجتماع سے ہووی

كل واحد منهما صحيح كالنكاح بغير شهود مجتمعين ولا

کہ وہ دونو صحیح ہوں جیسے نکاح بدون اجتماع گواہون کے اور بدون

إعلان أو بغيره وفي الاختيار شرط انشراح الصدر للمعنى في

اعلان کے یا اور وجہ سے اور اختیار مین شرط خوشی خاطر کے ہے سبب اون معنون کے بھی جو

الدَّلِيلِ أَوْ كَثْرَةُ مَنْ عَمِلَ بِهِ فِي السَّلَفِ أَوْ كَوْنُهُ أَحْوَطَ أَوْ كَوْنُهُ

دلیل مین ہی یا سلف مین اوسکی عاملون کے کثرت سے یا اوسمین زیادہ احتیاط ہو یا اوسمین کسی ایسی دشواری سے مخلص ہو

تَفَصِّيًا مِنْ مَضِيقٍ لَا يُمْكِنُ لَهُ الطَّاعَةُ مَعَهُ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہ اوس دشواری کے ساتھہ اوسکی اطاعت ممکن نہو اس لیے کہ حضرت صلعم کا

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَنَحْوُ

فرمودہ ہے جب مین تمکو کچھہ امر کرون سو اوسمین سے جتنا ہو سکے سو کرو اور

ذٰلِكَ مِنَ الْمَعَانِي الْمُعْتَبَرَةِ فِي الشَّرْعِ لَا لِمُجَرَّدِ الْهَوَى وَطَلَبِ الدُّنْيَا

ایسے ہی اور شرع کے معتبر معانی وہ خوشی خاطر صرف ہوا و ہوس اور دنیا کے طلب سی نہو

وَفِي الْوُجُوبِ شَرْطًا أَنْ يَتَعَلَّقَ بِهِ حَقٌّ لِغَيْرِهِ فَيَقْضِي الْقَاضِي بِخِلَافِ

اور وجوب کیواسطے یہہ شرط ہے کہ اوس سے غیر کا حق متعلق ہو پس قاضی اپنے مذہب کے خلاف

مَذْهَبِهِ فِي خِزَانَةِ الرِّوَايَاتِ فِي كَشْفِ الْقِنَاعِ وَإِذَا قَلَّدَ فَقِيهًا

فیصلہ کردی خزانۃ الروایات مین کشف القناع مین لکھا ہے اور اگر کسی مسئلہ مین کسی فقیہ کی تقلید کے

فِي شَيْءٍ هَلْ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَنْهُ إِلَى فَقِيهٍ آخَرَ الْمَسْأَلَةُ عَلَى

تو آیا اوسکو جائز ہے کہ اوسی اور فقیہ کیطرف رجوع کرے یہہ مسئلہ

وَجْهَيْنِ أَحَدُهُمَا أَنْ لَا يَكُونَ الْتَزَمَ مَذْهَبًا مُعَيَّنًا كَمَذْهَبِ

دو طرح پر ہے ایک تو یہہ کہ ایسا ہو کہ اوسنی ایک معین مذہب لازم کر لیا ہو جیسے

أَبِي حَنِيفَةَ وَالشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِمَا وَالثَّانِي الْتَزَمَ فَقَالَ إِنِّي

ابو حنیفہ اور شافعی وغیرہ کا مذہب اور دوسرا یہہ کہ لازم کر لیا ہو اور کہتا ہو کہ مین

مُلْتَزِمٌ مُتَّبِعٌ فَفِي الْوَجْهِ الْأَوَّلِ قَالَ ابْنُ الْحَاجِبِ لَا يَرْجِعُ بَعْدَ

لازم کرنیوالا متبع ہون ایس پہلی صورت مین ابن حاجب کہتا ہے کہ تقلید کے بعد

تَقْلِيدِهِ فِيمَا قَلَّدَ اتِّفَاقًا وَفِي حُكْمٍ آخَرَ الْمُخْتَارُ الْجَوَازُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى

جس مسئلہ مین تقلید کر چکا ہے بالاتفاق رجوع نکری اور دوسرے مسئلہ مین جواز مختار ہے بدلیل اس آیت کے

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون فالقول بوجوب

تو پوچھو یاد رکھنے والوں سے اگر تم نہیں جانتے پس رجوع کی وجوب کا قائل ہونا

الرجوع الى من قلد اولا فى مسئلة تكون تقييدا للنص وهو

اوس فقیہ کیطرف جسکا پہلے ایک مسئلہ میں مقلد ہوچکا ہے نص کا مقید کردینا ہو جائیگا اور نص کو مقید کرنا یہہ

يجرى مجرى النسخ على ما تقرر فى الاصول وبقوله صلى الله

امر قائم مقام نسخ کے ہے جیسا کہ اصول میں ٹھہر چکا ہے اور بدلیل

عليه وآله وسلم اصحابى كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم

اس حدیث کے میری اصحاب ستاروں کی مانند ہیں جسکا اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے

وان العوام فى السلف كانوا يستفتون الفقهاء من غير

اور سلف کے زمانہ میں عوام لوگ فقہاء سے بدون رجوع کے

رجوع الى معين من غير انكار فحل محل الاجماع على الجواز

کسی معین کیطرف فتوی لیتے تھے کچھہ اعتراض نہیں تھا پس اجماع کا محل جواز پر ہوگیا

كذا فى شرح ابن الحاجب واما الجواب فى الوجه الثانى وهو

یہہ ابن حاجب کے شرح میں ہے اور رہا جواب دوسری وجہ میں کہ وہ

ما اذا التزم مذهبا معينا كابى حنيفة والشافعى فقد اشار

یہہ ہے کہ کسی مذہب معین کو جیسے حنفی اور شافعی لازم کرلے سو

ابن الحاجب الى الاختلاف فى ذلك من اختلاف مذهبه و

ابن حاجب نے اس وجہ میں اختلاف کیطرف بجملہ اختلاف اپنے مذہب کے

اشار الى انه اختلف العلماء فى ذلك على ثلاثة اقاويل

اشارہ کیا ہے اور یہہ اشارہ کہ علماء کے اس باب میں مختلف تین قول ہیں

فقيل لا يجوز مطلقا وقيل يجوز مطلقا والقول الثالث

پس کوئی کہتا ہے مطلقا جائز نہیں ہے اور کوئی کہتا ہے مطلقا جائز ہے اور تیسرا قول یہہ ہے کہ

ان الحكم في هذا الوجه والوجه الاول سواء فلا يجوز ان يرجع

کہ اس وجہ کا حکم اور پہلی وجہ کا یکسان ہے سو اس مذہب سے رجوع کرنا

عنه بعد تقليده فيما قلد اي عمل به ويجوز في غيره وفي عمدة

تقلید کے بعد جس مسئلہ میں تقلید کر چکا یعنی اوسپر عمل کر لیا ہے جائز نہیں ہے اور اور مسئلہ مین جائز ہے اور

الاحكام من الفتاوى الصوفية سئل عن يوم عيد الفطر انا نرى

فتاوی صوفیہ میں سے عمدۃ الاحکام میں ہے روز عید الفطر کے حال سے پوچھا گیا ہم دیکھتے

بعض الناس يتطوعون في الجامع عند الزوال فنمنعهم عن

آدمیونکو دیکھتے ہین کہ وہ جامع مسجد مین زوال کے وقت نفلین پڑھتے ہین سو ہم

ذلك ونخبرهم عن ورود النهي عن الصلوة في الاوقات الثلاثة

اونکو اس سے منع کرتے ہین اور اونکو سنا دیتے ہین کہ تین وقت مین نماز کی ممانعت آئی ہے

قال اما المنع فلا كيلا يدخل تحت قوله تعالى ارأيت الذي

جواب دیا ممانعت تو نہیں چاہیے تاکہ اس آیت کے تحت میں نہ آجاوین تو نے دیکھا وہ جو

ينهى عبدا اذا صلى ولا نعني وقت الزوال بل عسى ان

منع کرتا ہے ایک بندہ کو جب نماز پڑھتا ہے اور ہم نہین جانتے کہ زوال کا وقت ہے شاید کہ

يكون قبله او بعده وان كان وقته فقد روي عن ابي يوسف رح

کہ پہلے ہو یا پیچھے ہو اور اگر بالفرض زوال ہی کا وقت ہو تو ابو یوسف رحمہ سے روایت ہے

لا يكره ذلك التطوع عند الزوال يوم الجمعة والشافعي رح

کہ یہہ نفلین زوال کیوقت جمعہ کے دن مکروہ نہیں ہین اور امام شافعی

لا يكره ذلك في جميع الايام فلئن اعترضت على هذا المصلي

تو کسی دن بھی مکروہ نہین جانتے پس گر تو اس مصلے پر اعتراض کریگا

فعسى ان يجيبك انه تقلد في هذه المسئلة من يرى جواز

تو شاید کہ تجھکو یہہ جواب دیدے کہ مین اس مسئلہ میں ایسے کا مقلد ہون جو اسکو جائز جانتا ہے

ذلك ويحتج عليك بما احتج به من اختار ذلك فليس لك

یا تجھپر وہ ہی استدلال کرکے جو اس قول کے پسند کرنیوالے نے کیا ہے سو تجھکو نہیں چاہیے

ان تنكر على من قلد مجتهدا او احتج دليلا وفيها ايضا من

کہ ایسی پر جو کسے مجتہد کی تقلید یا کسے دلیل سے حجت کرے اعتراض کیا کری اور یہہ ہی اوسی مین

التجنيس والمزيد وربما قلده هذا المصلي فلا ينكر على من فعل فعلا

تجنیس و مزید سے ہے اور کبھی یہہ نمازی اوسکی تقلید کرلے سو اوسپر کیا اعتراض جو فعل اجتہادی

مجتهدا او تقلد مجتهدا وفي الظهيرية ومن فعل فعلا مجتهدا

عمل مین لاوے یا کسے مجتہد کی تقلید کری اور ظہیریہ مین ہے اور جو شخص فعل مجتہد فیہ پر عمل کرے

فيه او قلد مجتهدا في فعل مجتهد فيه فلا عار ولا شناعة

یا فعل مجتہد فیہ مین مجتہد کی تقلید کری تو اوسپر نہ تو کچھہ ننگ ہے اور نہ زشتی

ولا انكار عليه وفي المنهاج للبيضاوي لو رأى الزوج

اور نہ کوئی اعتراض اور بیضاوی کے منہاج مین ہے اگر زوج نے

لفظا كناية ورأته المرأة صريحا فله الطلب ولها الامتناع

ایک لفظ کو کنایہ سمجھا اور عورت نے اوسکو صریح سمجھا تو زوج کو حق طلب حاصل ہے اور عورت کو حق امتناع

فيرجعان الى غيرهما فائدة استشكل رجل شافعي

پہر وہ دونو اوروں کے سامنے پیش کرین فائدہ ایک شخص شافعی مذہب نے

الاختلاف بين عبارتي الانوار فاجبته بما يحل الاختلاف

انوار کے دو مختلف عبارتون پر اعتراض کیا سو مینے اوسکو ایسا جواب دیا جس سے وہ اختلاف رفع ہو جاتا ہے

في كتب القضاء من كتاب الانوار ما حاصله اذا دونت هذه

انوار مین سے کتاب القضا مین تو ایسے عبارت ہے جسکا حاصل یہہ ہوتا ہے جب یہہ

المذاهب جاز للمقلد ان ينتقل من مذهب [illegible] الى مذهب

مذاہب کتابون مین مندرج ہوگئے تو مقلد کو جائز ہی کہ ایک مجتہد کی مذہب سے منتقل ہوکر دوسرے مجتہد کی مذہب مین چلا جاوے

آخَرَ وَكَذَا لَوْ قَلَّدَ مُجْتَهِدًا فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ وَآخَرَ فِي الْبَعْضِ

اور ایسے ہی اگر بعض مسائل مین ایک مجتہد کے تقلید کری اور بعض اور مسائل مین دوسرے مجتہد کی

الْآخَرِ حَتّٰى يَخْتَارَ مِنْ كُلِّ مَذْهَبٍ الْأَهْوَنَ كَالْحَنَفِيِّ إِذَا افْتَصَدَ

یہانتک کہ اگر ہر ایک مذہب مین سے سہل سہل اختیار کرے جیسے حنفی جب فصد کھلوای

وَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ بِالشَّافِعِيِّ لِئَلَّا يَتَوَضَّأَ أَوِ الشَّافِعِيِّ مَسَّ فَرْجَهُ

اور یہہ چاہے کہ شافعی مذہب لیلے تاکہ وضو نکرنا پڑے یا شافعی اپنی شرمگاہ کو

أَوِ امْرَأَةً وَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ بِالْحَنَفِيِّ لِئَلَّا يَتَوَضَّأَ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ

یا عورت کو چھوی اور یہہ چاہے کہ حنفی مذہب لیلوان تاکہ وضو نکرنا پڑے

الْمَسَائِلِ جَازَ هٰذَا حَاصِلُ كَلَامِ صَاحِبِ الْأَنْوَارِ فِي كِتَابِ الْقَضَاءِ

اور اور مسائل تو جائز ہے یہہ تو خلاصہ انوار کے مصنف کے کلام کا کتاب القضاء مین ہے

وَقَالَ فِي بَابِ الْاِحْتِسَابِ لَوْ رَأَى الشَّافِعِيُّ شَافِعِيًّا يَشْرَبُ

اور باب الاحتساب مین کہتاہے اگر کوئی شافعی کسے شافعی کو دیکھے کہ نبیذ پیتا ہے

النَّبِيذَ أَوْ يَنْكِحُ بِلَا وَلِيٍّ وَيَطَأُهَا فَلَهُ أَنْ يُنْكِرَ لِأَنَّ عَلٰى كُلِّ

یا بغیر ولی کے نکاح کرکر وطی کرتا ہے تو اوسکو چاہیے کہ اعتراض کرے کیونکہ ہر

مُقَلِّدٍ اتِّبَاعَ مُقَلَّدِهِ وَيَعْصِي بِالْمُخَالَفَةِ وَلَوْ رَأَى الشَّافِعِيُّ الْحَنَفِيَّ

مقلد پر اپنے متبوع کا اتباع لازم ہے اور مخالفت سے گنہگار ہوتا ہے اور اگر شافعی نے حنفی کو دیکھا

يَأْكُلُ الضَّبَّ أَوْ مَتْرُوكَ التَّسْمِيَةِ عَمْدًا فَلَهُ أَنْ يَقُولَ إِمَّا

اوسوسمار کو یا قصدا متروک التسمیہ کو کہاتا ہے تو اوسکو لازم ہے کہ کہدیوی یا تو

أَنْ تَعْتَقِدَ أَنَّ الشَّافِعِيَّ أَوْلٰى بِالْاِتِّبَاعِ وَإِمَّا أَنْ تَتْرُكَ هٰذَا

تو یہہ اعتقاد کر کہ شافعی کی متابعت اولے ہے یا یہہ کہانا چھوڑ دی

كَلَامُهُ فِي الْاِحْتِسَابِ وَبَيْنَ الْقَوْلَيْنِ اخْتِلَافٌ أَقُولُ وَحَلُّ

مصنف کا یہہ کلام احتساب مین ہے اور ان دونو قول مین اختلاف ہے مین کہتا ہون اور میرے

لا اختلاف عندي والله اعلم ان معنى قوله يعصي بالمخالفة

عندي اس اختلاف کا رفع اور اللہ خوب جانتا ہے یوں ہے کہ اس قول یعصی بالمخالفۃ کے یہ معنی ہیں

انه يعصي بالمخالفة اذا عزم على تقليده في جميع المسائل

کہ وہ مخالفت سے جب گنہگار ہوتا ہے کہ اوسکے تقلید کا عزم تمام مسائل میں کر کے

او في هذه المسألة ثم اقدم على المخالفة فهذه معصية

یا اس خاص مسئلہ میں عزم کرے پھر مخالفت کرنے لگے تو یہ تو بلا شک معصیت ہے

بلا شك واما اذا قلد في هذه المسألة غيره فذلك الغير

اور رہے وہ صورت کہ اس مسئلہ میں اور کا مقلد ہو سو وہ اور

هو مقلده ولم يخالفه ونقول المسألة الثانية مبنية

وہی اوسکا متبوع ہے اور اوسکی مخالفت نہیں کی یا ہم یہہ کہتے ہیں کہ دوسرا مسئلہ یعنی اگر

على قول الغزالي وشرذمة والاول على قول الجمهور فافهم

امام غزالی اور گروہ کے قول پر مبنی ہے اور پہلا مسئلہ جمہور کے قول پر پس سمجھ لے

فان حل هذا الاختلاف قد صعب على بعض المصنفين

کیونکہ اس اختلاف کا حل بعض مصنفین پر بیشک دشوار ہوا ہے

مسئلة اعلم ان تقليد المجتهد على وجهين واجب و

مسئلہ سمجھ لے کہ مجتہد کے تقلید دو قسم کی ہے واجب اور

حرام فاحدهما ان يكون من اتباع الرواية دلالة تفصيله

حرام پس ایک تو یہہ ہے کہ باعتبار دلالت کے روایت کا اتباع ہو اسکی تفصیل یہہ ہے

ان الجاهل بالكتاب والسنة لا يستطيع بنفسه التتبع و

کہ جو شخص کتاب اور سنت کو نہیں جانتا تو وہ بذات خود تتبع اور

لا الاستنباط فكان وظيفته ان يسأل فقيها ما حكم رسول

استنباط کی استطاعت نہیں رکھتا پس اوسکا یہہ وظیفہ ہے کہ فقیہ سے پوچھ لے کہ رسول اللہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ مَسْئَلَۃِ کَذَا وَکَذَا فَاِذَا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فلانی فلانی مسئلہ مین کیا حکم فرمایا ہے جب فقیہ

اَخْبَرَ نَتْبَعُہٗ سَوَاءٌ کَانَ مَاخُوْذًا مِنْ صَرِیْحِ نَصٍّ اَوْ مُسْتَنْبَطًا مِنْہُ
بتاوی تو اوسکا اتباع کری برابر ہے کہ صریح نص سے لیا ہو یا اوس سے استنباط کیا ہو

اَوْ مَقِیْسًا عَلَی الْمَنْصُوْصِ فَکُلُّ ذٰلِکَ رَاجِعٌ اِلَی الرِّوَایَۃِ عَنْہُ
یا منصوص پر قیاس کیا ہو یہہ سب صورتین حضرت صلعم کے روایت کیطرف

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَوْ دَلَالَۃً وَّھٰذَا قَدِ اتَّفَقَتِ
رجوع کرتے ہین اگرچہ دلالۃً ہو اسکے صحت پر تو تمام

الْاُمَّۃُ عَلٰی صِحَّتِہٖ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ بَلِ الْاُمَمُ کُلُّھَا اتَّفَقَتْ عَلٰی
امت کا ہر ہر طبقہ مین اتفاق ہے بلکہ اور تمام امتین اپنے اپنے شرایع مین

مِثْلِہٖ فِیْ شَرَائِعِھِمْ وَاَمَارَۃُ ھٰذَا التَّقْلِیْدِ اَنْ یَّکُوْنَ عَمَلُہٗ
ایسی صورت پر متفق ہین اور اس تقلید کا نشان یہہ ہے کہ اوسکا عمل

بِقَوْلِ الْمُجْتَھِدِ کَالْمَشْرُوْطِ بِکَوْنِہٖ مُوَافِقًا لِلسُّنَّۃِ فَلَا یَزَالُ
مجتہد کے قول پر مثال مشروط کی ہے کہ سنت کے موافق ہو سو ہمیشہ جہان تک ہو سکے

مُتَفَحِّصًا عَنِ السُّنَّۃِ بِقَدْرِ الْاِمْکَانِ فَمَتٰی ظَھَرَ حَدِیْثٌ یُّخَالِفُ
سنت کی تلاش مین رہے پھر جب ایسی حدیث ملجاوی کہ اس قول کے مخالف ہو

قَوْلَہٗ ھٰذَا اَخَذَ بِالْحَدِیْثِ وَاِلَیْہِ اَشَارَ الْاَئِمَّۃُ قَالَ الشَّافِعِیُّ
تو حدیث پر عمل کری اور ائمہ نی یہہ ہی اشارہ کیا ہے امام شافعی کہتے ہین

اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ وَاِذَا رَاَیْتُمْ کَلَامِیْ یُخَالِفُ
جب حدیث صحیح ہوجاوی تو میرا مذہب وہ ہی ہے اور جب تم میری کلام کو دیکھو

الْحَدِیْثَ فَاعْمَلُوْا بِالْحَدِیْثِ وَاضْرِبُوْا بِکَلَامِیَ الْحَائِطَ وَقَالَ مَالِکٌ
کہ حدیث کے خلاف ہے تو حدیث پر عمل کرو اور میرا کلام دیوار پر پٹک دو اور امام مالک کا قول ہے

مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَمَاخُوْذٌ مِنْ كَلَامِهِ وَمَرْدُوْدٌ عَلَيْهِ اِلَّا الرَّسُوْلُ
سوا اپنے کلام سے ماخوذ ہوگا اور اوسپر اوسکا کلام رد کیا جاویگا
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رح لَا يَنْبَغِيْ
سوای رسول اللہ صلعم کے اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ جو شخص
لِمَنْ لَمْ يَعْرِفْ دَلِيْلِيْ اَنْ يُفْتِيَ بِكَلَامِيْ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا تُقَلِّدْنِيْ
میری دلیل سی واقف نہو تو اوسکو سزاوار نہین کہ میری کلام کا فتوی دیوی اور امام احمد کہتی ہین کہ میری تقلید کرنا
وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِكًا وَّلَا غَيْرَهٗ وَخُذِ الْاَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ اَخَذُوْا
اور نہ مالک کے تقلید کرنا اور نہ اوس کی اور احکام وہان ہی سے لے جہان سے اونہوں نی لیا ہے
مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ اَلْوَجْهُ الثَّانِيْ اَنْ يَّظُنَّ بِفَقِيْهٍ اَنَّهٗ بَلَغَ
کتاب اور سنت سی اور دوسری قسم یہہ ہے کہ کسی فقیہ کے حق مین یہہ گمان کرے کہ یہہ
الْغَايَةَ الْقُصْوٰى فَلَا يُمْكِنُ اَنْ يُّخْطِئَ فَمَهْمَا بَلَغَهٗ حَدِيْثٌ
غایت درجہ کو پہنچ گیا ہے سو ممکن نہین کہ یہہ خطا کری پھر جب اوس مقلد کو صحیح
صَحِيْحٌ صَرِيْحٌ يُّخَالِفُ مَقَالَتَهٗ لَمْ يَتْرُكْهُ اَوْ ظَنَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَلَّدَهٗ
صریح ایسے حدیث ملی کہ فقیہ کے قول کے خلاف ہو تو قول کو نہچھوڑی یا یہہ خیال کری جب مین اوسکا مقلد ہوگیا
كَلَّفَهُ اللّٰهُ بِمَقَالَتِهٖ وَّكَانَ كَالسَّفِيْهِ الْمَحْجُوْرِ عَلَيْهِ فَاِنْ بَلَغَهٗ
تو میری حق مین اللہ کا حکم اسی کا قول ہے اور یہہ مقلد ایسا ہے جیسے بیوقوف ممنوع التصرف پھر اگر اوسکو
حَدِيْثٌ وَّاسْتَيْقَنَ بِصِحَّتِهٖ لَمْ يَقْبَلْهُ لِكَوْنِ ذِمَّتِهٖ مَشْغُوْلَةً
حدیث ملجاوی اور صحت کا یقین بھی کرے تو بھی نمانے کیونکہ اوسکا ذمہ
بِالتَّقْلِيْدِ فَهٰذَا اِعْتِقَادٌ فَاسِدٌ وَّقَوْلٌ كَاسِدٌ لَيْسَ لَهٗ شَاهِدٌ
تقلید مین لگا ہوا ہے پس یہہ اعتقاد فاسد ہے اور بہودہ بات اوسکا کوئی شاہد نہین ہے
مِنَ النَّقْلِ وَالْعَقْلِ وَمَا كَانَ اَحَدٌ مِّنَ الْقُرُوْنِ السَّابِقَةِ
نہ نقل اور نہ عقل اور طبقات سابقہ مین سے کوئے نہتہا

يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَدْ كَذَبَ فِي ظَنِّهِ مَنْ لَبِسَ بِمَعْصُومٍ مِّنَ
کہ ایسا کرتا ہو اور اپنے گمان کاذب میں خطا سے غیر معصوم کو

الْخَطَاءِ مَعْصُومًا حَقِيقَةً اَوْ مَعْصُومًا فِي حَقِّ الْعَمَلِ بِقَوْلِهِ وَفِي
حقیقے معصوم یا اوسکے قول پر عمل کریمین معصوم ٹھہرالیا ہے اور اوسکے

ظَنِّهِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَلَّفَهُ بِقَوْلِهِ وَاَنَّ ذِمَّتَهُ مَشْغُولَةٌ بِتَقْلِيدِهِ
گمان میں یہہ ہے کہ اللہ کا حکم اوسی کا قول ہے اور اسکا ذمہ اسی تقلید مین لگا ہوا ہے

وَفِي مِثْلِهِ نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَاِنَّا عَلٰى اٰثَارِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ وَهَلْ كَانَ
ایسے ہی کے حق مین یہہ آیت اتری ہے اور ہم تو اونکے نشان کے پیرو مین اور کیا ملل سابقہ کی

تَحْرِيفَاتُ الْمِلَلِ السَّابِقَةِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مَسْئَلَةٌ اِخْتَلَفُوْا
تحریفات اسی وجہ کے نہین تہین مسئلہ روایات

فِي الْفَتْوٰى بِالرِّوَايَاتِ الشَّاذَّةِ فِي خِزَانَةِ الرِّوَايَاتِ فِي السِّرَاجِيَّةِ
شاذہ متروکہ پر فتوی دینی مین اختلاف کیا ہے خزانۃ الروایات مین سراجیہ مین ہے کہ

ثُمَّ الْفَتْوٰى عَلَى الْاِطْلَاقِ عَلٰى قَوْلِ اَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ بِقَوْلِ اَبِي
پہر علے الاطلاق فتوے امام ابو حنیفہ کے قول پر ہے پہر امام

يُوسُفَ ثُمَّ بِقَوْلِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ رح ثُمَّ بِقَوْلِ زُفَرَ بْنِ
ابو یوسف کے قول پر پہر محمد بن الحسن شیبانی رح کے قول پر پہر امام زفر بن

هُزَيْلٍ وَالْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ رح وَقِيلَ اِذَا كَانَ اَبُوْ حَنِيفَةَ رح فِي
ہزیل اور حسن بن زیاد کے قول پر اور کوئی کہتا ہے اگر امام ابو حنیفہ

جَانِبٍ وَصَاحِبَاهُ فِي جَانِبٍ فَالْمُفْتِي بِالْخِيَارِ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ اِذَا
ایک طرف ہون اور دونو شاگرد ایکطرف تو مفتی کو اختیار ہے اور اول بات اصح ہے اگر

اِذَا لَمْ يَكُنِ الْمُفْتِي مُجْتَهِدًا لِاَنَّهُ كَانَ اَعْلَمَ زَمَانِهِ حَتّٰى قَالَ
مفتی مجتہد نہ ہو کیونکہ ابو حنیفہ اپنے زمانہ کے اعلم تھے یہانتک کہ

الشافعي الناس كلهم عيال ابي حنيفة في الفقه في المضمرات

كه امام شافعي رح كهتے هين تمام نهيار فقه مين امام ابو حنيفه كے عيال هين مضمرات مين هے

وقيل اذا كان ابو حنيفة رح في جانب وابو يوسف ومحمد رح في جانب

اور كوئي كهتا هے اگر امام ابو حنيفه ايكطرف هون اور امام ابو يوسف اور امام محمد ايكطرف

فالمفتي بالخيار ان شاء اخذ بقوله وان شاء اخذ بقولهما

تو مفتي كو اختيار هے چاهے ابو حنيفه كا قول اختيار كرے اور اگر چاهے اون دونو كا قول

وان كان احدهما مع ابي حنيفة ياخذ بقولهما البتة الا اذا

اور اگر اون دونو مين سے كوئي سا ابو حنيفه كے ساتهه هو تو قطعا اون دونو كا قول اختيار كرے هان اگر

اصطلح المشائخ الاخذ بقول ذلك الواحد فيتبع اصطلاحهم

اگر مشائخ نے اوس ايك كے قول مين مصلحت ٹهرا ركهي هو تو اوس كي مصلحت كا تابع هوجاوے

كما اختار الفقيه ابو الليث قول زفر في قعود المريض للصلوة

جيسا فقيه ابو الليث نے امام زفر كے قول كو مريض كي نماز كيواسطے بٹهاني مين اختيار كر ركها هے

انه يقعد كما يقعد المصلي في التشهد لانه ايسر على المريض

كه مريض اسطور بيٹهے جيسے مصلے تشهد مين بيٹهتا هے اس ليے كه مريض پر آسان هے

وان كان قول اصحابنا ان يقعد المريض في حال القيام متربعا

اگرچه همارے اصحاب كا يهه قول هے كه مريض قيام كے حالت مين متربعا

او محتبيا ليكون فرقا بين القعدة والقعود الذي هو في حكم

يا گوٹ مار كر بيٹهے تا كه قعده اور قعود مين جو كه قيام كے حكم مين هے

القيام ولكن هذا يشق على المريض لانه لم يتعود هذا القعود

فرق رهے ليكن يهه طرز مريض پر دشوار هوتي هے كيونكه اس طرز كے بيٹهنے كي عادت نهين هے

وكذلك اختاروا التضمين الساعي اذا سعى الى السلطان بغير

اور ايسے هي مشائخ نے چغل خور پر ضمان ڈالنا اختيار كر ركها هے جب كه بلا اجازت سلطان كے چغل خوري كرے

إذن وهذا قول زفر رح سد لباب السعاية وإن كان قول

اور یہہ امام زفر کا قول ہے تاکہ چغل خوری کا باب بند ہو جاوے اگرچہ ہماری اصحاب کا یہہ قول ہے

أصحابنا لا يجب الضمان لأنه لم يتلف عليه مالا ويجوز للمشائخ

کہ ساعی پر ضمان نہین آتا کیونکہ اسنے کچھہ مال تلف نہین کردیا اور مشایخ کو جائز ہے

أن يأخذوا بقول واحد من أصحابنا عملا بالمصلحة الزمان

کہ ہماری صحاب مین سی کسی ایک کا قول زمانہ کی مصلحت پر عمل کرکے انکو اختیار کرلین قنیہ کے

في القنية في باب ما يتعلق بالمفتي من النوادر رقال ح والفتوى

باب ما یتعلق بالمفتی مین نوادر سی ہے کہتا ہے اور فتوی اون مسائل مین

فيما يتعلق بالقضاء على قول أبي يوسف لزيادة تجربته وفي

جو قضا سے متعلق ہین ابو یوسف کے قول پر ہے کیونکہ انکا تجربہ زیادہ تہا اور

المضمرات ولا يجوز للمفتي أن يفتي ببعض الأقاويل المهجورة

مضمرات مین ہے اور مفتی کو یہہ جائز نہین کہ بعضے اقاویل متروکہ پر منفعت کے واسطے

لجر منفعة لأن ضرر ذلك في الدنيا والآخرة أتم وأعم

فتوی دیوی کیونکہ اسکا ضرر دنیا اور آخرت مین کامل اور شامل ہے

بل يختار أقاويل المشائخ واختيارهم ويقتدي بسير السلف

بلکہ مشایخ کے اقاویل اور اونکی مختارات کو اختیار کری اور سلف کے حالات کی پیروی کری

ويكتفي بإحراز الفضيلة والشرف في القنية في كتاب أدب

اور فضیلت اور شرف حاصل کرنے پر اکتفا کری قنیہ کے کتاب ادب

القاضي في باب مسائل متفرقة مسئلة المسائل التي

القاضی کے باب مسائل متفرقہ مین ہے مسئلہ جو مسائل کہ

يتعلق بالقضاء والفتوى فيها على قول أبي يوسف لأنه

کہ قضا سے متعلق ہین اونمین فتوی ابو یوسف کے قول پر ہے کیونکہ ابو یوسف کو

حصل له زيادة علم بالتجربة وفي عمدة الاحكام من كشف

تجربہ کا علم بہت زیادہ حاصل تھا کشف البزدوی مین سی عمدۃ الاحکام مین ہے

البزدوي يستحب للمفتي الاخذ بالرخص تيسيرا على

مفتی کو مستحب ہے کہ رخصتون کو اختیار کری تاکہ عوام پہ آسانی ہو

العوام مثل التوضي بماء الحمام والصلوة في الاماكن

جیسے حمام کے پانی سی وضو کرنا اور پاک مکانون مین بدون

الطاهرة بدون المصلى وعدم الاحتراز عن طين الشوارع

جانماز کے نماز ادا کرنے اور سڑکون کی کیچڑ سے جس جگہہ مین

في موضع حكموا بطهارته فيها ولا يليق ذلك باهل العزلة

طہارت کا یقین ہو احتراز نکرنا اور یہہ آسانی اہل عزلت کو لائق نہین ہے

بل الاخذ بالاحتياط والعمل بالعزيمة اولى بهم وفي القنية

بلکہ انکو احتیاط اختیار کرنا اور عزیمت پر عمل کرنا اولے ہے اور قنیہ مین ہے

ثم ينبغي للمفتي ان يفتي الناس بما هو اسهل عليهم

پہر مفتی کو چاہیے کہ لوگون کو وہ ہی فتوی دیوی جو اون پر آسان ہو

كذا ذكره البزدوي في شرح الجامع الصغير ينبغي للمفتي ان

ایساہی بزدوی نی جامع صغیر کے شرح مین ذکر کیا ہے کہ مفتی کو چاہیے کہ

ياخذ بالايسر في حق غيره خصوصا في حق الضعفاء لقوله

غیر کے حق مین آسان کو اختیار کری علے الخصوص ناتوان کے حق مین کیونکہ

عليه الصلوة والسلام لابي موسى الاشعري ومعاذ

رسول صلعم نے ابوموسی اشعری اور معاذ کو

حين بعثهما الى اليمن يسرا ولا تعسرا وفي عمدة الاحكام

یمن کیطرف بھیجی ہوی فرمایا تہا آسانی کرنا تنگ مت کرنا اور عمدۃ الاحکام سے

فی کتاب الکراھیة سؤر الکلب والخنزیر نجس خلافاً

کتاب الکراہیۃ مین ہے کہتے اور سور کا جھوٹا نجس ہے بخلاف

لمالک وغیرہ ولو افتیٰ بقول مالک جاز وفی القنیة فقیه

مالک وغیرہ کے اور اگر مالک کی قول پر فتوی دیدی تو جائز ہے قنیہ مین ہے ایک فقیہ ہے

یفتی بمذھب سعید بن المسیب ویزوّج للزوج الاول

کہ سعید بن المسیب کے مذہب پر فتوی دیتا ہے اور مطلقہ ثلاثہ کا نکاح زوج اول سے کردیتا ہے

بقیت مطلقة بثلاث تطلیقات کما کان ویعزّر الفقیه

تو وہ مطلقہ ثلاثہ ویسی کی ویسی مطلقہ رہیگی اور فقیہ کو تعزیر دیجاویگی

وفقیه یحتال فی الطلقات الثلاث ویاخذ الرشوة بذلک

اور ایک فقیہ ہے کہ تین طلاقوں مین حیلہ کرتا ہے اسمین اور رشوت لیتا ہے

ویزوّجھا للاول بدون دخول الثانی ھل یصح النکاح وما

اور اوس عورت کا نکاح بدون دخول زوج ثانی کے زوج اول سے کردیتا ہے آیا یہہ نکاح صحیح ہوجاتا ہے اور ایسا

جزاء من یفعل ذلک قالوا یسوّد ویبعد فی الفتاوی الاعتمادیة

کرنیوالی کی کیا سزا ہے سب نی جواب دیا منہ کالا کرکے نکالدیا جاوی فتاوی اعتمادیہ مین

من الفتاوی السمرقندی ان سعید بن المسیب رجع عن

فتاوی سمرقندی سی منقول ہے کہ سعید بن المسیب نے اپنے اس قول سے

قوله ان دخول المحلل لیس بشرط فی التحلیل فلو قضی به قاضٍ

کہ عورت کے حلال ہونے مین محلل کا دخول شرط نہین ہے رجوع کیا پس اگر قاضی یہہ ہی حکم دیوی

لاینفذ قضاءه ولو حکم به فقیه لا یصح ویعزّر الفقیه

تو اوسکا حکم جاری نہین ہوگا اور اگر کوئی فقیہ حکم دیوی تو صحیح نہین ہوگا اور فقیہ کو تعزیر دیجاویگی

وفی التحفة شرح المنهاج نقل الغزالی فی الاجماع علی التخییر

اور تحفہ منہاج کی شرح مین ہے کہ غزالی نے اجماع نقل کیا ہے

المقلدين قولي امامه اي على جهة البدل لا الجمع اذا

کہ مقلد کو اپنے امام کے دو قول مین اختیار ہے یعنے بطور بدل کے اختیار ہے بطور جمع کے نہین جبکہ وقت مین

لم يظهر ترجيح احدهما وكأنه اراد اجماع ائمة مذهبه

کہ کسی ایک قول کی ترجیح نہ ظاہر ہو اور شاید کہ اوس مذہب کے ائمہ کا اجماع مراد ہے

كيف ومقتضى مذهبنا كما قاله السبكي منع ذلك في القضاء

کیونکہ یہہ ہے مراد نہو حالانکہ ہماری مذہب کا مقتضا چنانچہ سبکی کہتا ہے قضاء

والافتاء دون العمل لنفسه وبه يجمع بين قول الماوردي

اور افتا مین ہمنا منع کرتا ہے اپنے حق مین عمل کرنا ممنوع نہین ہے اور اسی سے ماوردی کے قول مین موافقت ہو جاتی ہے

يجوز عندنا وانتصر له الغزالي كما يجوز لمن اداه اجتهاده

کہ ہماری نزدیک جائز ہے اور غزالی نے اسکی مدد کی ہے جیسے اوس شخص کو کہ اوسکا اجتہاد قبلہ کی جہت مین

الى تساوي جهتين ان يصلي الى ايهما شاء اجماعا وقول

دو طرف مساوات پیدا کری اختیار ہے کہ بالاجماع دونو طرف مین سے جدہر چاہے نماز پڑہے اور

الامام يمتنع انكارا في حكمين متضادين كايجاب و

اور امام کا قول یہہ ہے کہ اختیار نہین ہے جس صورت مین کہ وہ دو قول دو حکم متضاد یعنے مخالف مین ہوں

تحريم بخلاف نحو خصال الكفارة واجرى السبكي ذلك

جیسے وجوب اور حرمت بخلاف مثل اقسام کفارہ کے اور سبکی نے یہہ بہی جاری کر دیا ہے

وتبعوه في العمل بخلاف المذاهب الاربعة اي مما علمت

اور لوگ برخلاف مذاہب اربعہ سے عمل کرتے ہین اور اسکے تابع ہو گئے ہین اوس مسئلہ مین

نسبته لمن يجوز تقليده وجميع شروطه عنده وحمل على

کہ اوسکی نسبت ایسی مجتہد کیطرف جسکے تقلید جائز ہووی اور تمام اوسکی شرطین اوسکے پاس جمع ہوں عمل مین ایسی ہو او

ذلك قول ابن الصلاح لا يجوز تقليد غير الائمة الاربعة

ابن الصلاح کے یہہ قول کہ بجز چاروں امام کے کسیکی تقلید جائز نہین ہے

أي في قضاء وإفتاء ومحل ذلك وغيره من صور التقليد

یعنی قضا اور افتا مین اسیپر محمول ہواہی اور اسکا اور اسکے غیر کا محل تقلید کے صور تو نمین جبتک ہے

ما لم يتتبع الرخص بحيث تنحل ربقة التقليد عن عنقه

کہ رخصتو نکا مبتلاشی نہو یہان تک کہ تقلید کے رسی اوسکی گردن سی کہل جاوی

وإلا أثم به بل قيل فسق وهو وجيه قيل ومحل ضعفه أن

اور نہین تو اس سے گنہگار ہوویگا بلکہ کوئی کہتاہی فاسق ہوویگا اور یہہ ہی قوی ہی اور کوئی کہتاہی ضعف کا محل یہہ ہے

يتتبعها من المذاهب المدونة وإلا فسق قطعا انتهى

کہ مذاہب مدونہ مین سی رخصتو نکا متلاشی ہو اور نہین تو یقیناً فاسق ہوگا تحفہ کا قول تمام ہوا

فصل في العامي اعلم أن العامي الصرف ليس له مذهب

فصل عامی کے حال مین سمجہ لے کہ نری عامی کا کوئی مذہب نہین ہے

وإنما مذهبه فتوى المفتي في البحر الرائق لو احتجم أو اغتاب

اوسکا مذہب تو یہہ ہے مفتی کا فتوی ہے بحر الرائق مین ہے اگر پچہنے لگائی یا غیبت کی

فظن أنه يفطره ثم أكل إن لم يستفت فقيها ولا بلغه

اور گمان کیا کہ روزہ ٹوٹ گیا پہر کہالیا تو اگر اوسنے کسی فقیہ سے نہین پوچہا اور نہ اوسکو

الخبر فعليه الكفارة لأنه مجرد جهل وأنه ليس بعذر في

حدیث پہنچی تو اوسپر کفارہ ہے اسواسطی کہ یہہ جہالت ہے جہالت ہے اور دار الاسلام مین جہالت

دار الإسلام وإن استفتى فقيها فأفتاه لا كفارة عليه لأن

عذر نہین ہے اور اگر کسی فقیہ سی پوچہ لیا اور اوسنے فتوی دیدیا تو اوسپر کفارہ نہین ہے کیونکہ

العامي يجب عليه تقليد العالم إذا كان يعتمد على فتواه

عامی پر عالم ہی کی تقلید واجب ہوتی ہے جس صورت مین کہ وہ عامی اوس عالم کے فتوی پر اعتماد کرتا ہو

فكان معذورا فيما صنع وإن كان المفتي مخطيا فيما أفتى وإن

تو یہہ عامی اس کارہ مین معذور رہا اگرچہ مفتی فتوی دینی مین خطاوار ہو اور اگر

لم يستفت ولكنه بلغه الخبر وهو قوله صلى الله عليه وآله

اوس عامی نے پوچھا تو نہین پر اوسکو یہہ حدیث حضرت صلعم کے ملتے

وسلم افطر الحاجم والمحجوم وقوله عليه الصلوة والسلام

کہ حاجم اور محجوم کا روزہ جاتا رہتا ہے اور حضرت صلعم کے یہہ حدیث

الغيبة تفطر الصائم ولم يعرف النسخ ولا تاويله لا كفارة

کہ غیبت روزہ دار کا روزہ توڑ دیتی ہی اور وہ نسخ کو جانتا نہین اور نہ اوسکے تاویل جانتا ہی طرفین کے نزدیک

عليه عندهما لان ظاهر الحديث واجب العمل به خلافا

اوسپر کفارہ نہین ہے کیونکہ ظاہر حدیث واجب العمل ہے

لابي يوسف لانه ليس للعامي العمل بالحديث لعدم علمه

ابو یوسف کے خلاف ہے اسلیے کہ عامی کو حدیث پر عمل کرنا نہین چاہیے کیونکہ عامی

بالناسخ والمنسوخ ولو لمس امراة او قبلها بشهوة او اكتحل

ناسخ اور منسوخ کو نہین جانتا اور اگر عورت کو چھوا یا شہوت سی اوسکا بوسہ لیا یا سرمہ ڈالا

فظن ان ذلك تفطر ثم افطر عليه الكفارة الا اذا استفتى

اور گمان کیا کہ اس سی روزہ جاتا رہا پہر افطار کر دیا تو اوسپر کفارہ ہے ہان اگر

فقيها فافتاه بالفطر او بلغه خبر فيه ولو نوى الصوم

کسی فقیہ سی پوچھ لی اور وہ افطار کا فتوی دیدے یا اوسکو اس باب مین خبر پہونچی اور اگر زوال سے

قبل الزوال ثم افطر لم يلزمه الكفارة عند ابي حنيفة

پہلے روزہ کے نیت کی پہر توڑ دیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اوسپر کفارہ لازم نہین ہے

خلافا لهما كذا في المحيط وقد علم من هذا ان مذهب

صاحبین کے برخلاف یہہ محیط مین ہے اور اس سی خوب معلوم ہوگیا کہ عامی کا مذہب

العامي فتوى مفتيه وفيه ايضا في باب قضاء الفوائت

مفتے کا فتوی ہے اور اوسی مین باب قضاء الفوائت مین

عند قوله ويسقط لضيق الوقت والنسيان ان كان عاميا

اس قول کے پاس وروقت کی تنگی سے اور بھول جانی سی ساقط ہوجاتی ہی یہہ ہی اگر عامی ہے

ليس له مذهب معين فمذهبه فتوى مفتيه كما صرحوا

تو اوسکا کوئی مذہب معین نہین ہی پس اوسکا مذہب مفتی کا فتوی ہی چنانچہ اسکی سب نی تصریح کردی ہے

به فان افتى حنفي اعاد العصر والمغرب وان افتاه شافعي

پس اگر حنفی نی فتوی دیا تو عصر اور مغرب دونو کو دوہراوی اور اگر شافعی نی فتوی دیا

فلا يعيدهما ولا عبرة برايه وان لم يستفت احدا وصادف

تو دونو کو نہ دوہراوی اور اوسکی رای کا کچھہ اعتبار نہین ہے اور اگر کسی سی بھی نہ پوچھا

الصحة على مذهب مجتهد اجزاه ولا اعادة عليه انتهى

اور کسی مجتہد کی مذہب کے موافق صحیح ہوا تو اوسکو کافی ہی اور اوسپر اعادہ نہین ہی تمام ہوا

وفي شرح منهاج البيضاوي لابن امام الكاملية فاذا

اور بیضاوی کی منہاج کی شرح امام کاملیہ کی تصنیف مین یہہ ہے اگر

وقعت لعامي حادثة فاستفتى فيها مجتهدا وعمل فيه

کسے عامی کو کوئی حادثہ پیش آوی اور اوسنی اوس حادثہ مین کسی مجتہد سی فتوی پوچھا اور اوسی مجتہد کے

بفتوى ذلك المجتهد فليس له الرجوع عنه الى فتوى غيره

فتوی پر عمل کرلیا تو اوسکو اس فتوی سی اور کے فتوی کیطرف

في تلك الحادثة بعينها بالاجماع كما نقله ابن الحاجب و

اسی حادثہ معین مین رجوع کرنا بالاجماع جائز نہین ہی چنانچہ اسکو ابن الحاجب وغیرہ نی

غيره وفي جمع الجوامع الخلاف فيه وان كان قبل العمل فقال

نقل کیا ہے اور جمع الجوامع مین ہے اسمین خلاف ہی اور اگر پیش از عمل رجوع ہو

النووي المختار ما نقله الخطيب غيره انه ان لم يكن

نووی کہتا ہی کہ مختار وہ ہی جو خطیب غیرہ نے نقل کیا ہے کہ اگر وہان دوسرا

هُنَاكَ مُفْتِیْ اٰخَرُ لَزِمَهٗ بِمُجَرَّدِ فَتْوَاهُ وَاِنْ لَّمْ تَسْكُنْ نَفْسُهٗ

مفتی ہو تو اوسپر فتوی دیتی ہی عمل لازم ہوجاٹیگا اگرچہ اوسکی خاطر جمع نہو

وَاِنْ كَانَ هُنَاكَ اٰخَرُ لَمْ يَلْزَمْهُ بِمُجَرَّدِ اِفْتَائِهٖ اِذْ لَهٗ اَنْ يَّسْاَلَ

اور اگر وہان اور بہی مفتی ہو تو اوسپر فتوی دیتی ہی عمل لازم نہین آتا اسلیے کہ اوسکو اختیار ہے کہ اوسی پوچہی

غَيْرَهٗ وَحِيْنَئِذٍ فَقَدْ يُخَالِفُهٗ فَيَجِئُ فِيْهِ الْخِلَافُ فِي اخْتِلَافِ

اور اب شاید کہ یہہ اوسکی مخالف ہووی پہر اسمین خلاف ہوویگا اختلاف

الْمُفْتِيْنَ اَمَّا اِذَا وَقَعَتْ لَهٗ حَادِثَةٌ غَيْرُ ذٰلِكَ فَالْاَصَحُّ اَنَّهٗ

المفتیین مین ہے کہ اگر اوسکو اور حادثہ پیش آوی تو اصح یہہ ہے کہ اوسکو

يَجُوْزُ لَهٗ اَنْ يَّسْتَفْتِيَ فِيْهَا غَيْرَ مَنِ اسْتَفْتَاهُ فِي الْحَادِثَةِ

جائز ہے کہ اس حادثہ تانی مین اور مفتی سی اوسکے سوا جس سے پہلے حادثہ مین پوچہا تہا

السَّابِقَةِ وَقَطَعَ الْكِيَا الْهَرَاسِيُّ بِاَنَّهٗ يَجِبُ عَلَى الْعَامِيِّ اَنْ يَّلْتَزِمَ

پوچہہ لی اور کیا الہراسی نی قطعے کہاہے کہ عامی پر یہہ واجب ہے کہ کوئی

مَذْهَبًا مُّعَيَّنًا وَّاخْتَارَ فِيْ جَمْعِ الْجَوَامِعِ اَنَّهٗ يَجِبُ ذٰلِكَ وَلَا

ایک معین مذہب لازم کرلے اور جمع الجوامع مین یہہ اختیار کیاہے کہ یہہ واجب توہی اور اوسکو

يَفْعَلُهٗ بِمُجَرَّدِ التَّشَهِّيْ بَلْ يَخْتَارُ مَذْهَبًا يُّقَلِّدُهٗ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ

صرف خواہش کے موافق دیکہہ کر نہ اختیار کرے بلکہ ایسا مذہب اختیار کری کہ اوسکی تقلید ہرباب مین

يَعْتَقِدُهٗ اَرْجَحَ اَوْ مُسَاوِيًا لِّغَيْرِهٖ لَا مَرْجُوْحًا وَقَالَ النَّوَوِيُّ

ارجح یا دوسری کے مساوی اعتقاد کری مرجوح نہ سمجہے اور نووی کہتاہے

الَّذِيْ يَقْتَضِيْهِ الدَّلِيْلُ اَنَّهٗ لَا يَلْزَمُهُ التَّمَذْهُبُ بِمَذْهَبٍ

کہ دلیل کا مقتضا تو یہہ ہے کہ اوسکو کسی مذہب کا مقید ہونا لازم نہین ہے

بَلْ يَسْتَفْتِيْ مَنْ شَاءَ لٰكِنْ مِّنْ غَيْرِ تَلَقُّطٍ لِّلرُّخَصِ وَلَعَلَّ مَنْ مَّنَعَهٗ

بلکہ جس سے چاہے فتوی پوچہہ لے پر آسانیون کو نہ تلاش کری اور شاید جس نے اوسکو منع کیاہے

ن
الکرالسیٔ

لم يثق بعدم تلقطه واذا التزم مذهبا معينا فيجوز له الخروج

اوسنی اسکی آسانیان تلاش نکرنی پر اعتماد نہین کیا اور جب وہ کوئی سا مذہب معین لازم کری تو اوسکو اوس مذہب سے نکلجانا

عنه على الاصح وفى كتاب زبد لابن رسلان والشافعى و

اصح قول پر جائز ہے اور ابن رسلان کی کتاب زبد مین ہی اور شافعی اور

مالك والنعمان واحمد بن حنبل وسفيان وغيرهم من سائر

مالک اور نعمان اور احمد بن حنبل اور سفیان وغیرہ تمام ائمہ

الائمة على هدى والاختلاف رحمة وفى شرح غاية

ہدایت پر ہین اور اختلاف خدا کی رحمت ہے اور غایت البیان

البيان لو اختلف جواب مجتهدين متساويين فالاصح

اوسکی شرح مین ہے اگر دو مجتہد متساوی مختلف جواب دیوین تو اصح قول یہہ ہے

ان للمقلد ان يتخير بقول من شاء منهما وقد مر ما فى

کہ مقلد کو جائز ہے کہ جسکے قول کو چاہے اختیار کری اور اس مسئلہ مین

التحفة فى هذه المسئلة باب وهذا الذى ذكرناه من

جو تحفہ مین ہے سو گذر چکا ہے

باب

اور یہہ جو ہمنے ذکر کیا ہے ایک امر

الامرين الامرين هو الذى مشى عليه جماهير العلماء

دو امرون مین سی یہہ ایسا ہے کہ جسپر جمہور علماء

من الاخذين بالمذاهب الاربعة ووصى به ائمة المذاهب

مذاہب اربعہ کے پیرو گئے ہین اور مذہب کے امامون نے اپنے شاگردون کو اسکی

اصحابهم قال الشيخ عبد الوهاب الشعرانى فى اليواقيت

وصیت کی ہے شیخ عبد الوہاب شعرانی یواقیت

والجواهر روى عن ابى حنيفة انه كان يقول لا ينبغى

والجواہر مین کہتے ہین امام ابوحنیفہ سی روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے اوسکو

لمن لم يعرف دليلي أن يفتي بكلامي وكان إذا أفتى

جو میری دلیل نہ جانتا ہو سزاوار نہین ہے کہ میری قول پر فتوی دیوی — اور فتوی دیتی ہوئی

يقول هذا رأي النعمان بن ثابت يعني نفسه وهو أحسن

کہہ دیا کرتی یہہ تو نعمان بن ثابت کی رائی ہی اپنی اپنی آپ کو مراد لیتے تہے اور جو عمدہ ہو سکا

ما قدرنا عليه فمن جاء بأحسن منه فهو أولى بالصواب

اسمین بہتر ہے — پہر جو شخص اسی بہتر لاوی — پس وہ صواب تر ہے

وكان الإمام مالك يقول ما من أحد إلا ومأخوذ من

اور امام مالک کا یہہ حال تہا کہ کہا کرتی تہی — جو ہی سو آپنی کلام مین ماخوذ ہی

كلامه ومردود عليه إلا رسول الله صلى الله عليه

اور اوسکا کلام قابل رد کے ہے — بجز رسول اللہ صلعم کے

وآله وسلم وروى الحاكم والبيهقي عن الشافعي أنه

اور حاکم — اور بیہقی — شافعی سے — روایت کرتی ہین کہ وہ

كان يقول إذا صح الحديث فهو مذهبي وفي رواية إذا

کہا کرتی ہی اگر حدیث صحیح پیدا ہو جاوی تو میرا مذہب وہی ہی اور ایک روایت مین ہی جب

رأيتم كلامي يخالف الحديث فاعملوا بالحديث واضربوا

میری کلام کو دیکہو کہ حدیث سی مخالف ہے تو حدیث پر عمل کرو — اور میری کلام کو

بكلامي الحائط وقال يوما للمزني يا إبراهيم لا تقلدني

دیوار پر پہینک دو اور ایکدن مزنی سی کہا — ای ابراہیم ہر ایک بات مین

في كل ما أقول وانظر في ذلك لنفسك فإنه دين وكان

میری تقلید نکرنا — اور اسمین اپنی جان پر رحم کرنا — کیونکہ یہہ دین ہے — اور شافعی

رحمة الله عليه يقول لا حجة في قول أحد دون رسول الله

رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتی تہی — کسیکے قول مین حجت نہین ہے — سوای رسول اللہ

صلى الله عليه وآله وسلم وإن كثروا ولا في قياس ولا في

صلعم کے اگرچہ سکھنے والے کثرت سے ہوں اور نہ کسی قیاس میں اور نہ

شيء وما ثم إلا طاعة الله ورسوله بالتسليم وكان الإمام

کسی شی میں اور یہاں بجز طاعة الله اور اوسکے رسول کے تسلیم کرنے کی اور کچھ نہیں ہے اور امام

أحمد يقول ليس لأحد مع الله ورسوله كلام وقال أيضاً

احمد کہا کرتی تھی کہ کسیکو الله اور رسول کے ساتھہ کلام کی گنجایش نہیں ہے اور ایک شخص سے یہ بھی کہا

لرجل لا تقلدني ولا تقلدن مالكاً ولا الأوزاعي ولا

کہ میری تقلید نکرنا اور نہ مالک کی اور نہ اوزاعی کی اور نہ

النخعي ولا غيرهم وخذ الأحكام من حيث أخذوا من

نخعی کی اور نہ کسی اور کی تقلید کرنا اور احکام کو وہان سی لی جہان سی اونہون نی لیے ہین

الكتاب والسنة انتهى ثم نقل عن جماعة عظيمة من علماء

کتاب اور سنت سی تمام ہوا پہر اوسنی علماء مذاہب میں سی ایک بڑی گروہ کا یہ حال

المذاهب أنهم كانوا يعملون ويفتون بالمذاهب من

گروہ لوگ مذاہب کے مطابق عمل کرتی اور فتوی دیتے کسی مذہب معین کا

غير التزام مذهب معين من زمن أصحاب المذاهب إلى

التزام نہین تہا ارباب مذاہب سی لیکر اوسکے زمانہ تک

زمانه على وجه يقتضي كلامه أن ذلك أمر لم يزل

ایسے طور پر نقل کیا کہ اوسکی کلام سی لازم آتا ہے کہ علماء متقدمین

العلماء عليه قديماً وحديثاً حتى صار بمنزلة المتفق

اور متاخرین ہمیشہ اسی حال پر رہی ہین یہان تک کہ یہ حال متفق علیہ ہوگیا

عليه فصار سبيل المسلمين الذي لا يصح خلافه ولا

اور مسلمانون کا ایسا راستہ پڑ گیا کہ اسکا خلاف صحیح نہیں ہے اور ہمکو

حاجة بنا بعد ما ذکرناه وبسطه الی نقل الاقاویل ولکن

کیا ضرور ہے کہ اوسکے ذکر اور تفصیل کے بعد اقاویل نقل کرین اور لیکن

لا باس ان نذکر بعض ما نحفظه فی هذه الساعة

کچھ ڈر نہین ہے کہ جو کچھ ہمکو اسوقت یاد ہے بیان کردین

قال البغوی رح فی مفتتح شرح السنة وانی فی اکثر ما اوردته

بغوی شرح السنہ کی ابتدا مین کہا ہے اور مین نے جو اکثر بیان کیا ہے

بل فی عامة متبع الا القلیل الذی لاحلی بنوع من

بلکہ سب کا سب متبعت سے بیان کیا ہے مگر کچھ تھوڑا سا جو مجھکو

الدلیل فی تاویل کلام محتمل او ایضاح مشکل او

کلام محتمل کی تاویل مین یا مشکل کے واضح کرنیمین یا

ترجیح قول علی اخر وقال فی باب الذی یستفتح به الصلوة

ایک قول کو دوسرے پر ترجیح دینی مین کچھ دلیل سے نظر ہوا اور اوس نے کہا باب مین جسمی نماز شروع کرتے ہین

بعد ما ذکر التوجیه وسبحانك اللهم وقد روی غیر

توجیہ اور سبحانک اللهم کے ذکر کے بعد یہہ ادا ہے اور نماز

هذا من الذکر فی افتتاح الصلوة فهو من الاختلاف المباح

شروع کرنیمین اور دعائین بہی مروی ہین سو یہہ اختلاف مباح ہے

فبایها استفتح جاز وقال فی باب المرأة لا تخرج الا مع

پہر جس دعا سے نماز شروع کرے جائز ہے اور باب مین کہا ہے عورت بدون محرم کے سفر کو نجاوے

محرم وهذا الحدیث یدل علی ان المرأة لا یلزمها الحج اذا

اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ عورت پر حج فرض نہین ہے جسصورت مین

لم تجد رجلا ذا محرم یخرج معها وهو قول النخعی والحسن

کہ کوئی ایسا محرم مرد نملے کہ اوس عورت کے ساتھہ جاوے اور یہہ نخعی اور حسن بصری کا قول ہے

البصري وبه قال الثوري واحمد واسحاق واصحاب الرأي

بصری کا قول ہے اور یہ ہی ہے ثوری اور احمد اور اسحق اور اصحاب الرای کہتے ہین

وذهب قوم الى انه يلزمها الخروج مع جماعة النساء وهو

اور ایک قوم سطرف گئی ہے کہ اوس عورت کو بابت عورتوں کے ساتھ جانا لازم ہے یہہ

قول مالك والشافعي والاول اولى بظاهر الحديث قال

امام مالک و امام شافعی کا قول ہے اور ظاہر حدیث سے قول اول اولی ہے

البغوي في حديث بروع بنت واشق قال الشافعي رحمه الله

بغوی بروع دختر واشق کے حدیث کے حق مین کہ امام شافعی رحمة الله علیه کہتے ہین

عليه فان كان يثبت حديث بروع بنت واشق فلا حجة

اگر بروع دختر واشق کی حدیث ثابت ہے تو

في قول احد دون النبي صلى الله عليه وآله وسلم

بجز حضرت کے کسی کے قول مین کچہہ حجت نہین ہے

فقال مرة عن معقل بن يسار ومرة عن معقل بن سنان ومرة عن بعض اشجع

کیونکہ کبھی کہتا ہے معقل بن یسار سے اور کبھی معقل بن سنان سے اور کبھی کسی اشجع سے

وان لم يثبت فلا مهر لها ولها الميراث انتهى قول

اور اگر وہ حدیث ثابت نہین ہے تو اوسکے لیے مہر نہین ہے اور اوسکے واسطے میراث ہے

البغوي وقال الحاكم بعد حكاية قول الشافعي ان صح

بغوی کا قول تمام ہوا اور حاکم بعد حکایت قول شافعی کے کہ اگر

حديث بروع بنت واشق قلت به ان بعض مشائخه

حدیث بروع دختر واشق کی صحیح ہوئی تو مین اسکا قایل ہوتا کہتا ہے

قال لو حضرت الشافعي لقمت على رؤس اصحابه وقلت

کہ میرا ایک استاد کہتا تھا کہ اگر مین شافعی کے عہد مین ہوتا تو اوسکے شاگردون کی مجمع مین جا کر کہتا

فقد صح الحديث فقل به انتهى قول الحاكم وهكذا توقف

کہ حدیث تو صحیح ہے لیوں بیکاقائل ہوجہ حاکم کا قول تمام ہوا اور ایسے ہی

الشافعي في حديث بريدة الاسلمي في اوقات الصلوة

امام شافعی نے بریدۃ الاسلمی کی حدیث میں جو نماز کے اوقات میں ہے توقف کیا ہے

وصح الحديث عند مسلم فرجع جماعات من المحدثين و

اور یہہ حدیث مسلم کے نزدیک صحیح ہے سو محدثین میں سی کئے جماعت نے رجوع کیا

هكذا في المصفى استدرك البيهقي على الشافعي بحديث

ایسی ہی مصفیٰ کے رسالہ میں بیہقی نے شافعی پر

عبد الله بن عمرو واستدرك الغزالي على الشافعي في مسئلة

عبد اللہ بن عمرو کی حدیث سی خوردہ پکڑا ہی اور غزالی نی شافعی کے پانی کی نجاست کے

نجاسة الماء اذا كان دون القلتين في كلام كثير مذكور

مسئلہ میں جب وہ قلتین سے کمتر ہو کلام طویل میں جو احیاء العلوم میں مذکور ہے

في الاحياء وللنووي وجه ان بيع المعاطاة جائز على

خوردہ پکڑا ہے اور نووی کی ایک وجہ ہے کہ بیع معاطاۃ کے

خلاف نص الشافعي واستدرك الزمخشري على

برخلاف نص شافعی کے جائز ہے اور بعض مسائل میں زمخشری نے

ابي حنيفة في بعض المسائل منها ما قال في اية التيمم

امام ابو حنیفہ پر خوردہ پکڑا ہے ایک یہہ کہ جو مائدہ میں سے تیمم کے

من سورة المائدة قال الزجاج الصعيد وجه الارض ترابا

آیت میں کہا ہے زجاج کہتا ہے صعید زمین کا سطح ہے مٹی ہو

كان او غيره وان كان صخرا لا تراب عليه فلو ضرب

یا کچھہ اور ہو اگرچہ صاف پتھر ہو کہ اوپر غبار نہو پھر اگر متیمم نے اوسپر

المتيمم يده عليه ومسح لكان ذلك طهوره وهو مذهب

اپنا ہاتہہ مارا اور مسح کرلیا تو بیشک یہہ ہی اوسکا پاک کرنیوالا ہے اور یہہ ہے

ابي حنيفة فان قلت فما تصنع بقوله تعالى في سورة المائدة

ابو حنیفہ کا مذہب ہے اگر تو یہہ اعتراض کرے پہر کیا کہوگے سورہ مائدہ کی اس آیت مین

فامسحوا بوجوهكم وايديكم منه اي بعضه وهذا لا يتأتى

پس مسح کرو اپنے موہون پر اور ہاتون پر اوسمین سے یعنے کچہہ اوسمین اور اوس پتہر مین

في الصخر الذي لا تراب عليه قلت قالوا ان من لابتداء

کیونکہ صاف ہوتا ہے جسپر مٹی نہین ہوتی یہہ امر نہین ہوسکتا مین جواب دونگا کہ فقہا کہتے ہین کہ منہ مین من ابتدا

الغاية فان قلت قولهم انها لابتداء الغاية قول متعسف ولا

غایت کا ہی پہر اگر تو کہی کہ فقہا کا یہہ قول کہ من ابتدا غایت کا ہی زبردستی کا قول ہے اور

يفهم من قول العرب مسحت براسه من الدهن ومن

اور عرب کے اس محاورہ سی مسحت براسہ من الدہن یعنی مین نے اوسکی سرکو تیل لگا دیا اور

التراب ومن الماء الا معنى التبعيض قلت هو كما تقول

مٹی لگادی اور پانی لگا دیا تبعیض ہی کی معنی سمجہہ مین آتی مین مین کہتا ہون تو سچ کہتا ہے

ولا اذعان للحق احق من المرء انتهى كلام الزمخشري

اور حق کا اقرار کرنا آدمی کو سزاوار ہے زمخشری کا قول تمام ہوا

وهذا الجنس من مواخذات العلماء على ائمتهم لا سيما

اور علماء کے ایسی ایسی اعتراض اپنے اماموں پر بالخصوص

مواخذات المحدثين اكثر من ان يحصى وقد حكى لي شيخي

محدثین کے مواخذی گنتی سی زیادہ ہین اور بیشک میری استاد شیخ

الشيخ ابو طاهر الشافعي عن شيخه الشيخ حسن العجمي

شیخ ابو طاہر شافعی نی اپنی استاد شیخ حسن عجمی حنفی سی نقل مجہسے بیان کی

الحنفي انه كان يامرنا ان لا نشدد على نساءنا في النجاسة

کہ ہمکو فرمایا کرتی تھی کہ ہم اپنی عورتون پر قلیل نجاست کی باب مین

القليلة لمكان الحرج الشديد ويامرنا ان ناخذ في ذلك

سخت گیری نکیا کرین کیونکہ بڑا سخت حرج ہے اور ہمکو فرماتے کہ اسمین

بمذهب ابي حنيفة في العفو عما دون الدرهم وكان شيخنا

ابو حنیفہ کی مذہب پر درہم سی کمتر مین عفو پر عمل کیا کرین اور ہمارے استاد شیخ

ابو طاهر يرتضي هذا القول ويقول به في الانوار وانما

ابو طاہر اس قول کو پسند کرتی تھی اور اسی کے قائل تھی انوار مین ہے اور

يحصل اهلية الاجتهاد بان يعلم امورا الاول كتاب

اجتہاد کا استحقاق بدون علم کئے امور کی نہین ہوتا اول قرآن مجید

الله تعالى ولا يشترط العلم بجميعه بل بما يتعلق بالاحكام

اور یہہ شرط نہین ہے کہ ساری قرآن کا علم ہو بلکہ جسقدر احکام سی علاقہ رکھتا ہے

ولا يشترط حفظه بظهر القلب الثاني سنة رسول الله

اور نہ دلمین یاد کر لینا شرط ہے دوسری رسول اللہ

صلى الله عليه وآله وسلم ما يتعلق بالاحكام لا جميعا

صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث جسقدر احکام سی متعلق مین سب نہین

ويشترط ان يعرف منهما الخاص والعام والمطلق و

اور یہہ شرط ہے کہ قرآن اور حدیث دونون مین سی خاص اور عام اور مطلق اور

المقيد والمجمل والمبين والناسخ والمنسوخ ومن السنة

مقید اور مجمل اور مبین اور ناسخ اور منسوخ کو پہچانتا ہو اور صرف حدیث مین سی

المتواتر والاحاد والمرسل والمسند والمتصل والمنقطع و

متواتر اور احاد اور مرسل اور مسند اور متصل اور منقطع کو

وحال الرواة جرحا وتعديلا الثالث اقاويل علماء الصحابة

اور باعتبار جرح اور تعدیل کے راویوں کا حال جانتا ہو تیسرے علماء صحابہ کے

فمن بعدهم اجماعا واختلافا الرابع القياس جليه وخفيه

اور ان کے بعد کے علماء کی گفتگو بحیثیت اجماعی اور اختلافی چوتھے قیاس جلی کو اور قیاس خفی کو

وتمييز الصحيح من الفاسد الخامس لسان العرب لغة واعرابا

اور قیاس صحیح اور فاسد کی تمیز ہو پانچویں عربی زبان باعتبار لغت اور اعراب کے

ولا يشترط التبحر في هذه العلوم بل يكفي معرفة جمل منها

اور ان علوم میں تبحر شرط نہیں ہے بلکہ انہیں سے مجملا معرفت کافی ہے

ولا حاجة ان يتتبع الاحاديث على تفرقها بل يكفي ان

اور یہہ حاجت نہیں کہ متفرق احادیث کو تلاش کرتا پھرے بلکہ اتنا کافی ہے کہ

يكون له اصل مصحح يجمع احاديث الاحكام كسنن الترمذي

اسکے پاس کوئی اصل الاجماع احکامی احادیث کی اصحیت کی موجود ہو جیسے سنن ترمذی

والنسائي وغيرهما كابي داود ولا يشترط ضبط جميع

اور سنن نسائی اور ان کے سوا جیسے سنن ابی داود اور نہ یہہ شرط ہے کہ اجماع

مواضع الاجماع والاختلاف بل يكفي ان يعرف في

اور اختلاف کے تمام مواضع ضبط کرے بلکہ اتنا کافی ہے کہ جس

المسئلة التي يقضي فيها ان قوله لا يخالف الاجماع

مسئلہ میں حکم دیتا ہے یہہ سمجھ لے کہ میرا قول اجماع کے مخالف نہیں ہے

بان يعلم انه وافق بعض المتقدمين او يغلب على

اسطرح کہ یقینا جان لیوے کہ میرا قول بعض متقدمین کے موافق ہے یا بظن غالب

ظنه انه لم يتكلم الاولون فيها بل تولدت في عصره

یہہ معلوم ہو کہ متقدمین نے اس میں گفتگو نہیں کی بلکہ اسی زمانہ میں حادث ہوا ہے

وَكَذَا مَعْرِفَةُ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ وَكُلُّ حَدِيثٍ أَجْمَعَ السَّلَفُ

اور ایسی ہی ناسخ اور منسوخ کی آگاہی اگر جس حدیث کو سلف نی بالاجماع مان لیا ہو

عَلَى قَبُولِهِ أَوْ تَوَاتَرَتْ أَهْلِيَّةُ رُوَاتِهِ فَلَا حَاجَةَ إِلَى الْبَحْثِ

یا اوسکے راویوں کی اہلیت متواتر ہو رہی ہو تو اوسکے راویوں کی

عَنْ عَدَالَةِ رُوَاتِهِ وَمَا عَدَا ذَلِكَ يُبْحَثُ عَنْ عَدَالَةِ رُوَاتِهِ

عدالت میں بحث کرنیکی کچھہ حاجت نہیں ہے اور اسکے علاوہ حدیث کی راویوں کی عدالت میں بحث کیجاوی

وَاجْتِمَاعُ هَذِهِ الْعُلُومِ إِنَّمَا اشْتُرِطَ فِي الْمُجْتَهِدِ الْمُطْلَقِ الَّذِي

اور ان علوم کا جمع ہونا جو شرط ٹھہرا ہے تو اوس مجتہد مطلق میں ہے کہ

يُفْتِي فِي جَمِيعِ أَبْوَابِ الشَّرْعِ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مُجْتَهِدًا فِي

تمام شرعے ابواب میں فتوی دیوے اور جائز ہے کہ کسی باب میں

بَابٍ دُونَ بَابٍ وَمِنْ شَرْطِ الِاجْتِهَادِ مَعْرِفَةُ أُصُولِ الِاعْتِقَادِ

مجتہد ہو کسی میں نہو اور اعتقادی اصول کے آگاہی اجتہاد کے شرط ہے

قَالَ الْغَزَالِيُّ وَلَا يُشْتَرَطُ مَعْرِفَتُهُ عَلَى طُرُقِ الْمُتَكَلِّمِينَ

غزالی کہتا ہی متکلمین کی طرف کی معرفت دلائل کے ساتہہ شرط نہیں ہے

بِأَدِلَّتِهَا الَّتِي يُحَرِّرُونَهَا وَمَنْ لَا يُقْبَلُ شَهَادَتُهُ مِنَ الْمُبْتَدِعَةِ

جو دلائل کہ وہ تحریر کرتے ہیں اور بدعتیوں میں سی جسکے شہادت مقبول نہیں ہوتی

لَا يَصِحُّ تَقْلِيدُهُ الْقَضَاءَ وَكَذَا تَقْلِيدُ مَنْ لَا يَقُولُ بِالْإِجْمَاعِ

اوسکو قاضی کرنا صحیح نہیں ہی اور ایساہی ایسی کا قاضی کرنا جو اجماع کا قائل نہو

كَالْخَوَارِجِ أَوْ بِأَخْبَارِ الْآحَادِ كَالْقَدَرِيَّةِ أَوْ بِالْقِيَاسِ

جیسے خارجی لوگ یا اخبار احاد کا قائل نہو جیسے قدریہ یا قیاس کا قائل نہو

كَالشِّيعَةِ وَفِي الْأَنْوَارِ أَيْضًا وَلَا يُشْتَرَطُ أَنْ يَكُونَ لِلْمُجْتَهِدِ

جیسے شیعے اور یہہ ہی انوار میں ہے اور یہہ شرط نہیں ہے کہ مجتہد کا

مذهب مدوّن وإذا دوّنت المذاهب جاز للمقلد

مذہب مدون ہی ہوا کرے   اور جب مذاہب مدون ہو جاوین تو مقلد کو جائز ہے

ان ينتقل من مذهب الى مذهب وعند الاصوليين ان عمل به في

کہ ایک مذہب سے دوسری مذہب مین چلا جاوی اور اصولیین کی نزدیک اگر اوسپر کسی حادثہ مین

حادثة فلا يجوز فيها ويجوز في غيرها وان لم يعمل جاز

عمل کر چکا ہی تو اوس حادثہ مین انتقال جائز نہین اور حادثہ مین جائز ہے اور اگر ابھی عمل نہین کیا

فيها وفي غيرها ولو قلد مجتهدا في مسائل وآخر في مسائل

تو اوسمین اور دوسرے مین جائز ہے اور اگر بعض مسائل مین ایک مجتہد کی تقلید کے اور دوسرے مجتہد کے اور مسائل مین تقلید تو جائز ہی

وعند الاصوليين لا يجوز ولو اختار من كل مذهب الاهون

اور اصول والونکی نزدیک جائز نہین ہے   اور اگر ہر مذہب مین سی سہل سہل چھانٹ لیا

قال ابو اسحاق يفسق وقال ابن ابي هريرة لا ورجحه

تو ابو اسحاق کہتا ہے وہ فاسق ہی اور ابن ابی ہریرہ کہتا ہے   فاسق نہین ہوتا   اور

في بعض الشروح وفي الانوار ايضا المنتسبون الى مذهب

بعضے شروح مین اسکو ترجیح دی ہی   اور یہہ ہی انوار مین ہی   منتسب طرف مذہب

الشافعي وابي حنيفة ومالك واحمد اصناف احدها

شافعی   اور ابو حنیفہ   اور مالک   اور احمد کے   کئی قسم کے ہین

العوام وتقليدهم للشافعي متفرع على تقليد الميت

ایک تو عوام اور انکے تقلید شافعی کے واسطے   میت کی تقلید پر   متفرع ہے

الثاني البالغون الى رتبة الاجتهاد والمجتهد لا يقلد

دوسرے جو اجتہاد کی رتبہ کو جا پہنچے   ہین اور مجتہد ہو کر مجتہد کی تقلید نہین کیا کرتا

مجتهدا وانما ينتسبون اليه لجريهم على طريقته في

اور منتسب اسواسطے   کہلاتے ہین   کہ اجتہاد مین

الاجتهاد واستعمال الادلة وترتيب بعضها على البعض

اور دلائل کی استعمال مین اور بعض کو بعض پر ترتیب دینی مین اور اسکے طریقہ پر چلتے ہین

الثالث المتوسطون وهم الذين لم يبلغوا رتبة الاجتهاد

تیسری قسم درمیانی لوگ یہہ وہ ہوتی ہین کہ اجتہاد کا رتبہ تو نہین پاتے

لكنهم وقفوا على اصول الامام وتمكنوا من قياس ما لم

پر وہ امام کے اصول سی واقف ہوجاتی ہین اور یہہ قدرت ہوجاتی ہے

يجدوه منصوصا على ما نص عليه وهؤلاء مقلدون

کہ جو مسئلہ منصوص نہین پاتی اوسکو منصوص پر قیاس کرلیتے ہین اور یہہ ہی گروہ اوسکی مقلد ہوتی ہین

له وكذا من ياخذ بقولهم من العوام والمشهور انهم

اور ایسی ہی عوام مین سی جو لوگ ائمہ کے قول پر عمل کرتے ہین اور مشہور یہہ ہے کہ ایسی شخص

لا يقلدون في انفسهم لانهم مقلدون وقال ابو

خود مقتدا نہین ہوتے ہیں کیونکہ وہ آپ مقلد ہوتی ہین اور

الفتح الهروي وهو من تلامذة الامام مذهب عامة

ابو الفتح ہروی امام کے شاگردون مین کا کہتا ہے عام فقہاء کا مذہب

الاصحاب في الاصول ان العامي لا مذهب له فان وجد

اصول مین یہہ ہے کہ عامی کا کوئی مذہب نہین ہے اگر اوسی کوئی مجتہد پایا تو اوسکی

مجتهدا قلده وان لم يجده ووجد متبحرا في مذهب

تقلید کرلے اور اگر مجتہد نہ پایا اور متبحر فی المذہب پایا تو اوسکی

قلده فانه يفتيه على مذهب نفسه وهذا تصريح بانه

مقلد ہوگیا وہ متبحر ہے اوسکو اپنے مذہب کا فتوی دیویگا اور یہہ اسبات کی تصریح ہے

يقلد المتبحر في نفسه والمرجح عند الفقهاء ان العامي

کہ متبحر فی نفسہ مقتدا ہوتا ہے اور قول مرجح فقہاء کے نزدیک یہہ ہے کہ عامی

اَلْمُنْتَسِبُ اِلٰى مَذْهَبٍ لَهُ مَذْهَبٌ وَلَا يَجُوْزُ لَهُ مُخَالَفَتُهُ

جو کسی مذہب کیطرف منتسب ہے اوسکا بھی مذہب ہوتا ہے اور اوسکو اوس مذہب کی مخالفت جائز نہین ہوتی

وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مُنْتَسِبًا اِلٰى مَذْهَبٍ فَهَلْ يَجُوْزُ اَنْ يَّتَخَيَّرَ

اور اگر وہ کسی مذہب کیطرف منتسب نہو تو آیا اوسکو جائز ہے کہ پسند کرکے

وَيَتَقَلَّدَ اَيَّ مَذْهَبٍ شَاءَ فِيْهِ خِلَافٌ مَبْنِيٌّ عَلٰى اَنَّهُ

جس مذہب کا چاہے مقلد ہوجاوے اسمین خلاف اس بات پر مبنے ہے

يَلْزَمُهُ التَّقْلِيْدُ بِمَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ اَمْ لَا فِيْهِ وَجْهَانِ قَالَ

کہ عامی کو کسی مذہب معین کی تقلید لازم ہے یا نہین اسمین دو وجہ ہین

النَّوَوِيُّ وَالَّذِيْ يَقْتَضِيْهِ الدَّلِيْلُ اَنَّهُ لَا يَلْزَمُ بَلْ

نووی کہتا ہے دلیل کا تقاضہ تو یہہ ہے کہ تعیین لازم نہین ہے بلکہ

يَسْتَفْتِيْ مَنْ شَاءَ وَمَنِ اتَّفَقَ لٰكِنْ مِنْ غَيْرِ تَلَقُّطٍ لِلرُّخَصِ

جس سے چاہے اور جس سے اتفاق پڑے فتوی پوچھلے پر سہل سہل نہ ڈھونڈا کرے

فِيْ كِتَابِ اَدَبِ الْقَاضِيْ مِنْ فَتْحِ الْقَدِيْرِ وَاعْلَمْ اَنَّ مَا ذَكَرَ

فتح القدیر کے کتاب آداب القاضی مین ہے اور سمجھ لے کہ مصنف نے

الْمُصَنِّفُ فِي الْقَاضِيْ ذُكِرَ فِي الْمُفْتِيْ فَلَا يُفْتِيْ اِلَّا الْمُجْتَهِدُوْنَ

جو جو قاضی کی حق مین ذکر کیا ہے وہی مفتی کی حقمین ذکر کیا ہے سو مجتہد واسطے سوا اور لوگ فتوی نہ دیا کرین

وَقَدِ اسْتَقَرَّ رَاْيُ الْاُصُوْلِيِّيْنَ عَلٰى اَنَّ الْمُفْتِيْ هُوَ الْمُجْتَهِدُ

اور بیشک اصولیونکی رائ اس بات پر ٹھہر گئے ہے کہ مفتے مجتہد ہے ہوتا ہے

فَاَمَّا غَيْرُ الْمُجْتَهِدِ مِمَّنْ يَّحْفَظُ اَقْوَالَ الْمُجْتَهِدِ فَلَيْسَ بِمُفْتِيْ

اور غیر مجتہد کہ مجتہد کے مسایل یاد رکھتا ہو سو مفتے نہین ہوتا

وَالْوَاجِبُ عَلَيْهِ اِذَا سُئِلَ اَنْ يَّذْكُرَ قَوْلَ الْمُجْتَهِدِ عَلٰى طَرِيْقِ

اور اوسپر یہہ ہی واجب ہے کہ جب اوس سے مسئلہ پوچھین تو مجتہد کا قول بطور

الحكاية كابي حنيفة على جهة الحكاية فعرف ان ما يكون في

حکایت کی بیان کردی جیسے ابو حنیفہ حکایۃ پس معلوم ہوا کہ جو ہماری

زماننا من فتوى الموجودين ليس بفتوى بل هو نقل كلام

زمانہ مین حال کے مفتیونکا فتوی ہوتا ہے وہ فتوی نہین ہے بلکہ مفتی کے کلام کا

المفتي لياخذ به المستفتي وطريق نقله كذلك عن المجتهد

نقل کرنا ہے تاکہ پوچھنے والا اوسپر عمل کری اور مجتہد سے بطور حکایت نقل کرنیکا طریقہ

احد امرين اما ان يكون له سند فيه اليه او ياخذ من

دو مین سی ایک امر ہے یا تو اوسکے پاس اوس مجتہد کیطرف کی اوس مسئلہ مین سند ہو یا

كتاب معروف تداولته الايدي نحو كتب محمد بن الحسن

کتاب مشہور و معروف سے لیوی جو دست بدست چلے آتی ہے جیسے محمد بن حسن کی کتابین

ونحوها من التصانيف المشهورة للمجتهدين لانه بمنزلة

اور اوسکی مانند اور مجتہدوں کی مشہور تصنیفات کیونکہ یہہ کتب بمنزلہ اوسکے

الخبر المتواتر عنهم او المشهور هكذا ذكر الرازي فعلى هذا

خبر متواتر کے یا خبر مشہور کے ہین ایسا ہی رازی نے ذکر کیا ہے اس بیان کے موافق

لو وجد بعض نسخ النوادر في زماننا لا يحل رفع ما فيها

اگر بعضے نئی کتابین اس زمانہ مین ملین نوادر کی مسائل کو امام محمد کیطرف منسوب کرنا

الى محمد ولا الى ابي يوسف لانها لم تشتهر في عصرنا في

حلال نہین ہے اور نہ ابو یوسف کیطرف کیونکہ یہہ نئی کتابین ہماری زمانہ مین ہماری ملک مین

ديارنا ولم تتداول نعم اذا وجد النقل عن النوادر مثلا

مشہور نہین ہوئین اور نہ ہم مین رواج پکڑا ہان اگر کوئی ان نئی کتابونکا مسئلہ

في كتاب مشهور معروف كالهداية والمبسوط كان ذلك

مشہور و معروف کتاب مین ملجاوی مثلا جیسے ہدایہ اور مبسوط تو اب

تعويلاً على ذلك الكتاب فإن كان حافظاً للأقاويل المختلفة

اوس کتاب پر اعتماد ہووےگا پس اگر وہ سفتے مجتہدین کے مختلف اقوال کا

للمجتهدين ولا يعرف الحجة ولا قدرة له على الاجتهاد

حافظ ہووے اور حجت کو نجانتا ہو اور نہ اوسکے اتنی قدرت ہے کہ اجتہاد کرکے

للترجيح لا يقطع بقولٍ منها ولا يفتي به بل يحكيها للمستفتي فيختار المستفتي

ترجیح پیدا کرے تو اول اقوال مین سے کسی قول کو قطعی نہ ٹھہراوے ورنہ اوسکو فتوی دیوے بلکہ سایل کے سامنے سب بیان کردے

ما يقع في قلبه أنه الأصوب ذكره في بعض الجوامع وعندي

پھر سایل جو اوسکی دلکو اصوب معلوم ہوتا ہو اختیار کرلے یہہ تقریر بعض جوامع مین مذکور ہے اور میری رای مین یہہ ہے

أنه لا يجب عليه حكايتها كلها بل يكفيه أن يحكي - إلا

کہ اوسپر تمام اقوال کا بیان کرنا واجب نہین ہے بلکہ اوسکو اتنا ہی کافی ہے کہ اونمین سے کوئی ایک قول بیان کردے

منها فإن المقلد له أن يقلد أي مجتهدٍ شاء فإذا ذكر أحدها

کیونکہ مقلد کو تو اختیار ہے جس مجتہد کی چاہے تقلید کرے پس جب اوسنے ایک قول

فقلده حصل المقصود نعم لا يقطع عليه فيقول جواب

بیان کردیا اور اوسنے تقلید کرلی تو مطلب حاصل ہوگیا ہان اوسپر قطع نکردے کہ یون کہے تیرے مسئلہ کا

مسئلتك كذا بل يقول قال أبو حنيفة حكم هذا كذا نعم

جواب یہہ ہی ہے بلکہ اسطرح کہے کہ امام ابوحنیفہ کہتے ہین کہ اسکا حکم یہہ ہے ہان اگر اوسنے

لو حكى الكل فالأخذ بما يقع في قلبه أنه أصوب وأولى و

سب قول بیان کیے پھر جو اوسکی دلمین اصوب و اولی معلوم ہوتا ہو وہ ہی اختیار کرنا چاہیے اور

العامي لا عبرة بما يقع في قلبه من صواب الحكم وخطائه.

عامی کی دلی خطرہ کا کچھہ اعتبار نہین کہ اوسکے دلمین حکم کا صواب ہونا یا خطا ہونا واقع ہو

وعلى هذا إذا استفتى فقيهين أعني مجتهدين فاختلفا

اس تقریر کے موافق اگر اوسنے دو فقیہون یعنے دو مجتہدون سے پوچھا پھر اونہون نے مختلف بیان کیا

عَلَيْهِ الْأَوْلَى أَنْ يَأْخُذَ بِمَا يَمِيلُ إِلَيْهِ قَلْبُهُ مِنْهُمَا وَعِنْدِي

تو اولی یہہ ہے کہ اونمین سی جسکے طرف اوسکے دلکا میلان ہو اختیار کرے اور میری نزدیک یہہ ہے

أَنَّهُ لَوْ أَخَذَ بِـ[...]لِ الَّذِي لَا يَمِيلُ إِلَيْهِ جَازَ لِأَنَّ مَيْلَهُ وَعَدَمَهُ

کہ اگر اوسکا قول ہی اختیار کرلے جدہر میلان نہین ہی تو جائز ہی کیونکہ اوسکا میل اور عدم میل

سَوَاءٌ وَالْوَاجِبُ عَلَيْهِ تَقْلِيدُ مُجْتَهِدٍ وَقَدْ فَعَلَ أَصَابَ ذَلِكَ

یکسان ہی اور اوسپر کسی ایک مجتہد کی تقلید واجب ہے سو وہ کرچکا وہ

الْمُجْتَهِدُ أَوْ أَخْطَأَ وَقَالُوا الْمُنْتَقِلُ مِنْ مَذْهَبٍ إِلَى مَذْهَبٍ

مجتہد مصیب ہو یا مخطی ہو اور [...] کہتے ہین کہ ایک مذہب سی دوسری مذہب کیطرف

بِاجْتِهَادٍ وَبُرْهَانٍ آثِمٌ يَسْتَوْجِبُ التَّعْزِيرَ فَبِلَا اجْتِهَادٍ وَ

بدلیل اجتہاد اور برہان کے منتقل ہونیوالا گنہگار ہوتا ہے سزاوار تعزیر کا ہے سو بلا اجتہاد اور بلا

بُرْهَانٍ أَوْلَى وَلَا بُدَّ أَنْ يُرَادَ بِهَذَا الِاجْتِهَادِ مَعْنَى التَّحَرِّي

برہان اولی ترسزاوار ہی اور ضرور ہے کہ اس اجتہاد سی تحری

وَتَحْكِيمِ الْقَلْبِ لِأَنَّ الْعَامِّيَّ لَيْسَ لَهُ اجْتِهَادٌ ثُمَّ حَقِيقَةُ

اور دل کا یقین مراد ہو اسلیے کہ عامی کیواسطے اجتہاد نہین ہوتا پھر انتقال کے

الِانْتِقَالِ إِنَّمَا تَتَحَقَّقُ فِي حُكْمِ مَسْأَلَةٍ خَاصَّةٍ قَلَّدَ فِيهِ وَعَمِلَ

حقیقت تو صرف ایک خاص ایسی مسئلہ کی حکم مین جسمین تقلید کرکے عمل کرچکا ہو ثابت ہوتی ہے

بِهِ وَإِلَّا فَقَوْلُهُ قَلَّدْتُ أَبَا حَنِيفَةَ فِيمَا أَفْتَى بِهِ مِنَ الْمَسَائِلِ

اور نہین تو اوسکا مثلا یہہ کہنا مین نے ابوحنیفہ کے مسائل مین جو جو وہ فتوی دیوین تقلید کی ہے

مَثَلًا وَالْتَزَمْتُ الْعَمَلَ بِهِ عَلَى الْإِجْمَالِ وَهُوَ لَا يَعْرِفُ صُوَرَهَا

اور اوسی پر مجملا عمل لازم کرلیا ہی حالانکہ وہ مسائل کی صورتین نہین جانتا

لَيْسَ حَقِيقَةَ التَّقْلِيدِ بَلْ هَذَا حَقِيقَةُ تَعْلِيقِ التَّقْلِيدِ

حقیقت مین تقلید نہین ہی بلکہ یہہ حقیقت مین تقلید یا عدم تقلید کا معلق کرنا ہے

أو وعدله كأنه التزم أن يعمل بقول أبي حنيفة فيما يقع له

گویا اوسنے ابو حنیفہ کے قول پر اوران مسائل مین

من المسائل التي تتعين في الوقائع فإن أرادوا هذا الالتزام

جو حوادث مین متعین ہونگی عمل کریگا التزام کیا ہی پس اگر فقہا کی مراد تقلید سی یہی التزام ہے

فلا دليل على وجوب اتباع المجتهد المعين بإلزامه نفسه

تو مجتہد معین کی اتباع واجب ہونی پر اپنی آپ اتباع لازم کر لینے سی زبانی یا نیت کرکر

ذلك قولا أو نية شرعا بل الدليل اقتضى العمل بقول

کوئی شرعی دلیل نہین ہی بلکہ دلیل اور مجتہد کے قول پر

المجتهد فيما احتاج إليه بقوله تعالى فاسئلوا أهل الذكر

عمل کا تقاضا جہان کہ اوسکی قول کیطرف حاجت پڑی یہہ آیت ہی پس پوچھہ لو یاد رکھنی والون سی

إن كنتم لا تعلمون والسؤال إنما يتحقق عند طلب حكم الحادثة

اگر تم نہین جانتی اور پوچھنا جب ہی پیدا ہوتا ہے کہ حادثہ معینہ کی حکم کی تلاش پڑے

المعينة وحينئذ إذا ثبت عنده قول المجتهد وجب عمله به و

اسوقت اگر مجتہد کا قول اوسکی پاس ثابت ہوجاویگا تو اوسپر عمل واجب ہوجاویگا اور

الغالب أن مثل هذه الزامات منهم لكف الناس عن تتبع

غالب یہہ ہے کہ ایسی ایسی الزامات فقہا کیطرف سی ہین تاکہ لوگ رخصتون کی تلاش سی

الرخص وإلا أخذ العامي في كل مسئلة بقول مجتهد أخف

باز رہین اور نہین تو عامی ہر مسئلہ مین مجتہد کا وہ ہی قول لیویگا جو اوسپر آسان ہو

عليه وأنا لا أدري ما يمنع هذا من النقل والعقل فكون

اور مین نہین جانتا کہ اسکو نقل اور عقل مین سی کون مانع ہے پس

الإنسان يتتبع ما هو أخف على نفسه من قول مجتهد يسوغ

انسان کا اپنی جان پر سہولت کا متلاشی رہنا ایسے مجتہد کے قول سی جسکو اجتہاد کرنا جائز ہووی

لَهُ الاجتهاد مَا علمتُ مِنَ الشرع ذمّهُ عليهِ وكَانَ صَلّى الله

مجھکو معلوم نہین کہ شرع نے اوسپر ۔ اوسکے مذمت کے ہو اور حضرت صلے الله

عَلَيهِ وَسَلّمَ يُحِبُّ مَا خفّفَ عَن اُمّتِهِ وَاللهُ سُبحَانَهُ اَعلمُ بِالصّوابِ انتہی

علیہ وسلم اپنے اُمت پر سہولت کو محبوب رکھتے تھے اور الله سبحانہ صواب کو خوب جانتا ہے ہو چکے عبارت فتح القدیر کے

وَهٰذا آخِرُ مَا اَرَدنَا اِيرَادَهُ فِي هٰذِهِ الرِّسَالَةِ وَالحَمدُ لِلّٰهِ اَوّلاً وَّ آخِراً

اور یہ اوسکا آخر ہے جو ہمنے اس رسالہ مین بیان کرنا چاہا تہا ۔ اور اوّل اور آخر الله کی ستایش ہے

صورة ما افاده ونمقه من هو بالعلم والعمل جامع

ومن هو للبدعات والمحدثات قامع الاديب النبيه المولوي

محمد حسين المعروف تخلصا بالفقير سلمه الله القدير

جواهر الخضوع ولآلى الخشوع التى تنضد بها عقد الجيد عرائس الكلام منتشرة فى حضرة من صور البشر فى الارحام ويواقيت التصلية والتسليم منبثة فى ساحة من هو فى نوع الانسان كالدر اليتيم وفى زمرة الانبياء كالطود العظيم وعلى اله واصحابه الذين صانهم الله ان يدنسوا صفاء صدقهم بدنس المخالفات وان يوثروا على رضا الله ورسوله شيئا من قواطع الشهوات وان يتطلعوا الا الى امتثال الاوامر واجتناب النواهى فى سائر الحالات

ولعد فيقول الفقير عفا الله عنه العصيان والنسيان يوم يقال للعاصى هل جزاء العصيان الا الخزى والهوان وللمحسن هل جزاء الاحسان الا الاحسان قد تم طبع هذا الكتاب الفائق ذى المورد العذب والمنهل الرائق فى حسن كلمات كاللآلى رائقة بيد المسمى بعقد الجيد للذى نزى المجتهد بن الراسخين

الى النظر فيه بالاشواق والطالبين الصادقين قد امتد والى الاعناق

هو عقد الجيد الذي يخافون الله الصمد وفي جيد الفاسقين المبتدعين حبل

من مسد ولعمري انه اسم وافق مسماه ولفظ طابق معناه لم ينسج ناسج على منواله

ولم يحك حائك على مثاله وهو مع انه قلت كلمه كثرت علومه وحكمه

اينعت افنان فنونه وازهرت عذبات غصونه وكيف لا وهو لمن تستنزل

به بركات السماء ويستسقى به في السنة الشهباء افضل علماء المتاخرين

سيد المفسرين سند المحدثين امام الموحدين بكلمة الاتفاق العلماء

الفحول على الاطلاق **شعر** علامة العلماء واللج الذي لا ينتهي ولكل بحر

ساحل فخر الاماثل والاشباه العالم الكامل **شاه ولي الله** رحمه الله

ورضي عنه وارضاه كيف لا وهو من الذين قد شردوا طيب المنام وهجروا لذيذ

الطعام وقاموا على هذه الخدمة اتم القيام مدى الليالي والايام وتخلوا

عن اوطانهم وفارقوا اهليهم واخوانهم وكل ذلك طلبا لتحصيل المزيد

وحرصا على بقاء سلسلة الاسانيد فكان لهم بذلك اعظم اجر

لانهم ميزوا الحق من الباطل كطلوع الفجر وتخلى بهم جيد الدهر وفات الملحد

بغيظ وقهر فهذا ينبغي ان يكتب باقلام الذهب على صفائح الزبرجد

لا بل على الواح الزمرد لا بل على خدود الحور باقلام النور لكن لما كسدت

اسواق علوم اصول السنن والمذاهب والدراية وفتحت ابواب البدعة

واتباع الهوى والغواية وقل من بيده مثل هذا الكتاب ولم يسمع

منذ اكثر هذه الفصول والابواب لنسج على مثله عنا كب النسيان

واختفت هذه السلماء بجلباب الكتمان فعند ذلك راى بطبيعه

المحب فی الله ذی المجد والجاہ السیل الاکرم محمد معظم لازال کاسمہ معظما فی الدنیا والعقبی فطبعہ فی مطبعہ الفاروقی الدھلوی زاد اللہ نفعہ فی الدارین وامرنی بتقریظہ ذا الخاطر الکلیل من الاخلاق لدی العلم والادب انما الجھل والبلادۃ ارتکب تلف العمر الفقیر الذلیل فی الباطل وصرف الاوقات بلاطائل سقط فی ایدیہ بما فعل فیا اسفی علی الذی لم یعمل فقرظتہ وتمقتہ امتثالا لامرہ فیا ذوی الالباب ایھا المشتاقون لعلکم بعلیایم لا تجدون الاشعار

الا کل خیر فی اتباع الاوامر	وکل جمال فی صفاء السرائر
ومن وفق الرحمن للحق قلبہ	کساہ جلابیب الھدی والبصائر
الم یک ذا التالیف اکبر شاھد	علی انہ فی الھدی کنز الذخائر
فھو حبل لحبل المطیعین للھوی	وعقد لجید المتقین الاکابر
ففی کل باب منہ للشرع منھج	وللحق نور واضح للنواظر
کتاب کبدر فیہ زھر مسائل	بھا یھتدی من یقتدی بالاکابر
وعم بہ نفع الانام واشرقت	شموس التقی فی باطن وظواھر
وقلت لعام التمام من راس حکمۃ	اتانا بلطف الطبع شکل الجواھر

۹۰ ۱۲

تاریخ طبع زاد مہر سپہر توحید پسندیدہ کبریا شیدائے اتباع نبوی مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب دہلوی سلمہ اللہ

جب یہ چھپا نسخہ بصد آب وتاب		مینے یہ تاریخ لکھے لاجواب
دل نے کہا مبحث تقلید مین	ایضاً	جوہر تحقیق چھپی یہ کتاب
		۹۰ ۱۲
چھپ چکے مطبع فاروقی مین جب عقد الجید		تو لکھا یون نے تاریخ بہت خوش ہوکر
سر الفت سے کہا ہاتف غیبی نے مجھے		قول فیصل ہے یہ تقلید مین کیا ہی کبر
		۵۰ ۱۲

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۱	حکمٍ مّا	حُکمٍ مّا
۴	۱۰	کیفیۃِ	کیفیۃَ
۵	۱	الیٰ	اِلیٰ
ایضاً	۲	ثمّا	ثُمّا
۶	۲	طریقٌ	طریقٌ
ایضاً	۵	مجملٍ مفسرٍ	مجملٍ مفسرٍ
۷	۴	بحیثَ	بحیثُ
۸	۱۰	البغویُّ	البغویِّ
۱۰	۳	یشترطِ	یُشترطُ
ایضاً	۷	×	فیہا نصاً
ایضاً	۵	مقلد الامام	مُقلّد الامام
۱۳	۵	مثّلتہ	مثّلہ
۱۵	۳	خلافُہ	خِلافُہ
ایضاً	۹	بجہلِ	بجہلٍ
۱۷	۱۱	النبیّ	النبیﷺ
۱۸	۱۱	وصدقٍ	اوصدقٍ
۲۴	۱۱	الضّبط	الضّبطِ
۲۹	۳	النّبیّ	النّبیﷺ
ایضاً	۵	×	یعنی اصبت
ایضاً	۷	جمیعاً	جمیعاً
۳۰	۱	مبتلیٰ	مُبتلیٰ بہٖ
ایضاً	۷	یلزمُ	یلزمُ
۳۱	۱۰	ینقضُ	یُنقضُ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲	۹	نائیُ	نأیٔ
۳۴	۵	التصویب	بحث التصویب
ایضاً	۶	المجتہدین	مجتہدین
ایضاً	ایضاً	لعینہ	لعینہ
ایضاً	ایضاً	مصنب	مُصیب
ایضاً	۱۰	ماورون	مامورون
۳۵	۵	وجوبُ	وجوبَ
۳۸	۱	تقیید مطلقا	یُقیّد مُطلقہا
ایضاً	۸	الاعظم	الاعظمُ
ایضاً	۹	اتباعہا	کان اتباعہا
۴۳	۲	اونہی	وَ نہی
۴۴	۱	×	بحیثُ لا یجد نقصا
۴۵	۶	مکدّرۃ	مُکدّرۃ
ایضاً	۶	عن	عن تقلیدہ و
۴۶	۱۰	یجوز	یجوّزُ
ایضاً	۱۱	یجوز	یجوّزُ
۵۰	۱	حلّ	حلٌّ
۵۱	۵	ماستقرانا	ستقرأنا
۵۲	۲	الحدیث	الاحادیث
ایضاً	۳	یجبل	یجعل
ایضاً	۸	اقوالہم	اقوال
۵۳	۹	یسبقُ	یسبقُ
۵۵	۸	ان یفتی	اَن یُفتی

غلطنامہ متن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵	۹	يعلمُ	لِيعلمَ
ايضاً	ايضاً	يعرفُ	يعرفَ
۵۶	۴	فيجيبُ	فيجيبَ
۵۷	۸	ذُكراً	ذُكِراً
۵۸	۳	يقبلوه	يَقْبَلُوه
ايضاً	۷	يقبلُوه	يَقْبَلُوه
۶۰	۱	هُشّام	هِشَامٍ
ايضاً	۵	اشْهرتْ	اشْتهرتْ
۶۱	۵	ابنِ	ابنُ
۶۳	۶	اونحلزه	اوباخزه
۶۵	۱۰	مغشوش	بمعانی
۶۶	۸	قلتُ	قلتَ
ايضاً	ايضاً	يخالف	يخالفه
۶۹	۴	الافتداءِ	الاقتداءُ
ايضاً	۱۱	اوتاويله	وتاويله
۷۰	۱	فيماَ	فمَا
۸۰	۱۰	لايكره	لايكرهُ
۸۱	۷	ورَايةُ	ورَايةٌ
۸۳	۹	دلالةٌ	دلالةً
۸۵	۸	بمقالةٍ وَ	بمقالته و
۸۷	۲	ابوسفُ	ابويوسف
ايضاً	۹	مجتنباً	مجتنيباً
۸۸	۸	اقاويلُ	اقاويلَ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۹	۱۱	اليمين	اليمن
۹۱	۸	السَّبكيِ	السُّبكيِ
۹۷	۷	رواية	روايةٍ
۹۹	۹	جاز	جازَ
۱۰۰	۹	ان صح	ان صَحّ
۱۰۲	۱۱	العجمی	العجيمی
۱۰۴	۵	تفرّقها	تفرّقُهَا
۱۱۲	۴	واقتضى العمل	واقتضَا العمل
ايضاً	۸	عن تتبعُ	عن تتبّعِهِ
ايضاً	۱۰	وانا.	وانا

غلطنامہ متن ختم ہوا

غلطنامہ ترجمہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۶	اسلام	سلام
۵	۱۰	عمل	علم
۸	۳	دنیکو	دینی کو
″	۲۱-۲۲	مکرر لکھے ہیں	نکالدیے
۱۸	۱۰	سیر	سہر
۱۹	۵	لمناجلنا	ملتا جلتا
۲۱	۱۱	بمعنی	یعنی
۲۲	۴	کی	کی حکم کی
″	۷	بین	ہی
″	۹	اشیار	ہشیارسی
″	۱۰	بیچاریکو	بیچاریکو بھی
۲۳	۱	اونہیں	اونکو الہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳	۵	کلام کے	کلام سے	۵۹	۷	ہی ہو تو اوسیر	ہو تو اوسیر
۲۵	۹	خلط کردنیا	اصرار کرنا	۶۰	۱۱	جواز مین	جواز مین شیخین کے قول پر فتوا دیا ہے
۲۶	۲	نہین کین	نہین کئے	۶۱	۱۱	بکڑ لیا	پکڑ لیا
〃	۶	نہین	نہین کی	۶۲	۱	جو اوسمین ہوتا ہی بجا بلقیئے	سمیت اوسمین جو ہوتا ہی بجا بلقیئے
۲۷	۶	سپردگی	پیروی	〃	〃	ابن زباد	اور ابن زیاد
ایضاً	۱۱	پڑتی ہے	پڑتی ہی کہ انکی قایم کرنے حرج مین پڑتی ہی نہین	〃	۷	دیانت	دیانت کی
				۶۳	۵	وجہ کا	وجہ کی
۲۹	۸	فرلطہ	قرنظیہ	۶۴	۴	ملبسوط	مبسوط
۳۰	۸	اجتہاد کی	اجتہاد کی اکثر	۶۶	۱۰	صلعم کے	صلعم کی خبر کے
۳۳	۴	اوسکا نقض اسلئے واجب	اوسکا نقض تو اسی لئے واجب	۶۸	۱۰	مفتی کی قول	یعنی مفتی کی قول
۳۴	۵	ٹہرا چاہا ہی	ٹہرایا ہی	〃	۱۰	ہوتا مفتی کا	ہوتا اور مفتی کا
〃	۱۱	خوستطافت	خوب طاقت	۷۰	۱	اوس سی	اوس سے اوس
۳۵	۱	تو	تو اوسپر	〃	۱۱	دیکھتا جہا لتا	دیکھتا بہالتا
〃	۳	پڑ سنا کرین	پڑ لیا کرین جدہر	۷۱	۶	اجتہاد کا	اجتہاد
۳۶	۲	حق برمین	حق میرہ مین	۷۲	۵	قوت	فوت
۳۷	۴	ہوی	لیوی	۷۷	۱	لیعنی	[illegible]
۳۹	۵	جنکو	جسکو	۸۳	۱	خوب اضرب	خوب
۴۰	۱۱	حادثہ	حادثہ کا	۸۵	۱	سوابی	جوبی سوانی
۴۱	۱۰	کرتا	کرتا جبتک کہ	۸۸	۷	ور آخرت	اور آخرت
۴۵	۵	طرائق مین خلاف	طرائق خلاف مین قلم	۹۱	۱۱	ابن الصلاح کی	ابن الصلاح کا
〃	۷	فتنتر مزنی	مزنی	۹۴	۱۱	لودی	تولودی
〃	۸	معنے مین سے	معنی مین سی مختصر کیا	۱۰۸	۱	اوسکا ہی	اوسکا ہی
۴۶	۷	عالم درویش	عالم اور درویش	۱۱۰	۳	لو اول	تو اون
۴۷	۸	معقید	مقلد	〃	〃	نہ اد - فتوی	نہ اوسپر فتوی
۵۴	۱۱	سے اونسی جوکہ	سی جوکہ	〃	۷	لیو ے	لیون ہے
۵۹	۴	نقتہ	ثقہ				